اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم

الحمد للہ کہ درین زمان ببرکت اقتران ثمن ہندوستان رسالۂ اعتقادیہ موسوم بہ

الصراط المستقیم

معروف بہ

کتاب الاعتقاد

(فارسی)

محمد طالب المرضاۃ اللہ

مولفہ الفاضل الجلیل العالم النبیل زبدۃ المحققین عمدۃ المدققین

مولانا مولوی سید آقا محمد علی صاحب قبلہ المتخلص مداح

در مطبع فدای دکن واقع چھتہ بازار

حیدرآباد دکن از حلیۂ طبع مزین گشت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی

اگرچہ کتاب الصراط المستقیم فی اصول الدین جو مذہب امامیہ اثنا عشریہ جعفریہ کے واسطے زبان حال میں آیات و احادیث تفاسیر معتبرہ و کتب احادیث متقنہ و موثقہ سے تالیف و ترتیب پائی ہے کسی تقریظ کی اس لئے ضرورت نہ تھی کہ اس کے تقاریظ اور تصدیقات آیات قرآن مبین اور ان کے تفاسیر متین اور احادیث ائمہ طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین ہیں جو خود اس کتاب میں درج اور بطور بینہ زینت افزا کرسی شہادت ہیں تاہم زمانہ کے لحاظ سے جبکہ آیات قرآن اور احادیث رسول انس و جان و ائمہ ہدایت و ایمان کے معانی و مفاہیم اپنی اپنی اغراض و مقاصد کے اعتبار سے من مانے لباس پہنائے جارہے ہیں تو اسکی ضرورت تھی کہ کتاب مذکور کی توثیق و تصدیق ایسے مجتہدین عظام و علماء اعلام فریقین کے مقدس تصدیقات کے تعفیف آگین تقریظات سے کر دیجائے جن کے اقدام فیض التزام

برکات سے ہمارے ملک حیدر آباد دکن صانہا اللہ عن الشر والفتن
کی زمین معمور و آباد ہے اور ہمارے بادشاہ ظل اللہ قدر قدرت
اعلیحضرت ناصر شریعت حامی دین و ملت کی توجہ خاص سے ہمارے
ملک میں اعلی سے اعلی اعاظم علماء فقہاء و محدثین ہیں انہیں حضرات
علماء کی تصدیقات و تقریظات کتاب آ چکی ہیں جن کی ہدایت
ارشاد سے اس ملک کے باشندے سب فیض یاب ہو رہے ہیں اور ہر وقت
اونکی خدمات مبارک میں پہنچ کر اور آن سے اپنی اپنی مشکلات اور
شکوک رفع کرنے کا موقع اچھی طرح حاصل کر سکتے ہیں اور چونکہ غیر
ملک کے علماء تک ہماری دسترس نہیں اور نہ ہم اون سے وقتاً فوقتاً
اپنے شکوک و شبہات کو رفع کر سکتے ہیں اس لئے ہم نے علماء عراق و
حجاز یا لکھنؤ و دہلی کے علماء کی تقریظات کی چنداں ضرورت نہیں
سمجھی اور خاص کر کے اس وجہ سے بھی کہ جب تار و ٹیلیگراف اور خط
اور چٹھی کا اعتبار نہیں رکھا گیا ہے تو ایسی صورت میں ایسے بلاد و امصار کے
علماء کی تصدیقات و تقریظات سے چنداں فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا
پس بلحاظ ضرورت علماء مقام و محال کے تقریظات ہی ہمارے خیال
ناقص میں بہت زیادہ موثر ہیں جن کے ملاحظہ کے بعد ہر شکاک
شاک کا شک اچھی طرح رفع ہو جائے گا۔ تقریظات نہایت صاف و صریح
ہیں کسی طرح کا اون میں تذبذب و تعطل نہیں ہے اور تمام مطالب و مقاصد
کتاب مذکور پر بالاستیعاب حاوی و محیط ہیں۔ تقریظات یہ ہیں۔ اکبر علیخان

تقریظ ذو الفضل والمجد والعلی الیف الورع والتقی
الجامع العلوم العقلیة والنقلیة الفاضل المجید المکرم المحترم

والعلم المفخم السني في الفضل والكمال الممتاز بين الاقران
والامثال الاديب الاريب الحسيب النسيب الجناب الشيخ
عبد الله الطهراني الحايري . دار ولده حيدرآباد فرخنده بنیاد

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي كلت عن نعت السنة الواصفين فلا يتوهم
حمد اس خدا کی جس کی تعریف سے واصفین وحامدین کی زبانیں گنگ ہیں اور وہم وتصور بھی
اس کی ذاته الا الضالون . والصلوة على محمد
کی ذات کا وہی گروہ لوگ جو گمراہ ہیں ۔ رحمت اور درود نازل ہو جناب محمد مصطفے
خاتم النبيين . فلا يتخيل نبيا بعده الا الغاوون
جن کی ذات پر نبوت ختم ہوگئی پس نہیں خیال کرتا ہے کوئی آنحضرت کے بعد نبی ہوگا ۔ گروہ غاوی و گمراہ ہے
وعلى آله الطيبين القائلين بان من قال باننا
اور درود ہو آنحضرت کی آل پاک پر جو یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص ہم کو
انبياء فعليه لعنة الله . وبعد فان الجناب
نبی کہے اس پر لعنت خدا کی ہے ۔ اور بعد حمد ونعت کے جناب
السيد الزكي والفاضل البهي اللوذعي الالمعي
سید سرور ازکی فاضل
قرة عين الرسول ثمرة فواد البتول مستجمع الفضل
خنکی چشم رسول میوہ دل جناب بتول جامع فضل کمال
الكمال السيد محمد علي دامت توفيقاته

ہمیشہ توفیق یافتہ رہیں۔

کان جامعاً لمنقبتی العلم والعمل ثابتاً فی الدین

جو ہیں جامع دونوں صفتوں علم و عمل کے اور ثابت ہیں دین

القویم و شریعت جدہ خاتم الانبیاء و المرسلین

مضبوط اور شریعت پر اپنے جد خاتم الانبیا اور مرسلین کے

حریصاً للوعظ والھدایۃ ناھیاً عن البدعۃ

حریص ہیں وعظ و پند و ہدایت پر اور روکنے والے اور منع کرنیوالے بدعت

والغوایۃ علی ذالک یدل تصنیفہ المسمّی

ضلالت و گمراہی کے اثبات پر دلالت کرتی ہے انکی تصنیف مسمی

بالصراط المستقیم فی اصول الدین وھو

بالصراط مستقیم جو اصول دین میں لکھی ہوئی ہے

محتویاً لآیاتٍ کریمۃ و اخبارٍ شریفۃ جامعاً

اس کتاب کو آیات کریمہ اور اخبار شریفہ پر حاوی

لمطالب منیفۃ و براھین دقیقۃ کفی ما کتب

اور بڑے بڑے مطالب شریفہ اور دلائل دقیق اور باریک کے جامع پایا کافی ہے

وسطر علیہ علماء البلد تقریظاً و عقد

جو تقریظیں علماء موجود فی البلد نے لکھی ہیں اور وہ

علیہ تعویذاً فینبغی للمہتدین المستہدین

تعویذ کتاب کر دئے گئے ہیں پس سزاوار ہے کہ اس کتاب سے ہدایت پائیں

ان یرجعوا الیہ بعین الانصاف و یعرضوا عن

اور اس کتاب کی طرف بعین انصاف سے رجوع کریں اور اعراض کریں

طریق الجور والاعتساف فلا زال ممد الحملة

راہ جور و ظلم اور اعتساف سے ہیں مولف موصوف ہمیشہ

مادحا للائمة وواعظا للامة واعاذنا

ائمہ ہدات کی مدح کرنے والے اور امت کے واعظ و پند گو رہیں اور

اللہ من شر الشیاطین وثبتنا علی الطریق

ہم اور اپنی پناہ میں رکھے اللہ شیطانوں کے شر و فساد سے اور ثابت رکھے ہمکو

المستقیم رب العالمین ۔

سیدھا راستہ پر اللہ کے

والسلام علی من اتبع الہدی ۔ الاحقر عبد اللہ الطہرانی الحائری

اور سلام و سلامتی ہو اس شخص کے جو پیروی کرے ہدایت کی میں ہوں احقر شیخ عبد اللہ طہرانی کربلائی

تقریظ جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول المحقق المدقق عمدۃ العلماء زبدۃ الفضلا سلیل الکرام فرید الایام الادیب الاریب علامۃ فہامۃ جناب المولوی السید میر موسی حسین صاحب مدرس مدرسہ سرکار عالی اورنگ آباد حیدرآباد دکن ۔

محمدا و مصلیا

قد نظرت فی ہذا التالیف المنیف والجمع الوصیف الذی الفہ الحبر النقاد والمجتہد الوقاد النحریر

الاعظم والصدر الاكبر لانا اذا تصفحنا
عن قصة الامر ثم بصفحة الاخبار وانبسطنا بالبيانات
صحة العقول والانصاف بدون انّا نقعون الا
عبارات فبالله اقسم بما ذكر او افصح شيئا اذ جاء
ما انظمه في سلك الكرام الشريف نفعنا في
سلك منظومة المنشرين القائلين المنتسبين
للفرقة الامامية حتى بان يظهر وصدقه
حججيات بان ينشر خلل الجاهل اصل الملة البيانات
اعتقادنا ان نبوة نبينا صلى الله عليه واله وانه
سيد الانبياء الاولين والاخرين والاخرين ... وامامة
ائمتنا الاطهار فرع ... ويعلم ويطهر
القلب ان الائمة عليهم السلام وان كانوا مشاركين
لنبينا صلى الله تعالى عليه واله في بعض
الكمالات والصفات لكنهم ليسوا بانبياء قطعا و
جزمًا لا اصالة ولا نيابة كما يظهر من الايات
الظاهرة الزاهرة والاحاديث المتظاهرة
واقوال علمائنا المتعاضدة المتظافرة فمن
اعتقد وقال بان امير المومنين عليه الصلوة
والسلام نبيًّا ويساوي لنبينا صلى الله تعالى عليه
واله وسلم مطلقا او افضل منه فقد ركب
متن عمياء وخبط خبط عشواء وضل عن طريق

الهدی فهوی عن الرشد وغوی ومن ذهب
الی ان علیاً علیه الصلوٰة والسلام امام وحجة الله
علی الخلق لکنه لیس نبی ولیس بافضل من نبینا
صلی الله تعالی علیه وآله وسلم خاتم الانبیا
وهو الافضل من جمیع الرسل والانبیاء الاصفیا
ومن علی امیر المومنین وسائر الائمة من ولده علیهم
الصلوٰة والسلام فقد هدی الی الصراط
المستقیم ونجی وحشر مع ائمة الهدی ومصابیح
الدجی۔

حرره الاقل
میر موسی حسین

خلاصہ ترجمہ تقریظ مذکور

میں نے اس تالیف لطیف کو بغور تمام دیکھا اصلاح عقائد میں بے مثل
پایا اللہ تعالی سب مومنین کو توفیق کرامت فرمائے کہ اس رسالہ کو دیکھیں
اور اس پر عمل کریں اور اپنے عقائد کو درست کریں اور جناب مولف فاضل
کبیر وعالم نحریر وعلامہ لطیفی وفہامہ لبقی مولنا آقا محمد علی صاحب دامت
فیوضاتہ وبرکاتہ کو جزائے خیر عنایت فرمائے فی الواقع جناب مولف نے آیات
قرانیہ واحادیث نبویہ واقوال علمار کرام وثقات اعلام سے صاف
طور پر ثابت کر دیا کہ نبوت اصل ہے اور امامت ائمہ طاہرین علیہم السلام

انکی فرع ہے اور حضرات ائمہ معصومین اگرچہ نبی نہیں ہیں سوائے پیغمبر آخر الزمان
کے اور کوئی امام ہرگز پیغمبر نبی نہیں ہے کیونکہ ائمہ معصومین اپنی صفات
وکمالات میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شریک ہیں مگر اس سے
یہ لازم نہیں آتا کہ نبوت میں بھی شریک ہو جائیں اور فرقہ اثنا عشریہ کا
یہی اعتقاد ہے کہ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب انبیا
ومرسلین اور تمام ائمہ معصومین علیہم السلام سے افضل واکمل ہیں اور
حضرت خاتم الانبیا ہیں بعد آپ کے کوئی نبی نہیں پس جو شخص ائمہ
معصومین سے کسی کو بھی یا حضرت سرور کائنات سے افضل یا مطلقاً
مساوی خیال کرے وہ گمراہ ومضل ہے بلکہ کافر وملحد

میر موسی حسین

تقریظ قدوۃ المحققین الاعلام زبدۃ الفقہاء العظام
کامل الکملا زبدۃ الاتقیا جامع معقول ومنقول حاوی
فروع واصول رئیس العلماء الکاملین فخر الامناء العاملین
فرید الدہر وحید العصر عمدۃ الافاضل زبدۃ
الفواضل مجتہد العصر والزمان مشہور الدوران جناب
السید ابو الحسن صاحب قبلہ وکعبہ دام ظلہ العالی
کتاب الصراط المستقیم میں جناب زبدۃ الافاضل مولوی آقا
سید محمد علی صاحب مداح نے جو آیات واخبار کتب علامہ مجلسی وغیرہ
سے نقل فرمایا ہے صحیح ہے اور یہی اعتقاد میرا ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وآلہ پر نبوت ختم ہو گئی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کے

کوئی نبی نہیں اور آیندہ قیامت تک کوئی نبی نہ ہوگا جو شخص کہ خلاف اسکے اعتقاد رکھے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اجتناب اور بیزاری ایسے شخص سے لازم ہے نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدی اللہ فلا مضل لہ۔

حررہ الاقل سید ابو الحسن عفی عنہ

تقریظ سرکار شریعت مدار حجۃ الاسلام عالم علوم ربانی واقف اسرار سبحانی مدقق علامہ محقق فہامہ رئیس الکملا زین القانعین اسوۃ الخاشعین الحاوی للسعادات والجامع المکارم الصفات نخبۃ السادات مجتہد العصر والزمان جناب السید السند اللہ الموسوی تلمیذ علامہ جناب سرکار میرزا محمد حسن شیرازی طاب ثراہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحق جناب مستطاب اجل السادات زبدۃ افاضل آقا سید محمد علیصاحب دام تائیدہ وتوفیقہ این کتاب از آیات واحادیث کہ از کتب مجلسی وعلامہ وغیرہما علیہم رحمۃ اللہ نقل فرمودہ صحیح است وحقیر وسائر علمای اعلام اعتقاد شان ہمین است کہ نبوت بخاتم انبیا ختم شدہ وایشان

جاعل شرع شریف میباشند و آئمه وصی و حافظ شرع ایشان و تابع ایشان
می باشند و ایشان یعنی ائمه علیهم السلام نه در ظاهر نبی هستند و نه در باطن
و هر که اعتقاد غیر این را داشته باشد کافر و نجس میباشد باجماع علمای امامیه
علیهم الرحمة و اعتقاد ما این است که ائمه و پیغمبر در طینت مساوی و ایشان
از نور واحد مخلوق شده اند و در عصمت ایضاً مساوی و لیکن در علم شکی
نیست که ائمه تکمیل علم شان از پیغمبر شده و هر که اعتقاد او این باشد که تکمیل
علم ائمه از علم پیغمبر نشده او از ضلال محسوب است حرره الاحقر اقل
الحاج خادم الشریعه اسد الله موسوی از تلامذه مرحوم میرزا شیرازی
طاب ثراه فی یوم غره شهر محرم الحرام سنه ۱۳۳۴

تقریظ صاحب القوة القدسیه و الملکة الراسخة الفاضل
المجید العادل الاوحد البحر الذاخر و العلم الزاهر العالم
النحریر و الفقیه الخبیر قدوة علماء الراشدین
رئیس المحققین و المدققین زبدة الفقهاء العظام عمدة
العلماء الاعلام مجتهد العصر و الزمان الشیخ علی اکبر
الشهرودی دام ظله العالی۔

کتاب الصراط المستقیم کتابیست در اصول عقاید حقه امامیه اثنا عشریه جعفریه
مطالبش همه صحیح و قابل عمل و اعتقاد مؤمنین امامیه اثنا عشریه جعفریه مطابق
است با اعتقاد علماء ما چه از متقدمین و چه از متاخرین رضوان الله علیهم اجمعین
و کثر الله امثالهم و الحق ائمه اثنا عشر صلوات الله و سلامه علیهم اجمعین بنص
قرآن مبین و ارشاد حضرت خاتم النبیین ریاست عامه داشتند به کافه

ناس از جانب خدا وند متعال بہ نیابت حضرت رسول ذو الجلال و امام مفترض الطاعہ بو دند تو ارث و تناوب حضرت رسول در جمیع مراتب از سائر انبیاء و المرسلین و از ائمہ طاہرین افضل میباشند و شکے نیست کہ ائمہ در علم تکمیل شان از حضرت پیغمبر شدہ است و نبوت بر آں والا گوہر ختم شدہ و آنحضرت آخر پیغمبران میباشند ہیچ کس از شریک پیغمبریش بو دہ و نہ بعد آنحضرت کسے بہ نبوت و رسالت ممتاز شدہ و مجال نیست کہ کسے بگوید کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب و یازدہ فرزندان او ائمہ نبی و رسول غیر مستقل یا بالقوہ یا در باطن نبی و رسول بو دند و تبلیغ رسالت سیفر مو دند یا بواسطہ پیغمبر خدا نبوت و رسالت داشتند اعاذنا اللہ من شرور انفسنا و ہدانا اللہ و ایاکم الی صراط المستقیم زیرا کہ ہیچ نصے و آیتے از قرآن در نبوت و رسالت ائمہ نداریم نہ تنزیلاً نہ تاویلاً نہ تلویحاً و نہ تصریحاً و کسے کہ نسبت نبی بودن با ئمہ کرد ایشان بیزاری جستند و لعنت فرمو دند و باتش سوختند بالحق

امیر المومنین با یازدہ فرزندان

خود از ائمہ و صی و حافظ و تابع شریعت و امام مفترض الطاعہ من اللہ بو دند خدا توفیقات مولف این کتاب کہ جناب الصفی الحفی جامع المنقبتی العلم والعمل المحفوظ من الخطار و الخطل جناب مولوی آقا سید محمد علی صاحب مدا ح را زیادہ کند کہ در جمع و تالیف آں خیلے زحمت فرمو دہ و حق را از باطل جدا نمو دہ فجزاہ اللہ خیر الجزاء و حرسہ اللہ من الاعداء۔

حررہ خادم العلماء الشیخ علی اکبر الشروانی النجفی

تقریظ سلیل الکرام فرید الایام سلالۃ الاطیاب عمدۃ

الانجاب الفاضل الجلیل والعالم النبیل جامع العلم والعمل فخر الاماثل والاقران عدیم النظایر فی الدور ان فرید العصر والزمان جناب السید محمد حسین صاحب قبلہ مدظلہ العالی مقیم حیدر اباد دکن در دولت عالیجناب نواب رکن الملک بہادر۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق الانس والجان واوضح لہم الہدی والایمان والصلوٰۃ علی رسولہ الامین الذی مدحہ فی کتابہ المبین فقال ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی وعترتہ ائمۃ الاسلام وولاۃ الاعتصام وبہم عاد الحق فی نصابہ وانزاح الباطل عن مقامہ امابعد۔ جناب عالم فاضل کامل السید محمد علی صاحب المتخلص بہ مداح جزاہ اللہ خیرا نے کتاب مستطاب موسوم بہ الصراط المستقیم جسمیں اصول دین کو زبان اردو میں بہ عبارت سلیس تحریر فرمایا ہے جہانتک حقیر نے دیکھا موافق مذہب اثنا عشریہ و مستدل بہ احادیث ائمہ اطہار پایا فی الواقع ایسی ہی کتاب بچونکو بلکہ بڑونکو عوام شیعہ کے تعلیم کرنی چاہیئے کہ عقاید اونکے درست رہیں اور شیاطین سے ضلالت میں نہ آجائیں۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب

حررہ الراجی شفاعۃ جدہ محمد حسین فی ۱۲ شہر ۱۳۱۳ھ

تقریظ المعظم البهی المفخم الفاضل الکامل و التقی العالم
زبدة الفضلاء الاخیار عمدة الاتقیاء الابرار
الفقیه الاوحد و العلامة الفرید الاسعد مولانا
الاجل المحلی بکل زین الاکرم المبری من کل شین جناب
المولوی السید التصدق حسین دام ظله العالی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الصراط المستقیم معروف بہ کتاب الاعتقاد مؤلفہ جناب المولی
الجلیل و الفاضل النبیل المتبع الشریعۃ خاتم النبیین و المقتفی لآثار الائمۃ
الطاہرین صلوۃ اللہ و سلامہ علیہم اجمعین الی یوم الدین آقا سید محمد علی
دام اللہ تائیدہ لدینہ المتین در حقیقت کتابیست موافق عقائد
حقہ مذہب اثنا عشری و تالیفی است بلا افراط و تفریط مشتمل معارف یقینیہ
فرقہ حقہ جعفری و درین کتاب ہمان عقائد صحیحہ مذکور است کہ از حضرات ائمہ
معصومین سلام اللہ علیہم اجمعین بما پیروان آل طہ و یسین بذریعہ علمای
کرام و حاملان شریعت غرا حضرت خیر الانام و وارثان علوم نبوی و حاملان
اسرار طریقہ مصطفوی و مرتضوی رسیدہ و کافہ علمای کرام و اسلاف عظام ما
معتقد باین عقائد صحیحہ بودہ اند و افراط و تفریط درین عقائد جائز نداشتہ
اند بلکہ تصریحا بہ منع آن پرداختہ اند پس بر ہر بندہ مومن متبع حضرات اہل بیت
طاہرین علیہم السلام واجب و لازم است کہ در اصول دین بہمین عقائد
صحیحہ معتقد بودہ مترقب نجات آخروی باشد و خداوند عالم تصدق جناب
سید المرسلین و اوصیائہ الطاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین خاتمہ جملہ مومنین

ومثنات بریں عقائد فرمادہ حررہ بیمناہ الوازرہ السید تصدق حسین الکاظمی النیشاپوری ابن العلامت اللکنھوری السید غلام حسنین دام ظلہ العالی وابن اخت العلامۃ الفہامۃ المفتی العالمین الناصر شریعۃ آبائہ الطاہرین مولانا وسیدنا واستاذنا السید محمد حسین طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ وکان ذلک فی الیوم الثالث من المحرم سنہ اربع وثلثین بعد الف وثلثمأۃ من الہجرۃ =

تقریظ معدن الفضائل مخزن العلوم ومحاسن الخصائل هادی الی خیر السبل وحامی شریعت خیر الرسل صاحب التصانیف الشہیرہ والدفاتر الوفیہ فی اکثر العلوم واغلب الفنون البحر العلوم الفہام والبحر الخضم الضخام والعالم المحقق القمقام المخاطب بہ بحر العلوم و عمدۃ العلما وحسام الاسلام جناب المولوی السید نثار حسین صاحب قبلہ مد ظلہ العالی

عالیجناب علام فہام مولنا سید محمد علی صاحب متخلص بمداح کہ شخص فاضل مقبول جامع معقول ومنقول اند در کتاب صراط مستقیم باطل کردہ اند این اعتقاد خلاف اسلام را کہ حضرت رسول خدا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ خاتم النبین وخاتم المرسلین نیستند۔ وہم باطل فرمودہ اند این اعتقاد خلاف اسلام را کہ ہر امام از ائمہ علیہم السلام یا بعضے از آنہاں نبی ورسول اند و مثل یا متحد اند و مساوی در جمیع صفات و نبوت و رسالت با حضرت سرور کائنات اشرف موجودات جزاہ اللہ تعالے خیر الجزاء بالنبی آخر الانبیاء وآلہ وتوابعہ النجباء وصلواۃ اللہ وسلام علیہم الی بقاء الارض و السماء ذو فوق من انحرف عن جادۃ

الاسلام البیضاء باقتباس انوار ہدایت الجرباء فانہ علیاء العقلاء و العلیاء و دریاق لسم جہل الجہلاء من اہل الظلماء ولعلل الضلالۃ نعم الدواء وللصدور ضد الشفاء وحقیقتہ کتاب الصراط المستقیم مطابق مذہب شیعہ اثنا عشری اصولی است کہ حضرت رسول خدا خاتم المرسلین از ہر کسے دیگر از ائمہ وغیرہم نہ نبی است نہ رسول نہ ظاہرا نہ باطناً
وہم امامی از ائمہ علیہم السلام مساوی نیستند با رسول خدا نہ عین معاذ اللہ نہ ظاہر او نہ باطناً نبوت و رسالت را استقلالاً از برائے حضرت رسول خدا گفتن وغیر مستقل از برائے ائمہ علیہم السلام گفتن و یا ائمہ را در باطن نبی دانستن مفوات است و از سخنان جہال و الحمد للہ ہمیں اعتقاد دارم موافق عقائد شیعیان اصولیین اثنا عشریہ الراقم الاثم السید نثار حسین ۲۰ ذیحجہ ۱۳۲۲ ہجری
قد صدقت فیما حررہ العلام الفہام جناب مولنا مولوی السید نثار حسین صاحب قبلہ

وانا الاحقر السید فیض حسین

تقریظ تقدس مآب قدس القاب عمدۃ المتقین زبدۃ العارفین ازہد بمثل اورع بے بدل فاضل الجلیل عالم بنبیل سلیل الکرام فرید الایام الفقیہ الزکی اسوۃ الاجلاء المتقین قدوۃ الاذکیاء والبارعین نخبتہ الخاشعین علام فہام جناب المولوی السید عبد الحسن صاحب دامت افاضتہ۔

بسم اللہ ولہ الحمد

کتاب الصراط المستقیم فی اصول الدین مولفہ الکامل الباذل نخبۃ الاعیان

سلالۃ الانجاب سعادت شعار تورع آثار سعید ازلی مولوی آقا محمد علیصاحب
مدّاح حفظہ اللہ من شرور الاعداء کو میں نے دیکھا مطابق
عقائد حقہ امامیہ اثنا عشریہ کے پایا اس کتاب پر عمل و اعتقاد صحیح ہے بالیقین
ائمہ اثنا عشر صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین نہ نبی ہیں نہ رسول بلکہ منصوص
من اللہ نائب رسول امام مفترض الطاعہ وارث علوم جناب محمد مصطفےٰ
تابع شریعت غرا حافظ ملت بیضا ہیں من جمیع الوجوہ حضرت رسول خدا سے
مساوی نہیں ہیں۔ حضرت رسول خدا مع نبوت و رسالت و مختصات کے
ائمہ اثنا عشر صلواۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین سے اور انبیاء سابقین
سے افضل ہیں نبوت و رسالت ذات جناب حضرت محمد مصطفےٰ پر ختم ہوئی
اس لئے نہ بعد آنحضرت کے کوئی نبی و رسول ہوا اور نہ قیامت تک ہوسکتا ہے
یہی کل علماء اعلام حقہ کا اور میرا اعتقاد ہے یہ مسئلہ ضروریات دین و مذہب
سے ہے مخالف و منکر اسکا دائرہ اسلام سے خارج ہے فقط۔

حررہ الاحقر خادم الشریعہ سید بندہ حسن

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ تقریظ الادیب الاریب الحبیب اللبیب
الفاضل الالمعی البحر الخبیر اللوذعی سلالۃ الاطیاب
عمدۃ الانجاب السید الجلیل والورع الامجد علامۃ
العصر فہامۃ الدہر الجناب السید احمد حسین
دام مجدہ صدر مدرس مدرسہ دار العلوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی محمد واہلبیتہ الطاہرین المعصو

وبعد فرمایا پروردگار عالم نے یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی
الامر منکم باتفاق علمائے شیعہ مراد اولی الامر سے ائمہ معصومین ہیں جو شخص
بناء بریں اعتقاد ہو کہ ائمہ نبی و رسول ہیں تو اولی الامر کن اشخاص سے
مقصود ہے۔ یا یہ تقریر معاذ اللہ تشبیہ کے قبیل نزول وحی حضرت علی
اور حضرت رسول علیہم السلام ہر دو بزرگوار من جمیع الوجوہ مساوی تھے جو
حقیقۃً محال ہے باعث ترجیح حضرت خاتم الانبیاء بخلعت نبوت کیا امر ہے
علاوہ بریں جس مقام میں معانی حقیقی مستحیل ہو جاتے ہیں قریب بہ حقیقت اصولاً
اختیار کیا جاتا ہے جس طرح علماء نے آیہ مباہلہ کو اتحاد نفس بین الشخصین محال
سمجھ کر غایت اختصاص و قرب و محبت پر محمول فرمایا ہے ہاں اسمیں شک
نہیں کہ جمیع ائمہ پر باب علم مفتوح رہا مثل رسول صلعم اور انشراح صدر
بسبب ان حضرات میں تھا بطفیل جناب محمد مصطفیٰ آ تھا اور یہ اعتقاد
رکھنا کہ ائمہ نبی و رسول ہیں علماء نے باعث کفر بتایا ہے انہیں امور کو
جناب مولوی آقا سید محمد علی صاحب مداح جو حقائق میں سیف قاطعی
ہیں نہایت عمدہ اسلوب سے اپنے رسالہ الصراط المستقیم میں تحریر
فرمایا ہے اور کتاب مذکور میں حسب اعتقاد فرقہ امامیہ اثنا عشریہ مسائل
مندرج ہیں۔ جزاہ اللہ خیر الجزاء جو شخص ائمہ کے متعلق یہ اعتقاد رکھے
کہ نبی و رسول ہیں اوسکے حق میں یہ کہنا صحیح ہے لقد باض الشیطان
فی راسہ و فرخ۔ حررہ الاحقر سید احمد حسین۔ غرہ محرم الحرام سنہ ۱۳۳۲

تقریظ العالم الفاضل الکامل رئیس الواعظین سلطان الذاکرین صاحب الفوز و السعادات

تقریظ سلالة الاطیاب نخبة الانجاب

عمدة العلماء زبدة الفضلاء الفاضل الجلیل و العالم المستند النبیل جامع المعقول و المنقول الفقیه الزکی قدوة الاتقیاء البارعین جناب المولوی عبد الحسین النجفی دام فیضه

الحمد لله الذی هدانا الی الصراط المستقیم و جعلنا من امة سید المرسلین و شیعة سید الاوصیاء امام المتقین و الائمة المعصومین صلوات الله و سلامه اجمعین۔

و بعد جناب مستطاب عمدة العارفین و زبدة الکاملین علامی فهامی السید الجلیل و الکهف الدلیل مولوی سید محمد علی صاحب المتخلص بمداح لازال مادحاً و مویداً و منصوراً انچه تالیف نموده در کتاب مسمی به صراط المستقیم از کتب معتبره مثل بحار الانوار جدهم مجلسی اعلی الله مقامه و رفع الله درجته و از کتب دیگر صحیح و درست موافق حکم خدا و رسول می باشد چونکه درین زمان بعضی مومنین بجهت لاعلمی ائمه اثنا عشر صلواة الله و سلامه علیهم اجمعین را نبی و رسول می دانند لهذا حسب استدعا اکثر احباب فاضل موصوف بدایت خالصاً مخلصاً لوجه الله کتاب مذکوره تحریر فرموده‌اند پس هر کس چنین اعتقاد داشته باشد که ائمه اثنا عشر علیهم السلام نبی و رسول هستند فاسد العقیده است لاقائل به من صدر الاسلام الی یومنا هذا ائمه اطهار ازان شخص بری می باشند در دنیا و آخرت و نیز مخفی نباشد که رسول اکرم صلی الله علیه وسلم از تمام انبیا و مرسلین و از ائمه اثنی عشر اعلی و ارفع و افضل میباشد بالاجماع بجهت اینکه سرفراز بودند

پنج مرتبه یعنی نبوت و رسالت و امامت و ولایت و نجابت و اسماء اثنی عشر فرزند
نبوت بعد و مرتبه یعنی امامت و ولایت. پس در بعضی صفات مثل نورانیت و
معصومیت و غیرها مساوی میباشند با رسول کریم و در جمیع صفات و نیز
معلوم بوده باشد همچنین که رسالت رسول خدا از جانب خداوند تبارک و
تعالی واقع شده است نیز امامت حضرت امیر و ائمه طاهرین علیهم السلام
از جانب باریتعالی واقع شده است چنانچه حدیثی از ابن بابویه در
کتاب النصوص متعرض شده است و سید هاشم بحرانی اعلی الله مقامه در
غایة المرام تماما ذکر نموده حدیث طولانیست بجهت اختصار قدری
ذکر میشود بعد از مراجعت از معراج برخی از کیفیت معراج بیان فرموده و فرموده
فاوحی الله الی یا محمد انی اطلعت علی الارض اطلاعة
فاخترتک منها وجعلتک نبیا ثم اطلعت ثانیا فاخترت
منها علیا فجعلته وصیک ووارث علمک والامام
بعدک الی الحدیث پس اظهار این مرتبه حسب الحکم رب جلیل بفاد آیه کریمه
یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالته الخ
رسول کریم در روز غدیر با امت خود امامت و ولایت حضرت امیر علیه السلام را ظاهر فرمود
پس حضرت امیر و یازده فرزندانش وصی و وارث و حافظ شریعت نبوی میباشند و فرق آنها
ظاهری و رسول نیستند و نه در باطن نبی و رسول هستند چنانچه فرمودند یا علی انت منی بمنزلة
هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی. والسلام علی من اتبع الهدی حسبی الله
ونعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر اللهم اید العلماء والمتعلمین وانصر الاسلام
والمسلمین ووفقنا لطاعتک ورسولک والائمة المعصومین.

خادم العلماء والمؤمنین حاجی عبد الحسین النجفی والمحلی

مصداق آیهٔ کریمه - انما ولیکم الله ورسوله والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوة ویؤتون الزکوة وهم راکعون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

اگرچہ کتاب الصراط المستقیم فی اصول الدین جو مذہب
امامیہ اثنا عشریہ جعفریہ کے واسطے زبان حال میں آیات احادیث تفاسیر
معتبرہ و کتب احادیث محققہ موثقہ سے تالیف و ترتیب پائی ہے کسی تقریظ
کی اس لئے ضرورت نہ تھی کہ اس کے تقاریظ اور مصدقات آیات
قرآن مبین اور ان کے تفاسیر متین اور احادیث ائمہ طاہرین سلام
اللہ علیہم اجمعین ہیں۔ جو خود اس کتاب میں درج اور بطور بینہ زینت
افزا کرسی شہادت ہیں۔ تاہم زمانہ کے لحاظ سے جبکہ آیات قرآن اور
احادیث رسول انس و جان و ائمہ ہدات و ایمان کے معانی و مفاہیم
اپنی اپنی اغراض و مقاصد کے اعتبار سے من مانے لباس پہنائے
جا رہے ہیں تو اسکی ضرورت تھی کہ کتاب مذکور کی توثیق و تصدیق
ایسے مجتہدین عظام و علماء اعلام فریقین کے مقدس تصدیقات
و فیض آگین تقریظات سے کر دیجائے جن کے اقدام فیض التزام کے

برکات سے ہمارے ملک حیدرآباد دکن صانہ اللہ عن الشرور والفتن
کی زمین معمور و آباد ہے اور ہمارے بادشاہ ظل اللہ خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ
اعلیحضرت ناصر شریعت حامی دین وملت کی توجہات سے ہمارے
ملک میں اعلیٰ سے اعلیٰ اعلم علماء فریقین موجود ہیں انہیں حضرات
علماء کی تصدیقات وتقریظات کار آمد ہو سکتے ہیں جن کی ہدایت
ارشاد سے اس ملک کے باشندے مستفیض ہوتے ہیں اور ہر روز
اونکی خدمات مبارک میں پہنچنے کا اور ان سے اپنی مشکلات اور
شکوک رفع کرنے کا موقع اچھی طرح حاصل کر سکتے ہیں اور چونکہ غیر
ملک کے علماء تک ہماری دسترس نہیں اور نہ ہم اون سے وقتاً فوقتاً
اپنے شکوک وشبہات کو رفع کر سکتے ہیں اس لئے ہمنے علماء عراق و
حجاز یا لکھنو و دہلی کے علماء کی تقریظات کی چنداں ضرورت نہیں
سمجھی اور خاص کر کے اس وجہ سے بھی کہ جستہ تار و ٹیلیگراف اور خط
او رشتہ کا اعتبار نہیں رکھا گیا ہے تو ایسی صورت میں ایسے بلاد و امصار کے
علماء کی تصدیقات وتقریظات سے چنداں فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا
پس بلحاظ ضرورت علماء مقام ومحال کے تقریظات ہی ہمارے خیال
ناقص میں بہت زیادہ موثر ہیں جن کے ملاحظہ کے بعد ہر شکوک
شکاک کا شک اچھی طرح رفع ہو جائے گا۔ تقریظات نہایت صاف وصریح
ہیں کسی طرح کا اون میں تذبذب وتعطل نہیں ہے اور تمام مطالب ومقاصد
کتاب مذکورہ بالاستیعاب حاوی ومحیط ہیں۔ تقریظات یہ ہیں۔ اکبر علیخان

تقریظ ذو الفضل والمجد والعلی الیف الورع والتقی
الجامع العلوم العقلیۃ والنقلیۃ الفاضل الممجد المکرم العالم

والعالم المفخم المميز فی الفضل والکمال الممتاز بین الاقران
والفقیہ الادیب الاریب الحسیب النسیب الجناب الشیخ
شیخ اللہ الطہرانی الحائری۔ وارد بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی کلت عن نعت السنۃ الواصفین فلا تتوہم
حمد اس خدا کی جسکی حمد و نعت بیان واصفین وحامدین کی زبانیں گنگ ہیں پس تم وہم نہ کرو
معرفتہ ذاتہ الا الضالون۔ والصلوۃ علی محمد
اسکی معرفتِ ذات میں مگر وہ لوگ جو گمراہ ہیں۔ رحمت و درود نازل ہو جناب محمد مصطفے
خاتم النبیین۔ فلا تتخیل نبیاً بعدہ الا الغاوون
جنکی ذات پر نبوت ختم ہوگئی پس نہیں خیال کرتا ہے کوئی آنحضرت کے بعد نبی ہونیکا مگر وہ لوگ جو گمراہ ہیں
وعلی آلہ الطیبین القائلین بان من قال باننا
اور درود ہو آنحضرت کی آل پاک پر جو یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو ہم سب کو
انبیاء فعلیہ لعنۃ اللہ۔ بعد فان الجناب
نبی کہے اس پر لعنت خدا کی ہے۔ اور بعد حمد نعت کہ جناب
السید الزکی والفاضل البہی اللوذعی الالمعی
سید و سردار زکی فاضل
قرۃ عین الرسول ثمرۃ فواد البتول مستجمع الفضل
خنکی چشم رسول میوہ دل جناب بتول جامع فضل کمال
الاثنا السید محمد علی دامت توفیقاتہ

ہمیشہ توفیق یافتہ رہیں
کان جامعاً لمنقبتی العلم والعمل ثابتاً فی الدین
جو ہیں جامع دونوں صفتوں علم وعمل کے اور ثابت ہیں دین
القویم وشریعت سید خاتم الانبیاء والمرسلین
مضبوط اور شریعت پر اپنے جد خاتم الانبیا اور مرسلین کے
حریصاً للوعظ والهدایة ناهیاً عن البدعة
حریص ہیں وعظ وپند وہدایت پر اور روکنے والے ہیں اور منع کرنیوالے ہیں
والغوایة علی ذلک یدل تصنیفه المسمی
ضلالت وگراہی کے اثبات پر دلالت کرتی ہے انکی تصنیف مسمی
بالصراط المستقیم فی اصول الدین وجعله
بالصراط مستقیم جو اصول دین میں لکھی ہے جسکو
محتویاً للآیات کریمة والاخبار شریفة جامعاً
اس کتاب کو آیات کریمہ اور اخبار شریفہ پر حاوی
لمطالب منیفة وبراهین دقیقة کفی ما کتب
اور بڑے بڑے مطالب شریفہ اور دلائل دقیق اور باریک کے جامع پایا کافی ہے
وسطر علیه علماء البلد تقریظاً وعلقو
جسقدر تقریظیں علمار موجود فی البلد نے لکھی ہیں اور وہ
علیه تعویذاً فینبغی للمهتدین المستهدین
تعویذ کتاب کرو انکے گئے ہیں پس سزاوار ہے کہ اس کتاب سے ہدایت پائیں
ان یرجعوا الیه بعین الانصاف ویعرضوا عن
اور اس کتاب کی طرف عین انصاف سے رجوع کریں اور اعراض کریں

طریق الجوب و الاعتسافات فذ نزال مد ظلله

راہ ... جور ... ظلم اور اعتسافات سے ہیں سو وہ موصوف ہمیشہ

مادحا للائمة و اعظا للامة و اعاذنا

ائمہ ہدات کی مدح کرنے والے اور امت کے وعظ و پند کرنیوالے

الله من شر الشیاطین و ثبتنا علی الطریق

ہیں اور اپنی پناہ میں رکھے اللہ ہمکو شیطانوں کے شر و فساد سے اور ثابت رکھے ہمکو

المستقیم رب العالمین ۔

سیدھے راستے پر اللہ کے

والسلام علی من اتبع الهدی — الاحقر عبد الله الطهرانی الحایری

اور سلام و سلامتی ہو اس شخص پر جو ہدایت کی پیروی کرے — میں ہوں حقیر ترین شیخ عبد اللہ طہرانی الحایری

تقریظ جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول
المحقق المدقق عمدة العلماء زبدة الفضلا
سلیل الکرام فرید الایام الادیب الاریب علامه
فهامه جناب المولوی السید میر موسی حسین
صاحب مدرس مدرسه سرکار عالی ادرنگ
آباد حیدر آباد دکن ۔

نحمده و نصلی

قد نظرت فی هذا التالیف المنیف والجمع الوصیف
الذی الفه الحبر النقاد و الجهبذ الوقاد النحریر

الاعظم والصدر الافخم لانا لما تفحصنا
عن قصص الائمة وسبرنا الاخبار واستقصينا البيانات
بصدق العقول والاذهان ان ليس الفاظ المعروف الا
عبارات فبالله اقصر ما بينه فاوضح تبيانه كل
ما انظمه في سلك الدرر المنثور ونضعه في
سلك منظومة المأثور من العقائد الحقة
للفرقة الامامية حقيق بان يظهر وصدق
جدير بان ينشر فحل الحال واصل المقالات
اعتقادنا ان نبوة نبينا صلى الله عليه وآله وسلم
سيد الانبياء الاخيار اصل بلا مرية وامامة
ائمتنا الاطهار فرع بدون مرية ونعلم بظهر
القلب ان الائمة عليهم السلام وان كانوا مشا
ركين لنبينا صلى الله تعالى عليه وآله في بعض
الكمالات والصفات لكنهم ليسوا بانبياء قطعا و
جزما لا اصالة ولا نيابة كما يظهر من الآيات
الظاهرة الزاهرة والاحاديث المتظاهرة
واقوال علمائنا المتعاضدة المتظافرة فمن
اعتقد وقال بان امير المؤمنين عليه الصلوة
والسلام نبيا ومساو لنبينا صلى الله تعالى عليه
وآله وسلم مطلقا او افضل منه فقد ركب
متن عمياء وخبط خبط عشواء وضل عن طريق

الھدیٰ وھویٰ عن الرشد وغویٰ ومن ذھب
الیٰ ان علیاً علیہ الصلوٰۃ والسلام امام وحجۃ
علی الخلق کافۃ لیس بنبی ولیس بافضل من نبینا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیا
وھو الافضل من جمیع الرسل والانبیاء الاصفیا
ومن علی امیر المومنین وسائر الائمۃ من ولدہ علیھم
الصلوٰۃ والسلام فقد ھدی الی الصراط
المستقیم ونجی وحشر مع ائمۃ الھدیٰ ومصابیح
الدجیٰ۔

حررہ الاقل
سید موسیٰ حسین

خلاصہ ترجمہ تقریظ مذکور

میں نے اس تالیف لطیف کو بغور تمام دیکھا اصلاح عقائد میں بے مثل
پایا اللہ تعالیٰ سب مومنین کو توفیق کرامت فرمائے کہ اس رسالہ کو پڑھیں
اور اس پر عمل کریں اور اپنے عقائد کو درست کریں اور جناب مولف فاضل
کبیر و عالم نحریر و علامہ لبیب و فہامہ ادیب مولانا آقا محمد علی صاحب دامت
فیوضاتہ وبرکاتہ کو جزائے خیر عنایت فرمائے فی الواقع جناب مولف نے آیات
قرآنیہ و احادیث نبویہ و اقوال علمائے کرام و ثقات اعلام سے صاف
طور پر ثابت کر دیا کہ نبوت اصل ہے اور امامت ائمہ طاہرین علیہم السلام

اسکی فرع ہے اور حضرات ائمہ معصومین نائب ہیں ہمارے پیغمبر آخر الزمان
کے اور کوئی امام ہرگز پیغمبر و نبی نہیں ہے گو ائمہ معصومین بعض صفات
و کمالات میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شریک ہیں مگر اس سے
یہ لازم نہیں آتا کہ نبوت میں بھی شریک ہو جائیں اور فرقہ اثنا عشریہ کا
یہی اعتقاد ہے کہ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب انبیا
و مرسلین اور تمام ائمہ معصومین علیہم السلام سے افضل و اکمل ہیں اور
حضرت خاتم الانبیاء ہیں بعد آپ کے کوئی نبی نہیں ہیں جو شخص ائمہ
معصومین سے کسی کو نبی سمجھے یا حضرت سرور کائنات سے افضل یا مطلقاً
مساوی خیال کرے وہ گمراہ و مضل ہے بلکہ کافر و ملحد۔

میر موسیٰ حسین

تقریظ قدوۃ المحققین الاعلام زبدۃ الفقہاء العظام
کامل الکملا زبدۃ الاتقیا جامع معقول و منقول حاوی
فروع و اصول رئیس العلماء الکاملین فخر الامناء العاملین
فرید الدہر وحید العصر عمدۃ الافاضل زبدۃ
الفواضل مجتہد العصر و الزمان مشہور دوران جناب
السید ابو الحسن صاحب قبلہ و کعبہ دام ظلہ العالی
کتاب الصراط المستقیم میں جناب زبدۃ الافاضل مولوی آقا
سید محمد علی صاحب مداح نے جو آیات و اخبار کتب علامہ مجلسی وغیرہ
سے نقل فرمایا ہے صحیح ہے اور یہی اعتقاد میرا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وآلہ پر نبوت ختم ہو گئی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کے

کوئی نبی نہیں اور آئندہ قیامت تک کوئی نبی نہوگا جو شخص کہ خلاف اسکے اعتقاد رکھے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اجتناب اور بیزاری ایسے شخص سے لازم ہے نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدی اللہ فلا مضل لہ۔

حررہ الاقل سید ابو الحسن عفی عنہ

تقریظ سرکار شریعتمدار حجۃ الاسلام عالم علوم ربانی واقف اسرار سبحانی مدقق علامہ محقق فہامہ رئیس الکملا زین القانعین اسوۃ الخاشعین الحاوی للسعادات والجامع المکارم الصفات نخبۃ السادات مجتہد العصر والزمان جناب السید اسد اللہ الموسوی تلمیذ علامہ جناب سرکار میرزا محمد حسن شیرازی طاب ثراہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحق جناب مستطاب اجل السادات زبدۃ افاضل آقا سید محمد علی صاحب مدام زید توفیقہ آنچہ دریں کتاب از آیات و احادیث کہ از کتب مجلسی وعلامہ وغیرہما علیہم رحمۃ اللہ نقل فرمودہ صحیح است و حقیر و سائر علمار اعلام اعتقاد شان ہمین است کہ نبوت بر خاتم انبیا ختم شد و ایشان

جاعل شرع شریف میباشند و آئمہ وصی وحافظ شرع ایشان وتابع ایشان
می باشند و ایشان یعنی ائمہ علیہم السلام نہ در ظاہر نبی ہستند و نہ در باطن
وہرکہ اعتقاد غیر ایں را داشتہ باشد کافر ونجس میباشد بااجماع علمای امامیہ
علیہم الرحمۃ واعتقاد ما ایں است کہ ائمہ وپیغمبر در طینت مساوی و ایشان
از نور واحد مخلوق شدہ اند و در عصمت ایضاً مساوی و لیکن در علم شک
نیست کہ ائمہ تکمیل علم شان از پیغمبر شدہ وہرکہ اعتقاد او ایں باشد کہ کل
علم ائمہ از علم پیغمبر نشدہ او از ضلال محسوب است حررہ الاحقر اقل
الحاج خادم الشریعۃ اسد اللہ موسوی از تلامذہ مرحوم میرزا شیرازی
طاب ثراہ فی یوم غرہ شہر محرم الحرام ۱۳۲۴ھ

تقریظ صاحب القوۃ القدسیۃ والملکۃ الراسخۃ الفاضل
المجید العادل الاید البحر الذاخر والعلم الزاہر العالم
النحریر والفقیہ الخبیر قدوۃ علماء الراشدین
رئیس المحققین والمدققین زبدۃ الفقہاء العظام عمدۃ
العلماء الاعلام مجتہد العصر والزمان الشیخ علی اکبر
الشہرودی دام ظلہ العالی۔

کتاب الصراط المستقیم کتابیست در اصول عقائد حقہ امامیہ اثناعشریہ جعفریہ
مطالبش ہمہ صحیح وقابل عمل و اعتقاد مومنین امامیہ اثناعشریہ جعفریہ مطابق
است باعتقاد علماء اعلام چہ از متقدمین وچہ از متاخرین رضوان اللہ علیہم اجمعین
وکثرہم اللہ امثالہم والحق ائمہ اثناعشر صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین بنص
قرآن مبین وارشاد حضرت خاتم النبیین ریاست عامہ دارند بعد یکہ فیہ

ناس از جانب خدا و تعالیٰ بہ نیابت حضرت رسول ذوالجلال و امام مفترض الطاعہ بودند نیابت و تناوب حضرت رسول در جمیع مراتب از سائر انبیاء و المرسلین و از ائمہ طاہرین افضل میباشد و شکے نیست کہ ائمہ در علم تکمیل شان از حضرت پیغمبر شدہ است و نبوت بر آن و الاگوہر ختم شدہ و آنحضرت آخر پیغمبران میباشند ہیچ کس از شریک پیغمبریش بودہ و نہ بعد آنحضرت کسے بہ نبوت و رسالت ممتاز شدہ و مجال نیست کہ کسے بگوید کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب و یازدہ فرزندان او از ائمہ نبی و رسول غیر مستقل یا بالقوہ یا در باطن نبی و رسول بودند و تبلیغ رسالت میفرمودند یا بواسطہ پیغمبر خدا نبوت و رسالت داشتند اعاذنا اللہ من شرور الفتنا و ہدانا اللہ و ایاکم الی صراط المستقیم زیرا کہ ہیچ نصے و آیتے از قرآن در نبوت و رسالت ائمہ نداریم نہ تنزیلا نہ تاویلا کذلک احادیث نبوی نہ تصریحا و کسیکہ نسبت نبی بودن بائمہ کرد ایشان بیزاری جستند و لعنت فرمودند و باتشش سوختند بالحق

امیر المومنین با یازدہ فرزندان

خود از ائمہ وصی و حافظ و تابع شریعت و امام مفترض الطاعہ من اللہ بودند خدا توفیقات مولف این کتاب کہ جناب الصفی الذکی جامع المنتقی العلم و العمل المحفوظ من الخطا و الخطل جناب مولوی آقا سید محمد علی صاحب مداح را زیادہ کند کہ در جمیع تالیفات آن نتیجہ نیست فرمودہ و حق را از باطل جدا نمودہ فجزاہ اللہ خیر الجزاء و حرسہ اللہ من الاعداء۔

حررہ خادم العلماء الشیخ البرقی الشیروانی الخیفی

تقریظ سلیل الکرام فرید الایام سلالۃ الاطیاب سید

الانجاب الفاضل الجلیل والعالم النبیل جامع العلم والعمل فخر الاماثل والاقران عدیم النظایر فی الدوران مجتهد العصر والزمان جناب السید محمد حسین صاحب قبلہ مد ظلہ العالی مقیم حیدرآباد دکن در دولتکدہ عالیجناب نواب رکن الملک بہادر۔

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ الذی خلق الانس والجان واوضح لھم الھدی والایمان والصلوٰۃ علیٰ رسولہ الامین الذی مدحہ فی کتابہ المبین فقال ماینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحیٰ وعترتہ دعائم الاسلام وولائج الاعتصام وبھم عاد الحق فی نصابہ وانزاح الباطل عن مقامہ

اما بعد۔ جناب عالم فاضل کامل السید محمد علی صاحب المتخلص مداح جزاہ اللّٰہ خیرا نے کتاب مستطاب موسوم بہ الصراط المستقیم جسمیں حجم اصول دین کو زبان اردو میں بہ عبارت سلیس تحریر فرمایا ہے جہانتک حقیر نے دیکھا موافق مذہب اثنا عشریہ مستدل بہ احادیث ائمہ اطہار پایا فی الواقع ایسی ہی کتاب بچونکو بلکہ بڑونکو عوام شیعہ کے تسلیم کرنی چاہئے کہ عقاید اون کے درست رہیں اور شیاطین سے ضلالت میں نہ آجائیں ۔ ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب

حررہ الراجی شفاعۃ جدہ محمد حسین فی ۸ م ۱۳۰۴ھ

تقریظ المعظم البهی المفخم الفاضل الکامل و التقی العالم زبدۃ الفضلاء الاخیار عمدۃ الاتقیاء الابرار الفقیہ الاوحد و العلامۃ الفرید الاسعد مولانا الاجل المحلی بکل زین الاکرم المبری من کل شین جناب المولوی السید التصدق حسین دام ظلہ العالی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الصراط المستقیم معروف بہ کتاب الاعتقاد مولفہ جناب المولی الجلیل و الفاضل النبیل المتبع الشریعۃ خاتم النبیین و المقتفی لآثار الائمۃ الطاہرین صلوۃ اللہ و سلامہ علیہم اجمعین الی یوم الدین آقا سید محمد علی مداح ادام اللہ تائیدہ و لدینہ المتین درحقیقت کتابے است موافق عقائد حقہ مذہب اثنا عشری و تالیفی است بلا افراط و تفریط متضمن معارف یقینیہ فرقہ حقہ جعفری و دریں کتاب ہماں عقائد صحیحہ مذکور است کہ از حضرات ائمہ معصومین سلام اللہ علیہم اجمعین بما پیروان آل طہ و یسین بذریعہ علمائے کرام و حامیان شریعت غرا حضرت خیر الانام و وارثان علوم نبوی و حاملان لوائے طریقۃ مصطفوی و مرتضوی رسیدہ و کافہ علمائے کرام و اسلاف عظام ما معتقد باین عقائد صحیحہ بودہ اند و افراط و تفریط دریں عقائد جائز نداشتہ اند بلکہ تصریحا بہ منع آن پرداختہ اند پس بر ہر بندہ مومن متبع حضرات اہل بیت طاہرین علیہم السلام واجب و لازم است کہ در اصول دین بہمیں عقائد صحیحہ معتقد بودہ مترقب نجات اخروی باشد و خداوند عالم بتصدق جناب سید المرسلین و اوصیائیہ الطاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین خاتمہ جملہ مومنین

مثمنات بدین عقائد فرمائد حررہ بیمناہ الوازرہ السید تصدق حسین الکاظمی النشاپوری ابن العلامة الکنتوری السید غلام حسنین دام ظلہ العالی وابن اخت العلامة آیة اللہ فی العالمین الناصر لشریعة آبایہ الطاہرین مولانا وسیدنا واستاذنا السید حامد حسین طاب ثراہ وجعل الجنة مثواہ وکان ہذا فی الیوم الثالث من المحرم سنہ اربع وثلثین بعد الف وثلثماة من الہجرة =

تقریظ معدن الفضائل مخزن العلوم ومحاسن الخصائل ہادی الی خیر السبل وحامی شریعت خیر الرسل صاحب التصانیف الشہیہ والدفاتر الوفیہ فی اکثر العلوم واغلب الفنون البحر العلوم الفہام والبحر الخضم الضخام والعالم المحقق القمقام المخاطب بہ بحر العلوم و عمدة العلماء وحسام الاسلام جناب المولوی السید نثار حسین صاحب قبلہ مدظلہ العالی

عالیجناب علام فہام مولنا سید محمد علی صاحب متخلص بمداح کہ شخص فاضل مقبول جامع معقول ومنقول اند درکتاب صراط مستقیم باطل کردہ اند این اعتقاد خلاف اسلام را کہ حضرت رسول خدا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ خاتم النبین وخاتم المرسلین نیستند وہم باطل فرمودہ اند این اعتقاد خلاف اسلام را کہ ہر امام از ائمہ علیہم السلام یا بعضے از آنہا نبی ورسول اند ومثل یا متحد اند ومساوی در جمیع صفات ونبوت ورسالت با حضرت سرور کائنات اشرف موجودات جزاہ اللہ تعالے خیر الجزاء بالنبی آخر الانبیاء وآلہ وتوابعہ النجباء وصلواة اللہ وسلامہ علیہم الی بقاء الارض والسماء ووفق من انحرف عن جادة

الاسلام البیضاء باقتباس انوار ہدایت الغراء فانہ علیاء العقلاء و
العلیاء و دریاق لسم جہل الجہلاء من اہل الظلماء ولعلل الضلالۃ نعم الدواء
وللصدور رحمۃ الشفاء وحقیقۃ کتاب الصراط المستقیم مطابق مذہب شیعہ اثنا
عشری اصولی است کہ حضرت رسول خدا خاتم المرسلین اند کسے دیگر از ائمہ
وغیرہم نہ نبی است نہ رسول نہ ظاہرا نہ باطنا وہم امامی
از ائمہ علیہم السلام مساوی نیستند با رسول خدا و نہ عین معاذ اللہ نہ ظاہر
او نہ باطنا و نبوت و رسالت را استقلالاً از برائے حضرت رسول خدا گفتن
و غیر مستقل از برائے ائمہ علیہم السلام گفتن و یا ائمہ را در باطن نبی دانستن و
ہفوات است و از سخنان جہال و الحمد للہ ہمین اعتقاد دارم موافق عقائد
شیعیان اصولیین اثنا عشریہ الراقم الآثم السید نثار حسین ۱۲ ذیحجہ ۱۳۳۲ ہجری
قد صدقت فیما حررہ العلام الفہام جناب مولانا مولوی السید نثار حسین صاحب قبلہ
وانا الاحقر السید فیض حسین

تقریظ تقدس مآب قدس القاب عمدۃ المتقین زبدۃ
العارفین ازہد بے مثل اورع بے بدل فاضل الجلیل
عالم بے بدیل سلیل الکرام فرید الایام الفقیہ الزکی اسوۃ
الاجلاء المتقین قدوۃ الاذکیاء والبارعین نخبۃ الحنا
شعین علام فہام جناب المولوی السید عبد الحسن
صاحب دامت افاضتہ۔

بسم وللہ الحمد

کتاب الصراط المستقیم فی اصول الدین مولفہ الکامل الباذل زبدۃ الاصحاب

سلالۃ الانجاب سعادت شعار تورع آثار سعید ازلی مولوی آقا محمد علی صاحب
مدّاح حفظہ اللہ من شرور الاعداء کو میں نے دیکھا مطابق
عقائد حقہ امامیہ اثناعشریہ کے پایا اس کتاب پر عمل و اعتقاد صحیح ہے بالیقین
ائمہ اثناعشر صلواۃ اللہ و سلامہ علیہم اجمعین نہ نبی ہیں نہ رسول بلکہ منصوص
من اللہ نائب رسول امام مفترض الطاعہ وارث علوم جناب محمد مصطفیٰ
تابع شریعت غرا حافظ ملت بیضا ہیں من جمیع الوجوہ حضرت رسول خدا سے
مساوی نہیں ہیں۔ حضرت رسول خدا مع نبوت و رسالت و مختصات کے
ایمہ اثناعشر صلواۃ اللہ و سلامہ علیہم اجمعین سے اور انبیاء سابقین
سے افضل ہیں نبوت و رسالت ذات جناب حضرت محمد مصطفیٰ پر ختم ہو گئی
اس لئے نہ بعد آنحضرت کے کوئی نبی و رسول ہوا اور نہ قیامت تک ہو سکتا ہے
یہی کل علماء اعلام حقہ کا اور میرا اعتقاد ہے یہ مسئلہ ضروریات دین و مذہب
سے ہے مخالف و منکر اسکا دائرہ اسلام سے خارج ہے فقط۔

حررہ الاحقر خادم الشریعۃ سید بندہ حسن۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ تقریظ الادیب الاریب الحبیب النبیہ
الفاضل الالمعی البحر الخبیر اللوذعی سلالۃ الاطیاب
عمدۃ الانجاب السید الحبیب والورع الاید علامۃ
العصر فہامۃ الدھر الجناب السید احمد حسین
دام مجدہ۔ مدرس مدرسہ دار العلوم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی محمد و اھلبیتہ الطاہرین المعصومین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ابدع المخلوقات بغایۃ حکمتہ واخترع الممکنات لنہایۃ قدرتہ والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ وخیر خلقہ محمدؐ خاتم النبیین سید المرسلین وآلہ الطیبین الطاہرین سیما ابن عمہ السید الرضی الامام الوصی علی الذی قال فی حقہ خاتم النبیین والمرسلین یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی - اما بعد اضعف العباد آقا محمد علی جعفری المتخلص بہ لحج

ابن صاحب الاسرار السبحانیہ وفایض الانوار الرحمانیہ مولوی سید آقا معصوم مرحوم استاد نواب مختار الملک وعماد السلطنت ومنیر الملک طاب ثراہم وجعل الجنۃ مثواہم - برادران ایمانی واخلائے روحانی کی خدمت میں ملتمس ہے کہ اکثر احباب صادق الاخلاص نے حقیر سے استدعا کی اس زمانہ مین دریائے دہریت محیط ہو کر ایسا مواج ہی - کہ سر بفلک کشیدہ موجین اعتقاد کی بڑی بڑی بنیادون کو منہدم کر رہی ہین - اور عالیشان عمارتین عقاید اسلام کی پایہ استحکام سے مثل حباب وتار عنکبوت ٹوٹ ٹوٹ کر سیلاب دہریت سی ضائع وبرباد ہو رہی ہین -

لہذا ایک مختصر رسالہ عقاید مین بزبان اردو عام فہم اگر لکھا جائے تو بفضل خلاق بر وبحر گرتی ہوئی - عمارتین اعتقاد کی بچ جائین اور ہر شخص اپنی زبان پر صدق دل و خلوص کامل

سے کلمہ توحید جناب اقدس الٰہی جاری کرکے نعت جناب رسالت پناہی مین یہ شعر پڑھتا ہے۔

شعر

چہ غم دیوار امت راکہ دارد چو تو پشتی بان ۔ چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتی بان

حسب خواہش احباب بنظر رفاہ عام و فائدہ انام خصوصاً بیٹے فرزند مسمی آقا محمد محسن طال عمرہ و زاد علمہ کیلیے کتب معتبرہ احادیث مثل شرح باب حادی عشر و حدیقۃ الشیعہ و حدیقہ سلطانیہ و شرح اصول کافی و جلد سابع و تاسع بحار الانوار وغیرہ سے احادیث اخذ کرکے بحوالہ مطبع و صفحہ و مسائل ماہ رجب ۱۳۳۲ھ علی صادعہا الآف التحیۃ والثناء مین رسالہ ہذا تالیف کیا اور ایک مقدمہ اور پانچ باب اور ایک خاتمہ پر مرتب کرکے نام اس مختصر مفید کا کتاب الاعتقاد رکھا۔

وما توفیقی الا باللہ الکریم وھو لمن عصاہ غفور رحیم =

(مقدمہ معرفت الٰہ مین)

مخفی نرہے کہ معرفت الٰہ اول معرفت دینیہ یقینیہ ہے جیسا کہ جناب امیر المومنین علیہ افضل الصلوٰۃ المصلین فرماتے ہین۔ **اول الدین معرفتہ** یعنی پہچاننا خداوند عالم کا ہر بالغ و عاقل پر واجب ہے مراد پہچاننے سے اوسکی کنہ ذات دریافت کرنا نہیں کہ اوس مین عقل عاجز و قاصر ہے۔ لیکن صفات ثبوتیہ اور سلبیہ کا پہچاننا تحقیقاً لازم ہے نہ تقلیداً اس لیے کہ اصول دین مین تقلید یعنے غیر کے قول کو بغیر دلیل کے قبول کرنا درست نہیں۔

معرفت اللہ جل ذکرہ کی موقوف ہے اوس کے عجائب صنع و غرائب آثار مین تفکر اور نظر کرنے پر اور تفکر موقوف ہے صمت پر صمت پھیرنا قلب کا ہے کافہ خلق سے یعنے قطع توجہ کرنا ہے غیر خدا سے = پس معرفت جناب اقدس الٰہی اعتقاد رکھنا ہے وجود صانع کا کہ وہ مخلوق نہیں ہے وگرنہ وہ محتاج دوسرے صانع کا ہوگا = اور اعتقاد اس بات کا کہ صفات ذاتیہ اوسکی عین ذات ہے تعدد و مغائرت درمیان اوسکی ذات اور اون صفات کے **بوجھی من الوجوہ** نہین ہے وگرنہ تعدد قدما لازم آئیگا = اور نیز ہر مکلف پر واجب

ہے کہ پہچاننے حق تعالیٰ کو کہ موجود ہے اس واسطے کہ ایجاد عالم فرمایا اگر معدوم ہوتا تو
اپنے غیر کے ایجاد پر قادر نہوتا اور یہ بھی یقین کرنا چاہئے کہ حق تعالے باقی ہے دائما
استدلال ۔ اس میں شک نہیں کہ اثر خود بخود حادث نہیں ہوتا بلکہ وہ محتاج موثر کا ہے
کہ اوسکو احداث کرے پس اثر لامحالہ دلالت کرتا ہے موثر پر اور وہ حق تعالے ہے ۔
جس وقت کہ عاقل عجائب مصنوعات وغرائب مخلوقات ارض وسما میں تفکر کرے تو صاف
ظاہر ہوجائے کہ انکا پیدا کرنیوالا دانا وتوانا ہے اور بدون مدبر حکیم اور صانع علیم کے ان
مصنوعات کا خود بخود ہونا خلاف عقل ہے ۔ احتجاج طبرسی میں منقول ہے کہ ابو
شاکر دیصانی قبل اسلام لانے کے خدمت میں مبین الحقائق حضرت امام جعفر صادق
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حاضر ہوا اور عرض کی کہ ارشاد ہو کہ میرا معبود کون ہے حضرت
نے فرمایا بیٹھ جا کہ ناگہان ایک طفل صغیر تخم مرغ ہاتھ میں لئے کہیلتا ہوا آیا حضرت نے اوس
تخم مرغ کو لیکر دیصانی سے فرمایا کہ یہ بیضہ مثل ایک قلعہ محکم کے ہے کہ ہر طرف سے بند ہے
اور اوس کے اندر کا حال نظر نہیں آتا اس پر ایک پوست سخت لپٹا ہے اور پھر اس کے
نیچے اور ایک پوست باریک ہے اور اس کے نیچے ایک طلائی روان ہے زردی بیضہ کی
اور ایک نقرہ گداختہ یعنی سفیدی اوسکی پس خلاق عالم نے محض اپنی قدرت کاملہ سے
زردی اور سفیدی کو جدا جدا قرار دی ہے کہ باوجود رطوبت اور روانی کے ایک دوسرے
میں نہیں ملتے ہیں اور کوئی بیضہ کے اندر سے اوسکا بنانیوالا باہر نہیں آیا اور کوئی باہر سے
اوس کا بگاڑنے والا اندر نہیں گیا پس اوسکا خالق کمال عاقل اور دانا ہے کہ بغیر اوس کے
کوئی نہیں جانتا کہ بیضہ کے اندر بچہ نر پیدا ہوگا یا مادہ اور جسوقت کہ جس پرندہ کا بچہ پیدا ہوتا
ہے اور پوست تخم کو شگافتہ کرکے باہر آتا ہے خصوص بچہ طاؤس کہ کیا کیا رنگ برنگ
کا ہوجاتا ہے آیا تو ان صنعتوں کے لئے کسی صانع کو گمان کرتا ہے دیصانی دیر سے
تفکر میں سر جھکائے ہوئے تھا ۔ امام علیہ السلام کے کلام معجز نظام سے اوس کے

دل کو نور ایمان سے روشن و منور کر دیا پس اوس نے کلمۂ شہادتین پڑھا اور فوراً مسلمان
ہو گیا حاصل یہ ہے کہ اگر انسان آثار مصنوعات اور عجائب و غرائب مخلوقات کو ذرا اپنی نظر
توجہ سے دیکھے تو بغیر اس کے رہ نہیں سکتا کہ اپنے لیے موثر کامل اور صانع مدبر کو قرار
دے اور یہ بدیہی ہے عقلی کی بات ہے کہ اپنے وجود کا تو انسان اقرار کرے اور اپنے
خالق و صانع کا منکر ہو = جو شخص کہ واجب الوجود کی نفی کرے اوسے لازم ہے کہ پہلے اپنی
ذات کی نفی کرے = تدبروا او لا تغفلوا =

(فصل صفات ثبوتیہ مین)

یعنے جو صفات خداوندعالم کی ذات مقدس کو ثابت ہین بنظر اختصار اون کا بیان کیا جاتا ہے
جاننا چاہیے کہ صفات ثبوتیہ آٹھ ہین - سلہ قدیم یعنے خداوندعالم بذات خود قدیم ہے
اگر ذات حق تعالے قدیم نہوگی تو البتہ وجود اوسکا مستفاد ہوگا - اوس کے غیر سے اس
صورت مین وہ محتاج ہوگا - اپنے غیر کا اور احتیاج صفت خاص حادث کی ہے اور خداوند
عالم حادث نہین = جاننا چاہیے کہ قدم و ازل و دوام و ابد و اولیت بلا اول و آخریت بلا
آخر ایک جنس ہے ان الفاظ کی معانی مین کسیطرح کی مغائرت نہین ہے اسیطرح حال تمام
صفات کمالیہ ذاتیہ خداوندعالم کا ہے مانند علم و قدرت و سمع و بصر وغیرہ کے پس علم عین
قدرت ہے سمع عین بصر اور بصر عین سمع ہے سلہ قادر یعنے جناب باری تعالے قادر و مختار
ہے اگر قادر نہوتا تو البتہ عاجز ہوتا عطا کرنیسے ہر شئے کہ جو لازم قابلیت اوس کے ہوے
اور عاجز و محتاج ہے طرف قادر کے اور ہر محتاج حادث ہے پس حق تعالے تقدیر پرین
معاذاللہ حادث ہوگا = تعالی اللہ عن ذلک = سلہ عالم یعنے جناب باریتعالی عالم ہے
جمیع اشیا رجز و کل کا خواہ وہ اشیا موجود ہون یا معدوم مگر جو معدوم کہ لیست یعنی شئی ہے
اوس کا علم خداوندعالم کو نہین ہے چنانچہ خداوندعالم قرآن مجید مین ارشاد فرماتا ہے =
ان اللہ بکل شئی علیم اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ ہر شئے کا علم خداوندعالم کو

ہے اور جو لیت للشئی ہے اوسکا علم نہین ہے مسئلہ علم باریتعالے لے ساتھہ اشیا ءکے
ادق مسائل علم کلام ومحل مزال الاقدام ہے چنانچہ اس مقام مین محققین و مدققین
نے لکہدیا ہے کہ ھذا المقام من مزال ۲ لاقدام ۔ حکماے فلاسفہ واشراقین
ومشائین مثل افلاطون ومعلم اول ارسطاطالیس ومعلم ثانی ابونصر فارابی وبہمن یار وغیرہ
کے اقوال مختلفہ کثیرہ ہین نیز ہمارے علما رشیخ محمد ابن شیخ صالح بحرانی شارح انسان مین
او رصدر الدین شیرازی اسفارمین اور محقق طوسی علیہ الرحمۃ نے بہی اس مسئلہ مین بہت سے
اقوال ہین بخوف اطالت وملالت غیر مناسب جانکر یہان لکہنا ترک کردیا گیا اسی قدر
لکہنا کافی ہے کہ حق تعالے ہمیشہ سے عالم باشیا رہے اور یہ علم اوس کا فعلی ہے
نہ ذاتی ۔ سکہ حی یعنے خداوندعالم زندہ ہے اس لئے کہ حیات مخلوقات مین پیدا
فرمایا جو کہ پیدا کرنے ندون کو محال ہے عند العقل کہ وہ حی نہو جب ثابت ہوا کہ وہ قدیم
ہے پس حیات بہی اوسکی قدیم ہے یعنے ہمیشہ سے وہ زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہیگا ۔
سکہ ۵ مدرک یعنے خداوندعالم سمیع وبصیر ہے معنی مدرک کا یہ ہے کہ جو چیزین ہم
بواسطہ الات جسمانیہ پہچانتے ہین جناب باریتعالی ان چیزون کو بدون آلات حواس کے
پہچانتا ہے اوسکو آلات حواس کی حاجت نہین ہے اس لئے کہ اوس نے اپنی قدرت
کاملہ سے آلات حواس کو پیدا فرمایا ہے ۔ سکہ مرید یعنے حق تعالی صاحب ارادہ ہے
اور ارادہ صفت افعال سے ہے اگر صفات ذات سے ہوگا تو عین ذات ہوگا جب ایسا ہوگا
تو نفی اوسکی بعینہ نفی ذات ہوگی ۔ اور حق تعالے اس صفت کی نفی اپنی ذات اقدس سے
قرآن مجید مین فرمائی ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ۔ واولٰئک الذین لم یرد اللہ
ان یطہر قلوبہم یعنے وہ لوگ ہین کہ ارادہ نہین کرتا ہے حق تعالے کہ طاہر کرے
دلون کو اون کے پس اگر ارادہ عین ذات ہوتا تو نفی ارادہ سے نفی ذات لازم آتی
پس ثابت ہوا کہ ارادہ صفات افعال سے ہے سکہ متکلم یعنے خداوندعالم خالق اور

موحد کلام ہے اور اس صفت سے حق تعالے نے اپنا وصف فرمایا ہے چنانچہ ارشاد ہوا وَکَلَّمَ اللّٰہُ مُوسیٰ تَکْلِیْمًا یعنے کلام کیا اللہ نے موسیٰ سے حق کلام کرنیکا باتفاق اہل لغت معنی کلام حروف و اصوات مسموعہ مرکبہ ہے پس اسناد کلام کی طرف خداوندعالم کے بواسطہ فعل ہے نہ من حیث الذات پس ایجاد کرتا ہے حق تعالے کلام کو جسمین چاہتا ہے حیوان و نبات و جمادی سے اور وہ حادث ہے اس لئے کہ مرکب و مولف ہے اور ہر مرکب حادث ہے پس کلام حادث ہے۔ ہشتم صادق یعنے خداوندعالم صادق ہے اور کلام اوس کا سچا ہے اس لئے کہ کذب قبیح ہے اور قبیح اوس پر روا نہیں۔

(فصل صفات سلبیہ میں)

اس میں عمدہ تعدد کی نفی ہے اور وہ اصل توحید ہے اس کا بیان باب توحید میں آئیگا انشاء اللہ تعالے۔ واجب ہے ہر مکلف پر اعتقاد رکھے کہ حق تعالے اپنا کوئی مثل اور مانند نہیں رکھتا چنانچہ ارشاد ہوتا ہے لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ یعنے نہیں ہے مثل اوس کے کوئی شئے پس خلاق عالم نہ جسم ہے نہ عرض نہ جوہر نہ مرکب اور نہ کسی مکان میں نہ کسی حیز میں ہے۔ نہ کسی جہت میں اس لئے کہ یہ تمام صفات مخلوق کے ہیں اور متصف کرنا خالق کو صفات مخلوق سے صحیح نہیں اور حق تعالے کا کوئی مثل و شبیہ نہیں ہے اس لئے کہ وجود مشابہ کا ضرورۃ ذاتیات میں شریک ہوتا ہے۔ اور یہ مستلزم نقص ہے کمال ذات میں اس واسطے ہمثل و بے نظیر ہونا اکمل ہے۔ پس جو نظیر نقص ہوگا۔ اور جس پر نقص جائز ہوا وہیں زیادتی جائز ہے۔ اور جس پر نقصان و زیادتی جائز ہوگی پس وہ متغیر ہے اور جو متغیر ہے وہ حادث اور خداوند عالم حادث نہیں۔ اور حق تعالے جسم نہیں ہے اس سبب سے کہ جسم محتاج ہے ترکیب کا ساتھ اپنے اجزا کے اور محتاج حادث ہے پس خداوند عالم جسم نہیں ہے۔ اور حق تعالے جوہر نہیں ہے اس واسطے کہ جوہر خواہ جوہر فرد ہو یا

مذہب اون لوگون کے کہ اوس کے وجود کا اثبات کرتے ہین اور جوہر فرد وہ جوہر ہے کہ قبول قسمت نہین کرتا ہے اصلاً طول وعرض وعمق مین یا انکہ وہ خط ہو اور خط وہ ہے کہ قبول قسمت کرتا ہے طول مین فقط یا وہ سطح ہو اور سطح وہ ہے کہ قبول قسمت کرتا ہی طول وعرض مین یا وہ جوہر جسم ہوگا اور جسم وہ ہے کہ قبول کرتا ہے قسمت کو ابعاد ثلاثہ یعنے طول وعرض وعمق مین یہ جمیع اقسام اربعہ محتاج ہوتا ہے طرف مکان کے اور ہر ایک کو ان سے حرکت لازم وقت انتقال اپنے محل سے ساتھہ سکون کے محل مین قرار لینے کے وقت اور تمام یہ حوادث ہین = اور حق تعالے مرکب نہین ہے اس لئے کہ مرکب محتاج ہوتا ہے اپنے اجزا کا اور محتاج حادث ہے = اور حق تعالے کسی چیز و مکان مین نہین اور کسی سمت مین رہتا ہے اس لئے کہ یہ لوازم جسمانی ہین اور بطلان اسکا عقلاً اور شرعاً ثابت ہے جیساکہ کتاب توحید مین صدوق علیہ الرحمہ نے سلمان بن مہران سے روایت کی ہے کہ مین نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ آیا جناب باریتعالے کسی مکان مین رہتا ہے حضرت نے فرمایا کہ وہ کسی مکان مین نہین رہتا اگر کسی مکان مین ہوتا تو چاہیے کہ حادث ہو اس لئے کہ متمکن مکان کا محتاج ہے اور یہہ حوادث کی صفت ہے - قدیم کی صفت نہین =

اور حق تعالے کسی چیز مین حلول نہین کرتا حلول ایک چیز کا دوسری چیز مین آنیکو کہتے ہین مانند آنے رنگ کے جسم مین اور اتحاد دو چیزون کے ملکر ایک چیز ہو جانیکو کہتے ہین اللہ جل شانہ پر حلول اور اتحاد روا نہین اس لئے کہ یہہ عوارض جسم سے تعلق رکھتے ہین اور جناب باریتعالی ان چیزون سے منزہ ہے = اور واجب ہے کہ اعتقاد رکھے کہ حق تعالے کو حاسہ سے ادراک کہ نہین سکتے خواہ حواس ظاہرہ ہون مثل سمع وبصر وذوق وشم ولمس خواہ حواس باطنہ ہون مثل حس مشترک وخیال دواہمہ وحافظہ ومتصرفہ اس لئے کہ خداوند عالم مشابہ ومجانس کسی چیز کے ساتھہ نہین ہے اور نہی ادراک نہین

کہ لی مگر اوس چیز کو جو مشابہ و مجانس اوس کے ہو = اے برتر از قیاس و خیال و گمان و وہم
و زہر چہ گفتہ اند شنیدیم و خواندہ ایم ؂

(باب اول توحید مین)

اس مین عمدہ تعدد کی نفی ہے اور وہ اصل توحید ہے تحقیق تر ہے کہ خداوند عالم واحد اور احد ہے سوا اوس کے کوئی واجب الوجود نہین اور وہ کسیکو اپنا شریک نہین رکھتا اسواسطے کہ اگر اوس کا شریک ہو اور مثل ہو یعنے دو خدا ہون اور انہین سے کوئی کسی چیز کا ارادہ کرے اور دوسرا منع کرے تو اول کا عجز لازم آتا ہے اور اگر مانع ہو تو دوسرے کا عجز لازم آتا ہے اور خدا پر عجز روا نہین اور اگر دونون کے موافق مرضی ہو تو اجتماع نقیضین لازم آتا ہے۔ اور یہہ محال ہے جیسا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے زنادقہ کے جواب مین فرمایا تہا کہ تیرا اعتقاد ہے کہ دو خدا ہین اور یہہ باطل ہے اس لیئے کہ یہہ تین حال سے خالی نہین یا دونون قدیم اور صاحب قوت ہین یا دونون ضعیف یا اونمین سے ایک قوی و دوسرا ضعیف ہے اگر دونون قوی ہین تو کیون نہین ایک دوسرے کو دفع کرتا اور اگر ایک قوی دوسرا ضعیف ہے پس جو ضعیف ہے وہ خدا نہین اس لیئے کہ خدا عاجز نہین ہوتا اور جناب امیر المومنین علیہ افضل الصلوٰۃ المصلین اپنے وصایا مین جناب امام حسن مجتبیٰ روحی لہ الفدا سے فرماتے ہین اے فرزند تیرے پروردگار کا شریک ہوتا تو چاہیئے تہا کہ تیرے پاس اوس کے کتابین اور رسول آتے کہ آثار اوس کے ملک اور سلطنت کے دیکھتا اور اوس کے افعال اور صفات کو پہچانتا لیکن خدائے عز و جل یگانہ ہے اپنا شریک نہین رکھتا مخفی نر ہے کہ اس عقیدہ صحیحہ مین کئی فرقہ باطلہ نے خلاف کیا ہے منجملہ اون کے ثنویہ اور مانویہ ہین کہ وہ نور اور ظلمت دونون کو قدیم اور ازلی جانتے ہین - اور کیومرثیہ یزدان یعنے نور کو قدیم اور اہرمن یعنے ظلمت کو حادث کہتے ہین - زردشتیہ کہتے ہین -

کہ نور و ظلمت دونوں مخلوق خدا ہین مگر یہ کہتے ہین کہ دونوں کی شرکت سے عالم پیدا یزدان نے خیر اور سرور کو پیدا کیا اور اہرمن نے فتنہ و شر کو اسطرح اور بہی کئی فرقے ہین مثل غلاۃ و نصریۃ و سبائیۃ و باطنیۃ و مفوضہ وغیرہ کے کتاب حدیقۃ سلطانیہ قلمی مولفہ جناب سید حسینی الحسینی مین لکہا ہے کہ غلو تجاوز کرنا حد سے ہے ساتھ افراط کے کسی امر مین اور نیز اسی کتاب مین لکہا ہے کہ سرگروہ غالیان ابن سبا کہ وہ جناب امیر علیہ السلام کو خدا جانتا ہے اور اصل طریقہ غالیون کا یہودی سے ہے کہ عبداللہ بن سبا پہلے یہودی تہا بعد اس کے بظاہر اسلام لایا اور مسلمان ہوا۔ اور پہر کافر ہو کے کہنے لگا کہ جناب امیر علیہ السلام خدا ہین اور مین اون کا پیغمبر ہون حضرت نے جب یہہ سنا اوسکو بلا کر پوچہا کہ تو کیا کہتا ہے اوس نے عرض کیا کہ میرے دل مین آیا کہ آپ خدا ہین اور مین آپ کا پیغمبر ہون حضرت نے فرمایا توبہ کر لیکن اوس نے توبہ نہ کی حضرت نے اوسکو تین روز قید رکہا جب بہی توبہ پر راضی نہوا آخر اوسکو قیدخانہ سے نکالکر جلا دیا اور مفوضہ تابع اوس کے بیٹے کے ہین وہ اپنے اعتقاد سے ایک درجہ پائین تہا کہتا تہا کہ خداوند عالم نے حضرت محمد اور علی علیہما السلام کو پیدا کر کے امور عالم اون کے سپرد کئے یہی دونوں بزرگوار روزی دیتے ہین اور زندہ کرتے ہین اور مار ڈالتے ہین پس یہ عقیدہ اون کا فاسق اور باطل ہے جیسا کہ حضرت امام رضا علیہ التحیۃ والثنا فرماتے ہین کہ غالی کافر ہین اور مفوضہ مشرک پس جو شخص کہ ان سے ہمنشینی کرے یا اون کے ساتہہ کہاتے یا پیتے یا ان سے نکاح کرے یا اونکی امانت رکہے یا اونکو سپرد کرے اون کے حدیث کی تصدیق کرے یا اونکی اعانت کرے اگرچہ ایک کلمہ یا بعض کلمونسے ہو تو وہ دشمن خدا اور رسول خدا کا اور ائمہ ۱۲ علیہم السلام کا ہوگا۔

اور نیز جلد سابع بحار الانوار مطبوعہ ایران باب نفی الغلو فی النبی و الائمۃ علیہم السلام اتما یکون یا القول بالوہیتہم او بکونہم۔ شرکاء اللہ تعالے فی عبودیتہ

والخلق والرزاق او بالقول فی الائمۃ علیہم السلام انہم کانوا انبیاء والقول بکل منہا الحاد وکفر وخروج عن الدین لما دلت علیہ الدلالۃ العقلیۃ والآیات والاخبار السالفۃ وغیرہا یعنے جناب مجلسی تحریر فرماتے ہین تحقیق کہ غلو نبی اور ائمہ علیہ السلام مین بجز اسکے نہین ہے کہ اونکو الہ کہنا یا نبی یا ائمہ کو شریک خدا کرنا عبودیت اور خلق ورزق مین یا ائمہ علیہا السلام کو انبیا ہین کہنا پس یہ اقوال تمام الحاد وکفر کے ہین اور خارج ہونا دین سے ہے جیسا کہ اسپر ادلہ عقلیہ اور آیات اور اخبار سالفہ وغیرہ دلالت کرتے ہین اور نیز اسی کتاب اور اسی باب نفی فی الغلو کے صـــ ۲۶۳ سطر ۳۶ مین ہے والغلاۃ من المتظاہرین بالاسلام ہم الذین نسبوا امیر المومنین والائمۃ من ذریتہ علیہم السلام الی الالہیۃ والنبوۃ ووصفوہم من الفضل فی الدین والدنیا وہم ضلال کفار حکم فیہم امیر المومنین بالقتل والتحریق بالنار یعنے غلاۃ ظاہر مین مسلمان ہین اور وہ لوگ ہین کہ جنہون نے نسبت دی ہے امیر المومنین اور ائمہ کو اونکی ذریت سے طرف الہیت ونبوۃ کے اور وہ لوگ گمراہ ہین کفار ہین اور اون کے باب مین امیر المومنین علیہ السلام نے حکم فرمایا اون کے قتل کا اور اونکو آگ سے جلانیکا = اور نیز اسی کتاب کے صـــ ۲۶۳ کی سطر آخر مین ہے اعتقادنا اے صدوق فی الغلاۃ المفوضۃ انہم کفار باللہ جل جلالہ وانہم شر من الیہود والنصاریٰ والمجوس یعنے اعتقاد صدوق علیہ الرحمہ کا غلاۃ اور مفوضہ مین یہ ہے تحقیق کہ وہ لوگ کفار ہین اور تحقیق کہ وہ لوگ بدتر ہین یہود ونصاریٰ ومجوس سے ۔

(باب دوم عدل مین)

عدل عبارت ہے ان امور کے علم سے جو افعال عامہ حق تعالیٰ کے طرف راجع ہوتا ہے

نسبت کرنے ساتھہ مکلفین کے دار دنیا میں امر و نواہی سے اور دار آخرت میں ثواب و عقاب
سے پس افعال حق تعالی متعلق ہوتے ہیں ساتھہ مکلفین کے دنیا میں بسبیل عدل
اس معنی سے کہ تکلیف نہیں دیتا ہے خداوند عالم اون کو مگر اوس چیز کی کہ وہ طاقت رکھتے
ہیں اون اعمال و افعال کی کہ جنمیں صلاح اور خیریت اونکی ہے اس طریقہ سے کہ جزا ئے عمل
اونکی زیادہ ہوتی ہے تکلیف طاعت میں اور بقدر فعل مکلف معصیت میں یعنی ثواب و
عقاب اون کا زیادہ ہوتا ہے فعل ماموریا منہی عنہ سے تا حاصل ہوئے فائدہ انکی
تکلیف و خلق کا کہ وہ عین منفعت انکی ہے اس واسطے کہ حق تعالی غنی مطلق ہے جمیع
امور سے پس فائدہ تکلیف کا لامحالہ راجع ہوگا طرف عباد مکلفین کے ::

(باب سوم نبوت میں)

جاننا چاہیے کہ جب حق تعالے غنی مطلق ہے اور محتاج کسی چیز کا نہیں پس خلق کیا
خلقت کو محض اپنے فضل و کرم سے اور چاہا کہ اونکو اپنی نعمت ہائے بیکران سے
متنعم فرمائے۔ پس تکلیف دی خلق کو بہ تکالیف عدیدہ کہ بسبب اوسکے مستحق
وصول نعمت ہوں اگر خداوند عالم اوامر و نواہی کی تکلیف نہ دیتا تو مکلفین کسی امر
کے مستحق نہ ہوتے اور اگر بدون عمل اون کو ثواب عطا فرماتا تو وہ عبث ہوتا
اور فعل عبث خداوند عالم سے واقع نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ وہ حکیم مطلق ہے اور
جو حکیم ہے اوس سے عبث سرزد نہیں ہوتا۔ لہذا خداوند عالم نے تکلیف دی اپنے
عباد کو اوامر و نواہی کی چونکہ خداوند عالم کو چشم ظاہر و باطن ادراک نہیں کر سکتی اور
کل خلق اسپر قادر بھی نہیں کہ حق تعالے سے اخذ احکام کرے اور اوس کے فیض
کو قبول کرے پس واجب ہوا کہ حق تعالے اختیار کرے خلق سے ایسے شخص قوی
کو کہ جو باعانت حق تعالے قادر ہو اخذ احکام پر اوس کے بیواسطہ تا پہنچائے اون چیزوں
کو طرف خلق کے کہ جنمیں اصلاح دین و آخرت ہو اور وہ وجود نبی ہے۔

پس جناب باری عزاسمہٗ نے انبیا و رسل کو مبعوث فرمایا تا وحسب مرضی خلاق عالم اپنی امتون کو احکام دین تعلیم فرمائین پس ہر امت مین یکے بعد دیگرے نبی یا رسول مبعوث ہوتے رہے تا آنکہ منتہی ہوی نبوت و رسالت طرف ہمارے پیغمبر کے اور آنحضرت آخر پیغمبران ہین اور نبوت اور رسالت آنحضرت پر ختم ہوگئی اب قیامت تک کوئی نبی یا رسول نہوگا آنحضرت کی ختم نبوت آیہ مجیدہ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولاکن رسول اللہ و خاتم النبین دال ہے یعنے نہین ہے محمد پدر کسی ایک تمہارے آدمیون سے ولاکن فرستادہ خدا اور آخر پیغمبران ہے خاتم النبین سے ختم ہونا نبوت صاف ظاہر ہے - آیہ مذکورہ مین خاتم جو بفتح ہے معنی اوس کا مہر وغیرہ کا ہے اس سے یہ خیال نہ کیا جاے کہ آنحضرت پر نبوت ختم نہین ہوی ہے اگر خاتم النبین مین لفظ خاتم بکسر تا ہوتا تو ختم کنندہ پیغمبران کا معنی ہوتا - ایسا خیال کرنا مناسب نہین کیونکہ قرآن مجید اعراب دیا ہوا تو نازل نہین ہوا - بلکہ قرآ سے حفص نے اسکو بفتح تا پڑھا ہے چنانچہ خاتم النبین کی تفسیر ملا فتح اللہ علیہ الرحمہ اپنی تفسیر مین باین عبارت تحریر فرمائین ہست ختم کنندہ پیغمبران یعنے آخر ایشان وحفص بفتح تا خواندہ یعنے محمد آنکسے است کہ مہر پیغمبران است بما و مہر نبوت تمام کردہ شدہ است باین معنی کہ نبوت ازو در نخواہد گذشت و بدیگرے بعد از و تعلق نخواہد گرفت و لہذا اولاد ذکور آنحضرت قبل از وفات او تشریف فنا چشیدند چہ اگر بعد از و فرزند بالغی میماند منصب نبوة لایق ادمی بود بجہت شرافت مرتبہ و مزیت رتبہ او بر سایر خلقان و در وقتے کہ ابراھیم در گذشت حضرت فرمود اگر زندہ میماند پیغمبری بود و در عیون الاجوبہ آوردہ کہ ختمیت بر کتابے بمہر اوست حق تعالے پیغمبر را مہر گفت وچون شرف تیز گواری کتاب بمہر آنست شرف جملہ انبیا منتہی بدان حضرت است چون کتاب را مہر کردند از خواندن اغیار محفوظ

شده و نبوت نبوی سمت اختتام یافت در نبوت بر غیر او بسته گشت مرویست که آنحضرت
امیر المومنین را خطاب کرد که یا علی انت منی بمنزلة هارون من موسی الا
انه لا نبی بعدی اے علی تو مین بمنزله هارونی از موسی الا آنست که بعد از
من پیغمبری نخواهد بود یعنے اگر جائز میبود که بعد از من پیغمبری باشد آن تو میبودی نه
غیر تو بجہت جامعیت فضل و عصمت ۔ ترجمہ اس عبارت فارسی کا یہ ہے کہ آنحضرت
ختم کرنیوالے پیغمبرون کے ہین یعنے آخر پیغمبران ہین اس معنی سے کہ نبوت
حضرت سے تجاوز نہ کریگی اور بعد آنحضرت کے کسی دوسرے سے اوس کا تعلق نہوگا
اس واسطے اولاد ذکور آنحضرت کی قبل از نبوت وفات آنحضرت انتقال فرمائی
اگر بعد آنحضرت کوئی فرزند بالغ رہتا تو منصب نبوت لایق اون کے ہوتا بسبب شرافت
مرتبہ و مزیت رتبہ اون کے تمام خلق پر جسوقت جناب ابراہیم فرزند آنحضرت نے
انتقال فرمایا تو آنحضرت نے ارشاد کیا اگر ابراہیم زندہ رہتا تو پیغمبر ہوتا اور عیون الاجوبہ
مین منقول ہے کہ خاتمیت ہر کتاب کی ساتہہ مہر کے ہے پس شرف تمام انبیا کا
نیز ساتھ آنحضرت کے ہے جب کتاب پر مہر لگگئی پڑہنے سے غیرون کے محفوظ ہوگی
اور نبوت بہی جبکہ سمت اختتام پائی دروازہ نبوت کا غیر پر بستہ ہوا مروی ہے
کہ آنحضرت نے امیر المومنین علیہ السلام سے خطاب فرمایا کہ یا علی تو مجہسے بمنزلہ ہارون
ہے مگر یہہ کہ بعد میرے کوئی پیغمبر نہوگا اگر جائز ہوتا کہ بعد میرے کوئی پیغمبر ہوئے تو
وہ پیغمبر تو ہوتا نہ غیر تیرا بسبب جامعیت فضل و عصمت وغیرہ کے ۔ اس تمام عبارت
تقریر مذکور سے مثل آفتاب نصف النہار کے روشن ہوتا ہے ۔ کہ آنحضرت پر نبوت
ختم ہوگئی دوسرا کوئی نبی نہ ہوگا اس لئے آنحضرت کے فرزند ارجمند ابراہیم علیہ السلام
کا انتقال ہوگیا ۔ کیونکہ وہ زندہ ہوتے تو بعد آنحضرت کے وہ پیغمبر ہوتے اور دروازہ
نبوت کا غیر آنحضرت پر بند ہوگیا عام ازین کہ وہ غیر آنحضرت کے قرابت قریبیہ بلکہ

اقرب ترین قرابت ہو مثل جناب امیر المومنین علیہ السلام کے یا وہ بغیر آنحضرت کے
اہلبیت و ذریت طاہرہ سے بالکل علیحدہ ہی ہو سب کیلئے دروازہ نبوت بند ہو گیا ہے
اسی لئے آنحضرت نے جناب امیر المومنین علیہ السلام ارشاد فرمایا کہ یا علی اگر جائز
ہوتا کہ کوئی پیغمبر میرے بعد ہو تو تم ہی پیغمبر ہوتے غرض ثابت ہوا کہ آنحضرت خاتم النبیین
یعنے ختم کنندہ پیغمبران ہیں ۔ اور نیز تفسیر صافی سورہ احزاب صفحہ ۴۲۴ سطر ۱۷ میں مرقوم
ہے خاتم النبیین و آخرہم الذی ختمہم او ختموا بہ علی اختلاف القرا
تین فیما من کلمۃ ان تختم بہ النبوۃ وکیف ینبغی لذا لہ ۔ خلاصہ ترجمہ
یہ ہے کہ آنحضرت آخر پیغمبران ہیں ایسے کہ سب اون کے تمام انبیا کی نبوت ختم
ہو گئی کبھی شان ہو گی اوس بزرگوار کی کہ جو لائق اس کے تھا کہ نبوت اسپر ختم کیجائے
جاننا چاہئے کہ حق تعالے ظاہر کرتا ہے ہاتھ پیغمبر مبعوث کے اوس امر اور اوس صفت
کو کہ جو خلاف عادت ہووے اور مطابق اوس کے دعوی کے اور معجز ہو کہ مثل اوس کے
ابنائے جنس پیغمبر سے واقع نہوتا تو وہ امر معجز دلیل ہو صدق دعوی پر اوس کے ۔ اور
شرائط پیغمبر کے یہ ہیں کہ صحیح النسب طاہر المولد مستقیم الخلقت صادق القول ہو اور
اتقی و ازہد و اعلم اہل زمان ہو اور قوی العمل و امر میں جمیع مردم سے ہو اور پاک ہو
جمیع حالات ردیہ خلقی و خلقی سے اور مبرا ہو جمیع خصایل رذیلہ و نقایص ظاہری و
باطنی سے اور معصوم ہو جمیع گناہان صغیرہ و کبیرہ سے قبل بعثت و بعد بعثت اول
عمر سے آخر عمر تک اور کمال عقل و ذکا و فطنت و عدم سہو و قوۃ الرائے و شہامت
و نجدت و عفو و شجاعت و کرم و سخاوت و جود و ایثار و عزت و رافت و رحمت
و تواضع وغیر ذلک رکہتا ہو جسوقت معنی نبوت و شرائط معلوم ہوئے تو پس
جاننا چاہئے کہ نبی اس امت کے محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن
عبد مناف صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس واسطے کہ آنحضرت نے ادعائے نبوت

کیا اور اظہار معجزات دعوت پر اپنے فرمایا اور معجزات آنحضرت کے کثرت سے ہین از انجملہ شق القمر ہے اور جاری ہونا پانی کا انگشتان مبارک سے اور سیر کرنا خلق کثیر کا طعام قلیل سے اور تسبیح کرنا سنگریزون کا بیچ دست مبارک آنحضرت ہین سوائے ان کے معجزہ آنحضرت قرآن عزیز بھی ہے اس قرآن مجید سے ہمارے برحق پیغمبر نے فصحا و بلغائے عرب سے معارضہ فرمایا پس فصحائے عرب کوچک ترین سورہ ہائے قرآن کے مثل سورہ لانیسے عاجز ہوئے اور اسلام کو بسبب حمیت جاہلیت کے قبول نہین کیا اور گوارہ کئے زخمہائے تیر و شمشیر کہانیکو اور آوارہ ہونیکو وطنون سے ساتہہ ذلت و خواری کے اکثر کفار عرب یہہ تمام ننگ و عار اور ہمیشہ جہنم ہین رہنے کو گوارہ کیا اور دفع پیغمبر پر ایک سورہ کوچک مثل قرآن لانے پر قادر نہو سکے اور یہہ معجزہ باقی ہے فنائی عالم تک اس لئے کہ نبوت آنحضرت کی بہی باقی ہے ہمارے پیغمبر سے کہ قطع کرتا ہے معاندین کی حجت کو ہر زمانہ ہین = جاننا چاہئے کہ عدد انبیا ایک لاکہہ چوبیس ہزار ہین اسی طرح اوصیا ہین اس ہین تین سو تیرہ رسول ہین چار نبی سریانی ہین آدم شیث نوح ادریس اور چار عرب سے ہین ہود صالح شعیب آنحضرت = اول نبی اسرائیل کے موسیٰ ہین آخر اون کے عیسیٰ اور بعد عیسیٰ چہہ سو نبی ہین اور ایک سو چار کتابین نازل ہوئین = حضرت شیث پر پچاس صحیفہ حضرت ادریس پر تیس حضرت ابراہیم پر بیس اور توریت و انجیل و زبور و فرقان پانچ پیغمبر اولو العزم ہین نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ و آنحضرت علیہم السلام اولو العزم وہ ہے کہ مشرق سے مغرب تک مبعوث ہو اونکو اولو العزم اس لئے کہتے ہین کہ اونہون نے سبقت کی اقرار کرتے ہین واسطے اللہ کے اور اقرار کیا ہر نبی کا جو اون کے بعد ہو یا قبل اور عزم کیا صبر کرنیمین تکذیب اور اذیت پر =

(باب چہارم امامت ہین)

جاننا چاہئے کہ امامت لغت ہین بمعنی تقدم ہے اور اصطلاح ہین وہ ریاست عامہ الہیہ ہے

جمیع مکلفین پر امور دین و دنیا مین بر نہج خلیفگی پیغمبر سے - جو شرائط و صفات پیغمبر
کے ہین وہی شرائط اور صفات امام کے بہی ہین مثل صحیح النسب و طاہر المولد
و صادق القول اور پاک ہونا جمیع گناہان صغیرہ و کبیرہ سے اول عمر سے آخر عمر تک
و غیر ذالک چنانچہ جناب علامہ حلی باب حادی عشر مین اور جناب فاضل مقداد شرح
باب حادی عشر مین انہین شرائط و صفات کے نظر کرتے قایل مساوات جناب امیر علیہ السلام
ہین ساتھ حضرت رسول کریم کے جیسا کہ کتاب مذکور کی فصل خامس مین مرقوم ہے
الامام بعد رسول اللہ علی ابن ابی طالب فی النص المتواتر عن
النبی و لانہ افضل بقولہ تعالی و انفسنا و انفسکم و مساوی
الافضل افضل لاحتیاج النبی الیہ فی المباہلۃ لانّ
الامام یجب ان یکون معصوما - اس عبارت سے ظاہر ہے کہ جناب
امیر علیہ السلام نفس رسول ہین اور حضرت رسول افضل ہین تمام امت سے اور حضرت
امیر المومنین ہم مساوی حضرت رسول ہین معصومیت مین جیسا لانّ الامام یجب ان
یکون معصوما - دال ہے لہذا جناب امیر علیہ السلام بہی افضل ہین تمام
امت سے اگر جناب علامہ موصوف من جمیع الوجوہ قائل مساوات ہوتے تو
کتاب مذکور کی فصل ۳۸ سطر ۱۹ مین یہ عبارت نہ لکھتے انہ کان شدید
الحدس و الذکاء و الحرص علی التعلم و دائم المصاحبۃ
للرسول الذی ہو الکامل المطلق بعد اللہ تعالی و کان
شدید المحبۃ و الحرص علی تعلیمہ یعنی جناب امیر المومنین شدید
الحدس و ذکا تھے اور علم حاصل کرنے مین حریص تھے اور ہمیشہ صحبت
رسول مین رہتے تھے اور آنحضرت جناب امیر علیہ السلام کو شدت
سے دوست رکھتے تھے اور جناب امیر علیہ السلام کو تعلیم کرنے مین

آنحضرت بہی حریص تھے ؞ اورشرح باب حادی عشر مطبوعہ نولکشور صـ۳۳ سطر ۱۹ فصل سادس بحث امامت میں شارح فرماتے ہیں اقول ہذا بحث وھو بحث ۲ الامامت من توابع النبوۃ و فرع وعنہا اس عبارت سے نیز کہلق الصبح روشن ہے کہ نبوت آنحضرت اصل ہے اور امامت جناب شاہ ولایت اوسکی فرع ہے اور جناب مقدس اردبیلی کتاب حدیقۃ الشیعہ میں صـ۳۳۱ سطر ۱۲ تفسیر آیۂ مباہلہ میں فرماتے ہیں جسکی عبارت یہ ہے حق تعالی بہ پیغمبر خود فرمود کہ درمباہلہ فرزندان وزنان ونفس راطلب نماید معلوم است مراد حق تعالے از نفس خود نفس نفیس خود پیغمبر نبود چرا کہ فرمودہ شما بخوانید انفس خود را او مانخوانیم نفسہاے خود را وبہ یقین کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم از زنان بہ فاطمہ واز فرزندان بہ حسنین از کسے نفس پیغمبر نتواند بود بجز حضرت علی علیہ السلام اختصار نمود اس کے بعد کتاب مذکور میں جناب مقدس موصوف تحریر کرتے ہیں کہ مراد کیست کہ مساوی پیغمبر باشد بہ جمیع صفات بغیر از نبوت مثل او تواند بود. یعنے کون شخص ہے کہ مساوی پیغمبر کے ہوئے جمیع صفات میں بغیر نبوت کے اور مثل اوس کے ہوسکے اس عبارت واضحہ سے واضح ہے کہ جناب امیر علیہ السلام جمیع صفات میں مساوی پیغمبر کے ہیں بغیر نبوت کے اور نیز اسی کتاب کے صـ۲۴ سطر ۳ میں معنی مساوات کو بہی تحریر فرماتے ہیں مساوات کنایہ است از نہایت اختصاص وقرب ومحبت چہ ہرگاہ میان دوکس محبت بہ مرتبہ کمال رسید میگویند کہ ہر دو یکجا اندو اتحاد بہم رسانیدہ اند اگرچہ بحسب صورت دوئی وجدائی درمیان باشد ونہایت انچہ ازین اتحاد لازم آید مساوی بودن درہر مرتبہ درجہ است نہ درنبوت حاصل یہہ کہ مساوات کنایہ ہے نہایت اختصاص وقرب ومحبت سے اور اس اتحاد سے جو کچہہ لازم آتا ہے وہ مساوی ہونا مرتبہ میں درجہ میں نہ نبوت میں جناب مقدس اردبیلی اعلی اللہ مقامہ کی نیز تمام عبارت مذکورہ

جناب امیر و دیگر ائمہ ہدی علیہم السلام ہر طرح سے نبوت سے مستثنی ہیں اور باب
نبوت بیہ واضح و لائح ہو کہ جناب ائمہ ہدی علیہم السلام کے انبیا ہونے پر
احادیث صحیحہ متواترہ و روایات مستندہ متوافرہ کتب معتبرہ متداولہ مثل اصول کافی
و شرح اصول کافی و جلد سابع و ثانی بحار الانوار وغیرہ میں موجود ہیں انشاء اللہ
تعالی آئندہ بر موقع مذکور ہونگے اگر ولایا نفی نبوت کو بسبب ماموریت تقیہ و آل محمد علیہم السلام
علیہم السلام ناس بقدر عقول خشان کی ان تقیہ میں ہم محمل کریں تو قطعاً نادرست ہے اس
لئے کہ انبیا مبعوث برسالت و نبوت ہیں تو انتفائے نبوت جائز نہیں الی دم وفات
اخفائے نبوت و رسالت سے انبیا کی بعثت ہی عبث ہو جائیگی چنانچہ انبیا گذشتہ
کو مقابل میں کفار کے کیا کیا خوف جان و مال و عزت رہتا تھا مگر اس پر بھی
کبھی اخفائے نبوت و رسالت نہیں فرمایا ہر چند اظہار نبوت میں قتل ہوگئے ۔
چنانچہ حضرت جرجیس پیغمبر کس سختی سے کئی بار قتل کئے گئے اور اسیطرح
حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈال دئے گئے اور زکریا آرہ سے چیرے گئے
اور حضرت یحیی قتل ہوئے اور دیگر انبیا علی ہذا دار دنیا میں بسبب اظہار نبوت
بہت مصیبتوں میں مبتلا ہوئے مگر دعوی نبوت اور ہدایت سے باز نہیں آئے اور ہمارے
پیغمبر حق تو بعد اظہار سے بدرجہا زیادہ مصیبتوں اور آفتوں میں مبتلا ہوئے لاکن
اپنی نبوت و رسالت کو کبھی حضرت نے مبعوث ہو کر مخفی نرکھی تن تنہا بدون اعوان
و انصار دعوت اسلام فرماتے تھے اور کفار حضرت کو انواع و اقسام کی اذیتیں پہنچاتے
تھے چنانچہ ابوجہل وغیرہ کی ایذا رسانی کتب سیر وغیرہ سے ظاہر ہے تو کلام مقصود
مقبول ناس اظہار نبوت و رسالت میں بلکہ اظہار امامت میں بے معنی ہے اس لئے
کبھی انبیا نہیں ہوا کہ آنحضرت سے نبوت و رسالت دریافت کیگئی ہو اور آپ
نے تقیتہ انکار فرمایا ہو اور نیز جناب ائمہ ہدی علیہم السلام باوجود مصیبتوں میں

مبتلا ہونے کے کبھی اپنی امامت سے انکار نہیں فرمایا چنانچہ جناب امام زین العابدین
روحی و روح العالمین لہ الفداء باوجودیکہ اس کے کہ پا بہ زنجیر تھے اور سب اہل بیت
طاہرین کے مقید بقید شدید تھے مگر دربار ابن زیاد و دربار یزید میں اپنی اور اپنے
پدر بزرگوار اور اپنے جد نامدار حیدر کرار کی امامت کی نسبت احتجاج فرمایا ہے
جیسا کہ حضرت کے خطبوں وغیرہ سے جو کتب احادیث و تواریخ میں درج ہیں ظاہر
ہے اگر ہم کہیں کہ اظہار امامت میں جناب امیر مہدی نے تقیہ نہیں فرمایا نبوت و
رسالت میں تقیہ فرمایا تو یہ بڑی تعجب کی بات ہے کہ امیر مہدی علیہ السلام نے تا دم
شہادت از روئے تقیہ اظہار نبوت و رسالت نہیں فرمایا یعنی سب انبیاء اطہار
علیہم السلام نے تقیتاً اپنی نبوت و رسالت جس کا اظہار واجب لازم تھا خاص و
عام سے تا دم وفات مخفی رکھی تو پھر ہم کو کیونکر معلوم ہوا کہ امیر مہدی انبیاء و
و رسل ہیں = اگر ہم یہ خیال کریں کہ جناب امیر مہدی نبوت سے بالاتر مرتبہ رکھتے
ہیں اور مرتبہ نبوت مفضول اس مرتبہ کا ہے پھر جناب امیر مہدی کیوں دائرہ
نبوت میں داخل ہے تامل سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان دونوں میں ملازمہ نہیں ہے
اس لئے اصحاب جناب امام حسین علیہ السلام کا مرتبہ حضرت سلمان و ابوذر
وغیرہ سے بالاتر ہے چونکہ خود جناب امام حسینؑ فرماتے ہیں کہ میں اپنے
اصحاب سے بہتر کسی کے اصحاب کو نہیں دیکھتا ہوں پس اس سے ثابت
ہے کہ شہدائے کربلا جو غیر بنی ہاشم ہیں وہ سلمان و ابوذر سے افضل ہیں
اور پیغمبر خدا فرماتے ہیں کہ السلمان منا اہل البیت اور حضرت سلمان
اوصیائے حضرت عیسیٰ سے ہیں اور معصوم ہیں پس نظر بر آن لازم آتا ہے
کہ جو دارائے مرتبہ بالاتر ہو وہ ضرور دارائے مرتبہ منا اہل البیت اور
دارائے معصومیت ہو حالانکہ اصحاب جناب امام حسینؑ جیسے ابن مظاہر

وسلم اپن عوسجہ وغیرہ نہ مصداق منا اہل البیت ہیں نہ معصوم ہیں اور نہ اون
کی شان میں معصوم سے حدیث منا اہل البیت آئی ہے =
جناب علامہ مجلسی جلد سابع بحار میں باب ان الائمة فی الفضل والطاعات
ما جری لرسول اللہ وانہم فی الفضل سواء میں تحریر فرماتے ہیں
ترجمہ اوس کا یہ ہے کہ جاری ہوئی واسطے جناب ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کے
فضل و طاعات سے وہ چیز جو جاری ہوئی واسطے جناب رسول اللہ کے بتحقیق
کہ تمام ائمہ فضل میں برابر ہیں اور اسی باب میں ہے کہ فرمایا جناب امیر المومنین
علیہ السلام نے لقد حملت مثل حمولة محمد من حملی العلم
والایمان والکمالات وتکلیف ہدایت الخلق وتبلیغ رسالات
حاصل ترجمہ یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے جناب امیر المومنین پر علم اور ایمان کمالات
اور تکلیف ہدایت خلق تبلیغ رسالات کا بار فرمایا یعنی حضرت امیر علیہ السلام مثل
حضرت محمد اس بار مذکور کے حامل ہیں مجلسی اسی باب کے صفحہ ۲۶۶ میں تحریر
فرماتے ہیں کہ لقد حملت فلعلہا علیہ السلام ما حمله الله علیه
من ریاسة الخلق وهدایتهم وولایتهم یعنی تشبیہ دی جناب امیر
علیہ السلام نے اوس بار کو ریاست خلق اور ہدایت اور ولایت سے اسی باب
میں دوسری حدیث ہے کہ فرمایا جناب امیر علیہ السلام نے انی واياه
لعلی السبیل الواحد الا انه المدعو باسمه حاصل ترجمہ یہ ہے
کہ میں اور حضرت رسول اللہ ایک سبیل پر ہیں مگر یہ کہ بتحقیق کہ وہ مدعو اپنے
اسم کیا گیا ہے اس حدیث کی نسبت مجلسی فرماتے ہیں انا شریک له
فی جمیع الکمالات ولا فرق بیننا وبینه الا انه مسمی باسمه غیر
انا مسمی یعنے میں شریک ہوں حضرت رسول کا جمیع کمالات میں اور کوئی

فرق نہین درمیان میرے اور اون کے مگر یہ کہ وہ نام رکھے گئے ہین اپنے اسم سے جو غیر نام میرے ہے ۃ مسمی باسم غیری اور مدعو باسمہ کی شرح مین جناب مجلسی سابع بحار صـ۲۶۶ مین فرماتے ہین ولقد حملت علی مثل حمولتہ ای حملنی اللہ تعالی مثل ما حملہ علیہ من الامور التی توجب الوصول الی اقصی منازل الکرامۃ من الخلافۃ والامامۃ۔ یکون المراد بالاسم وصف النبوۃ اذ المعنی انہ دعاہ اللہ فی القرآن بہ ولم یدعنی والاظہر۔ یعنی مثل حضرت رسولؐ حضرت علی علیہ السلام پر جس چیز کو خداوند عالم نے فرمایا وہ بار وہ امور ہین کہ واجب ہوتا ہے پہنچنا جنسے طرف انتہا سے منازل کرامت کے خلافت و امامت سے اور مراد اوس اسم سے وصف نبوت سے جو مدعو باسمہ مین اسم ہے یا یہ کہ اللہ جل شانہ نے آنحضرت کو اون کے اسم سے پکارا ہے قرآن مجید مین اور جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین ولم یدعنی یعنے مجھے نہین پکارا ہے یہ دو معنی جو الا انہ المدعو باسمہ کے مذکور ہوئے جناب مجلسی فرماتے ہین ان دونون مین معنی اول اظہر ہے یعنے وصف نبوت ۃ مخفی نرہے کہ آیات کثیرہ و احادیث متواترہ فضایل و مناقب آل محمد علیہم السلام مین وارد ہین بلکہ معصوم ارشاد فرماتے ہین کہ ربع قرآن مجید ہمارے فضایل مین ہے منجملہ اون کے یہان چند آیات و احادیث تیمنا و تبرکا لکھی جاتی ہین ۃ

(آیہ سورہ احزاب)

ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ۃ تحقیق اللہ اور اوس کے ملائکہ صلوٰۃ بھیجتے ہین اوپر نبیؐ کے اے وہ لوگ جو ایمان لائے صلوٰۃ بھیجو تم اوپر نبی کے اور سلام جو حق ہے سلام بھیجنے

اس آیہ مجیدہ سے کمال فضیلت جناب رسالتمآب اور اون کے اہل بیت علیہم
السلام کی ظاہر ہے آدمیون سے بڑھکر فرشتے اور اون سے بہی زیادہ یہ ہے
کہ خود خداوند عالم درود بہیجتا ہے = جب یہ آیت عالی رایت نازل ہوئی تو اصحاب
نے عرض کی یا حضرت ہم سلام کو تو جانتے ہین و لاکن کیف نصلی علیک
یعنی کسطرح صلوات بہیجین ہم آپ نے فرمایا اسطرح کہو اللہم صل علی محمد و آل
محمد کما صلیت و بارکت علی ابراھیم و آل ابراھیم انک حمید مجید
تفسیر مجمع البیان مین تین باتین ہین [illegible] صلوات اہلبیت کو حضرت رسول سے ملا
لائی ہے اور بعض کتب شیعہ مین [illegible] ہے کہ ایک تو سلام [illegible]
طہارت مین تسبیح [illegible] حرام ہونے مین پانچوین درود
مین غرض اس پر اتفاق ہے کہ صلوۃ بہیجنا [illegible] حضرت رسول پر واجب ہے
ویسا ہی اہل بیت رسول پر ہے اس آیہ مجیدہ سے بسبب ظاہر خیال پیدا ہوتا ہے
کہ صلوۃ مختص بنبی ہے اور لفظ نبی عام ہے جو شامل ہے جناب محمد و
آل محمد علیہم السلام کو لہذا آل محمد بہی انبیا ہین کیونکہ آنحضرت معصوم ہین جمیع
اقوال و افعال مین لا اقل معصوم ہین تبلیغ احکام مین اور یہ حکم بہی آنحضرت
کی تبلیغ سے ہے کہ منزل علیہ کو بدون تغیر تبلیغ کرین اگر معنی نبی منحصر ہو
حضرت محمد مین تو آنحضرت کا اضافہ کرنا صلوۃ مین آل محمد کو بیشک تغیر ہے مگر
یہ کہ لفظ نبی عام لیا جائے محمد و آل محمد سے تو اسوقت آل پر صلوۃ بہیجنا صحیح
ہوگا اور خلاف آیہ مجیدہ وما ینطق عن الھوی الخ کے لازم نہ آئیگا یہ خیال
قطعاً نادرست ہے اس لئے کہ جب لفظ نبی عام لیا جائے تو لفظ النبی کل
ہو جائیگا جسمین کل افراد انبیا داخل ہون گے اور صلوۃ مین شامل ہون گے
اور یہ خلاف مقصود خداوند عالم ہے کیونکہ آیہ صلوۃ مین خداوند عالم اور اوسکے

ملائکہ جو صلوٰۃ بھیجتے ہیں وہ صلوٰۃ خاص حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
پر ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ لفظ النبی عام نہیں بلکہ خاص ہے چونکہ معرف
باللام ہے جس سے آنحضرت کی ذات پاک مراد ہے رہا یہ امر کہ آنحضرت نے
جو اپنی آل اطہر کو شریک صلوٰۃ فرمایا ہے اس سے منزل علیہ میں تغیر پیدا ہوتا ہے،
ظاہر ایسا ہی معلوم ہوتا ہے مگر عند العقل ہرگز اس سے منزل علیہ میں تغیر نہیں ہوتا اس لئے النبی
کی تفسیر آنحضرت نے اپنی ذات مقدس سے فرمائی ہے اگر النبی کی تفسیر سلمان اور ابو ذر رضی اللہ عنہما
سے فرماتے تو بیشک تغیر ہوتا اور اپنی آل امجاد کو جو آنحضرت کے صلوٰۃ میں اضافہ
فرمایا ہے یہ بنظر اعزاز و اختصاص بحکم خداوند عالم ہے اس لئے کہ جب اہل
اسلام کے نزدیک یہ امر مسلم ہے کہ آنحضرت کوئی بات بدون وحی خداوند
عالم نہیں فرماتے تھے جیسا کہ خود جناب احدیت الٰہی ارشاد فرماتا ہے وما
ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ پس جب آنحضرت نے بحکم خداوند عالم
آل امجاد کو صلوٰۃ میں اضافہ فرمایا تو یہ موافق آیہ کریمہ مذکورہ ہوا نہ مخالف آیہ ما
ینطق عن الھویٰ الخ الحاصل آل محمد علیہم السلام شریک صلوٰۃ ہونے سے ساتھ نبی مکرم کے
لازم نہیں آتا کہ انبیا ہو جائیں اگر ایسا ہی ہو تو صدقہ کے حرام ہونے میں جملہ سادات
بنی ہاشم شریک پیغمبر حق ہیں کیا جملہ سادات بھی اس شرکت سے پیغمبر ہو جائیں
گے ہرگز نہیں فتدبروا ولا تغفلوا۔

(آیہ نمبر ۷ سورہ حدید)

ولقد ارسلنا نوحًا وابراھیم وجعلنا فی ذریتھما النبوۃ والکتاب فمنھم
مھتد وکثیر منھم فاسقون ۔ بہ تحقیق ہم نے بھیجے نوح اور ابراہیم
اور قرار دی ہم نے ذریت میں اون کی نبوت و کتاب کو پس بعض اون میں سے
ہدایت یافتہ ہیں اور اکثر اون سے فاسق ہیں آیہ مجیدہ مذکورۃ الصدر میں

نبوت کو خداوند عالم نے ذریت نوح و ابراہیم مین جو مہتدی ہین قرار دی ہے اس سے یہ خیال نہ کیا جائے کہ جو ذریت ابراہیم مین ہون اور مہتدی ہون وہ انبیا رہو یئن اس لیئے کہ ذریت ابراہیم کے ہونا اور مہتدی ہونے کو نبی ہونا ضرور نہین - بلکہ بعد نوح پیغمبر جو نبی ہو اسے ضرور ہے کہ وہ ذریت ابراہیم سے اور مہتدی کیونکہ ان دونوںمین عموم و خصوص مطلق کے نسبت ہی نہ تساوی کی اگر ایسا ہی ہو تو لازم آئیگا کہ جناب ایمہ ہدی علیہم السلام انبیا ہون اور آئمہ معصومین ہی پر کیا موقوف بلکہ حضرت عبد المطلب اور حضرت عبد اللہ اور حضرت ابو طالب علیہم السلام یہہ سب بزرگ وار ذریت ابراہیم سے ہین اور مہتدی بھی ہین پس یہہ سب بدرجہ اولی انبیا ہو سکتے ہین کیونکہ جناب ایمہ ہدا کے اباد و اجداد ہین اور سوائے حسنین علیہما السلام دیگر اولاد جناب امیر المومنین علیہ السلام مثل جناب عباس اور محمد حنفیہ وغیرہ اور جناب علی اکبر اور جناب قاسم علیہم السلام یہ بھی سب کے سب مہتدی ہین اور ذریت ابراہیم سے بھی ہین حالانکہ ان بزرگوارون سے کوئی بھی نبی نہین ۔ اور نیز حدیث کنت نبیاً و آدم بین الماء والطین یعنی جناب رسالت مآب فرماتے ہین کہ تہا مین پیغمبر دران حالے کہ آدم آب و گل مین تہے اس سے بھی ہم اپنے ذہن کو پریشان نہ کرین کہ وہ نور محمدی جو متصف بالنبوت تھا وہ نور مقدس منتقل ہوتا ہوا حضرت عبد المطلب تک پہنچا وہان سے دو نصف ہوکر نصف صلب عبد اللہ مین اور نصف صلب ابو طالب مین منتقل ہوا حضرت عبد اللہ سے جناب ختمی مآب اور حضرت ابو طالب سے جناب ولایت مآب پیدا ہوئے پس یہہ امر خلاف عدل خداوند عالم ہے کہ ایک نور متصف بالنبوت تہا اوس کے دو حصے ہوئے نصف کو نبوت و رسالت اور دوسرے نصف کو فقط امامت و ولایت عطا ہوئی اسطرح کے

خیالات ونسبتا ورعقل مستفاد سے کام لیا جائے تو مثل آفتاب روشن ہوجائگا
کہ یہ امر خلاف عدل خداوند عالم ہرگز نہین ہے اس لئے کہ عدل جناب باریتعالی
کے یہ معنی نہین ہے کہ ایک شخص کو جیسا پیدا کیا اور جو کچھ اوسے عطا فرمایا
دوسرے تمام بندون کو بھی اُسیطرح پیدا فرمائے اور عطا فرمائے اگر یہی
معنی عدل خداوند عالم ہے تو لازم آئیگا کہ جتنے بندے ہین سب انبیا ہوجاتین
کیا معنی کہ بعض بندونکو انبیا رکیا اور بعضون کو امت نظر برآن یہ بھی
خلاف عدل ہے کیونکہ عبدیت مین سب مساوی ہین = بلکہ کل کائنات انبیا
ہو جائے اس لئے کہ خلاق عالم نے جب نور محمدی کو پیدا فرمایا اوسی وقت
سے وہ نور محمد مصطفوی متصف بالنبوت تھا اور تمام کائنات اوسی نور محمدی
سے پیدا ہوئی جیسا اکثر کتب احادیث سے ثابت ہے بناءً علیہ سب کائنات
کو انبیا ہونا چاہئیے ورنہ خلاف عدل خداوند عالم ہوتا ہے - یہ معنی عدل
خداوند عالم نہین بلکہ عدل خداوند عالم کا یہ معنی ہے کہ وہ متعلق ہوتا ہے
افعال عباد سے نہ افعال باریتعالی سے جیسا کہ بحث عدل مین علما نے
لکھا ہے اور نیز کتاب ہذا کے باب دوم مین مرقوم ہے: من شاء
فلیرجع الیہ =

(آیہ نمبر ۳ سورہ صافات)

سلٰمٌ علیٰ آل یاسین - آل یسین سے مراد آل محمد علیہم السلام ہے
یہ آیہ کریمہ اہلبیت کے کمال فضیلت پر دلالت کرتی ہے چنانچہ جلد سابع
بحار ۳۵ سطر ۲۲ مین جناب مجلسی تحریر فرماتے ہین قال السید نور اللہ
الشوستری نور اللہ ضریحہ فی آیات متفرقۃ من

هذه السورة عدة من الانبياء بالسلام فقال سلام على نوح
في العالمين وسلام على ابراهيم وسلام على ابراهيم وسلام
على موسى وهارون ثم قال سلام على آل ياسين ثم ختم السورة
بقوله سلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين ومن البين
ان السلام عليهم منفرداً في اثناء السلام على الانبياء و
المرسلين دال على انهم على كونهم في درجة الانبياء والمرسلين
ومن هو في درجتهم لا يكون الا اماماً معصوماً فيكون نصاً
في الامامة ولا اقل من كونه نصاً في الافضلية ؞

خلاصہ ترجمہ عبارت مذکورہ کا یہ ہے کہ خداوند عالم نے فرداً فرداً انبیاء علیہم السلام
پر سلام فرمایا ہے اور اثنائے سلام انبیاء و مرسلین میں آل یٰسین پر بھی
سلام فرمایا ہے مراد آل یٰسین سے آل محمد ہیں مجلسی فرماتے ہیں کہ
اثنائے سلام انبیاء و مرسلین میں آل یٰسین پر سلام فرمانا دلالت صریحہ ہے
اوپر ہونے جناب آل محمدؐ کے درجہ انبیاء و مرسلین میں اور درجہ انبیاء میں
جو شخص ہو وہ نہیں ہوتا مگر امام معصوم پس یہ نص ہے امامت میں لا اقل
نص ہے افضلیت میں ؞ بنا علی ہذا مجالس ناسون میں جناب امام رضا علیہ
السلام نے اسی آیہ سلام علی آل یٰسین سے احتجاج فرما کر اپنی معصومیت
و امامت و افضلیت ثابت فرمائی ہے اس آیہ سلام علی آل یٰسین سے یہ
خیال نہ کیا جائے کہ جناب ائمہ ہدیٰ بھی انبیاء ہیں کیونکہ خداوند عالم نے انبیاء پر سلام
فرمایا ہے اور آل محمد پر بھی سلام فرمایا ہے پس آل محمد انبیاء ہیں ؞ یہ خیال
درست نہیں بلکہ حسب تحریر جناب مجلسی و سید نور اللہ شوستری آیہ مذکورہ سے
ائمہ اطہار کی امامت و معصومیت و افضلیت ثابت ہوتی ہے نہ نبوت

ورسالت - فافہموا واحفظوا =

آیہ منبر ہیں پنجم سورۃ النساء

ام یحسدون الناس علی ما آتاہم اللہ من فضلہ فقد آتینا آل ابراہیم الکتاب والحکمۃ و آتیناہم ملکاً عظیماً =

یعنے کیا وہ لوگ اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ نے اونہیں اپنا فضل و رحمت عطا فرمایا ان سے حسد کرتے ہیں = پس بیشک ہم نے آل ابراہیم کو کتاب دی اور حکمت (پیغمبری) دی اور اونہیں آل ابراہیم کو ملک عظیم عطا فرمایا کتاب کافی اور تفسیر عیاشی میں امام محمد باقر علیہم السلام سے منقول ہے کہ آل ابراہیم میں امور کتاب اور حکمت کو منظور کرتے ہیں اور آل محمد میں کتاب اور حکمت کا حسد کرتے ہیں = تفسیر مجمع البیان مطبوعہ ایران صفحہ ۲۴۴ سطر ۲۳ آیہ مذکورۃ الصدر کے باب میں مذکور ہے المراد بالناس النبی عن ابی جعفر = المراد بالفضل فیہ النبوۃ و فی آلہ الامامۃ = ملکاً عظیماً مراد النبوۃ - یعنے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے تفسیر آیہ مذکورہ میں منقول ہے کہ ناس جنپر حسد کرتے ہیں مراد ذات نبی ہے اور مراد فضل سے نبوت ہے آنحضرت کی اور امامت آل اطہر کی ہے اور ملک عظیم سے نیز مراد نبوت ہے جلد سابع بحار صفحہ ۷۶ سطر ۲۸ میں ملک سے مراد فہم الائمہ ہے = اور نیز کتاب مذکور میں مرقوم ہے کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق نے آیہ مذکورہ میں کتاب نبوت ہے = اور حکمت فہم و علم ہے اور ملک عظیم طاعت مفروضہ ہے اور نیز جلد سابع بحار صفحہ ۶۹ سطر ۱۹ باب وجوب طاعتہم

میں یہ عبارت لکھی ہوئی ہے وانہما المعنی الملک العظیم قال
الطبرسی رحمہ و اختلف فی معنی الناس ہنا فقیل اراد
بہ النبی حسدوہ علی ما اعطاہ اللہ من النبوۃ واباحۃ
تسعۃ نسوۃ ومیلہ الیہن ۔ یعنی علامہ مجلسی فرماتے ہیں کہ کہا طبرسی رح
نے کہ معنی ناس میں اختلاف ہے بعض نے کہا کہ ناس سے مراد نبی ہیں کہ
حسد کیا مردم نے اوس چیز پر کہ اللہ نے عطا فرمائی آنحضرت کو نبوت
سے اور آنحضرت کیلئے نو بی بیاں مباح ہوئیں اور نیز اسی کتاب اور
اسی باب کے صفحہ ۱۱ میں علامہ مجلسی تحریر فرماتے ہیں عن برید
العجلی عن ابی جعفر فی قول اللہ تبارک و تعالیٰ :
فقد آتینا آل ابراہیم الخ فجعلنا منہم الرسل والانبیاء
والائمۃ فکیف یقرون فی آل ابراہیم و ینکرون فی آل محمد
یعنی جناب امام محمد باقر سے تفسیر آیہ مذکورہ فقد آتینا آل ابراہیم کی
فجعلنا منہم الرسل تا آخر منقول ہے کہ فرمایا خداوند عالم نے بیشک دئیے ہم آل ابراہیم سے
بعض کو رسل اور بعض کو انبیا اور بعض کو ائمہ پس کیسا اقرار کرتے ہیں آل ابراہیم میں یعنی رسل
اور انبیاء ہونیکا اور انکار کرتے ہیں آل محمد میں ائمہ ہونے سے
اور نیز تفسیر میں اسی آیہ کی اسی باب کے صفحہ ۳ میں ہے کہ برید بن
معویہ حضرت محمد امام باقر سے روایت کرتا ہے کہ فرمایا اوس جناب
نے فنحن المحسودون ما آتانا اللہ من الامامۃ دون
خلق اللہ جمیعا یعنی پس ہم محسود ہیں اوس چیز پر کہ دیا ہمکو
اللہ نے امامت سے اس آیہ مذکورہ کی تفسیر و تصریح خود خود امام
علیہ السلام نے فرمائی ہے کہ تعلق الفصح ۔ روشن ہے کہ ائمہ

ہدی امام ہیں آیتِ کریمہ سے یہ خیال نکیا جائے کہ امام علیہ السلام استعجاب اور استدلال فرماتے ہیں کہ آلِ ابراہیم سے مراتب میں کم ہیں وہ توسل اور انبیاء اور ائمہ ہوں اور ہم نہوں یہ خیال قطعاً نادرست ہے اس لئے کہ امام علیہ السلام اپنی امامت کے نسبت استعجاب فرماتے ہیں نہ نبوت و رسالت کیلئے کیونکہ خود فرماتے ہیں فنحن المحسودون علی ما آتانا اللہ من الامامۃ کما تقدم بروالا تغفل ۔

(آیت نور نمبر ۵ سورہ نور)

اللہ نور السموٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح فی زجاجۃ کانہا کوکب دری توقد من شجرۃ مبارکۃ زیتونۃ لا شرقیۃ ولا غربیۃ یکاد زیتہا یضیٔ ولو لم تمسسہ نار نور علیٰ نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء ۔ یعنے اللہ نور ہے آسمان کا اور زمین کا مثال اوس کے نور کے مانند روشندان کے ہے اور وہ ایسا ہے کہ اوسمیں چراغ ہے نہایت روشن وہ چراغ شیشہ میں ہے ۔ وہ شیشہ نہایت صاف ہے گویا کہ وہ ایک ستارہ ہے بڑا چمکنے والا تفسیر عمدۃ البیان میں مرقوم ہے کہ فرمایا جناب امام علیہ السلام نے کہ مراد نور سے ہادی ہے یعنے ہدایت کرنیوالا اہل آسمان اور زمین کا یہ بر سبیل تشبیہ ہے بعضے کہتے ہیں کہ نور بمعنی منور ہے بمعنی اسم فاعل اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد نور سے مزین ہے یعنے آراستہ کرنیوالا آسمانوں اور زمین کا ہے کیونکہ خدا تعالےٰ حقیقت میں نور نہیں ہو سکتا کہ نور حادث ہے اور جسم ہے اور خداوند عالم اس سے پاک ہے بعضے کہتے ہیں کہ مضاف

نور کا محذوف ہے کہ اصل مین ذو نور ہے یعنے صاحب نور آسمانون اور زمین کا
آیہ کریمہ مذکورہ کی تفسیر مین اقوال کثیرہ ہین کتاب شرح اصول کافی مطبوعہ
نولکشور باب سیزدہم باب ان الائمۃ علیہم السلام نور اللہ عزوجل صفحہ ۹۱
سطر ۹ مین جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مراد مشکواۃ
سے حضرت فاطمہ ہین مراد مصباح سے جناب امام حسنؑ مراد زجاجہ سے جناب
امام حسین علیہما السلام ہین کوکب دری سے نیز جناب فاطمۂ زہرا علیہا السلام
مراد ہین = اور تفسیر مجمع البیان کے صفحہ ۱۶۳ سطر آخر مین مرقوم ہے اس مشبہ
اور مشبہ بہ مین اقوال مختلف ہین بعضے کہتے ہین کہ خدا تعالے نے یہ مثال
اپنے پیغمبر کے واسطے دی ہے کہ روشندان تمثیل سینہ حضرت کا ہے اور شیشہ
دل آنحضرت کا ہے اور چراغ اوس مین نبوت ہے نہ شرقی ہے نہ غربی ہے
قریب ہی کہ خوبیان محمدؐ کے ظاہر ہون پہلے اس سے کہ اون پر وحی کیجائے
نور اوپر نور کے یعنے پیغمبر نسل سے پیغمبر کے اور بعضے کہتے ہین کہ روشندان
تو عبد المطلب ہین اور شیشہ عبد اللہ ہین اور چراغ پیغمبر خدا ہین کہ نہ شرقی ہین
نہ غربی ہے بلکہ مکی ہے اس لئے کہ مکہ وسط دنیا مین ہے = اور حضرت
امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ نور علم کا سینہ مین نبیؐ کے ہے کہ وہ چراغ ہے
اور چراغ شیشہ مین ہے اور شیشہ سینہ علیؑ کا ہے یعنے ہو گیا ہے
علم نبیؐ کا سینہ مین علیؑ کے کہ تعلیم کیا ہے اوسکو نبی نے = اس بیان
سے یہ خیال نہ کیا جائے کہ جس کے دل مین پیغمبری ہو وہ نبیؐ ہے
یعنے علم نبیؐ جو حضرت علیؑ کے دل مین منتقل ہو گیا ہے پس حضرت علیؑ
پیغمبر ہو گئے حالانکہ ایسا نہین = کیونکہ پیغمبر بلا واسطہ بشر ہوتا ہے ؏

(آیہ نمبر ۶ سورہ بقر)

افکلما جاءکم رسول بما لا تھوی انفسکم استکبرتم ففریقا کذبتم وفریقا تقتلون یعنی پس اگر آئے تمہارے پاس محمد ساتھہ اوس چیز کے یعنے ساتھہ موالات علی کے نہیں چاہتے ہین تمہارے نفس سرکشی کی تم نے پس ایک فریق کی تکذیب کی تمنے آل محمد سے اور دوسرے فریق کو قتل کروگے تم اس آیہ کریمہ کے متعلق جلد سابع بحار باب جوامع تاویل صفحہ ۱۵۵ سطر ۵ مین مرقوم ہے عن جابر عن ابی جعفر قال ابو جعفر ذلک مثل موسی و الرسل من بعدہ و عیسی صلوٰۃ اللہ علیہ ضرب لامۃ محمد فقال اللہ لہم فان جاءکم محمد بما لا تھوی انفسکم بموالاۃ علی استکبرتم ففریقا من آل محمد کذبتم و فریقا تقتلون فذلک تفسیرہا فی الباطن بیان علی ھذا التاویل یکون الخطاب متوجھا الی الکافرین و المکذبین للرسل او یاسناد القتل مجاز فان قتل اھلبیتہ بمنزلۃ قتلہ آیہ مذکورۃ الصدر کی یہہ تفسیر جو جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمائی ہے حاصل اوس کا یہہ ہے کہ وہ مثال موسیٰ اور دیگر رسل کی ہے جو بعد اون کے ہوئے واسطے امت محمد کے علامہ مجلسی فرماتے ہین بنابر اس تاویل کے یہہ خطاب ہے کافرین و مکذبین جمیع رسل کیطرف اور احتمال یہہ ہے کہ جمیع آیت مین خطاب عموم ہے اور تحقق اس کا اس امت مین ضمن مین قتل اہلبیت کے پایہ تعمیم رسل مجازاً ہے یا باسناد قتل مجازاً اس لئے کہ قتل اہلبیت محمد بمنزل قتل محمد کے ہے ہم یہہ گمان نہ کرین کہ زمانہ مستقبل مین انبیاء مقتول غیر ائمہ

ایمہ اثنا عشر علیہم السلام نہیں ہیں پس ایمہ ہدیٰ انبیاء ہیں حالانکہ ملا
فتح اللہ علیہ الرحمۃ کی تفسیر اور نیز جناب مجلسی کی تحریر مذکور سے ثابت ہے کہ
قتل اہلبیت محمد بمنزلہ قتل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے و
ا فہموا واحفظوا ۔

(آیہ نمبر ۷ سورہ رعد)

ویقول الذین کفروا لست مرسلا قل کفی باللہ شہیدا
بینی وبینکم ومن عندہ علم الکتاب ۔ یعنے اور کہتے ہیں وہ
لوگ جو کافر ہوئے ہیں کہ تو رسول نہیں ہے کہہ تو خدا کافی گواہ
ہے درمیان میرے اور درمیان تمہارے اور وہ شخص کہ نزدیک
اوسکے ہے علم کل قرآن کا ومن عندہ علم الکتاب
اس آیہ کریمہ میں جناب امیر المومنین امام المتقین علیہ افضل الصلوۃ
للمصلین مراد ہیں ۔ پس یہ آیت عالی رایت جناب رسالت مآب کی
رسالت پر بصراحت تمام اور تین وجہوں سے جناب امیر المومنین کی فضیلت
وامامت پر دلالت کرتی ہے وجہ اول جناب امیر کا عالم ہونا وجہ دوم
حق تعالےٰ کا حضرت رسول کی حقیت کی گواہی میں جناب امیر کو اپنا قرین
قرار دینا اور کوئی مرتبہ اس سے بالاتر نہیں ہوتا وجہ سوم جناب امیر کی گواہی
پر اکتفا کرنا حضرت امیر کی عصمت پر دلالت کرتا ہے کیونکہ سوائے
معصوم کے گواہی کے ایک گواہ سے مدعا ثابت نہیں ہوتا اور عصمت
دلیل امامت ہے ۔ مخفی نرہے کہ ومن عندہ علم الکتاب میں
حضرت رسول اول ہیں جیسا کہ جلد سابع بحار باب ان عندہم جمیع علوم

الملائکة والانبیاء وص ۳۲ س ۱۴ میں عبداللہ بن احمد سے منقول ہے
قل کفی باللہ الخ قال نزلت فی علی بعد رسول اللہ و فی
الائمة بعدہ اس آیۂ مجیدہ سے یہ خیال ہو کہ گواہ کو چاہیے کہ عالم مشہود بہ
ہوئے پس جو گواہ کہ عالم بہ تمام مشہود بہ نہ ہو گواہی تصدیق دے
نہیں سکتا پس شاہد صفت یا کمال میں مساوی یا افضل مشہود علیہ
ہوئے پس آیۂ کریمہ مذکورہ میں مشہود بہ رسالت ہے کہ صفت آنحضرت
ہے اور مشہود علیہ آنحضرت ہیں اور شاہد اللہ عز اسمہ اور حضرت علی ہیں
پس نظر بران حضرت علیؑ کا حضرت رسول سے مساوی یا افضل ہونا
لازم آتا ہے اور نیز حضرت علیؑ کا رسول و نبی ہونا ثابت ہوتا ہے
اور اسی طرح ہر امام تا امام دوازدہم شاہد و مشہود علیہ ہیں پس ہر امام
رسول و نبی ہے اور رسالت و نبوت میں حضرت رسول سے کل ائمہ
مساوی المرتبہ ہیں یہ خیالی استدلال ہمارا قطعاً مدفوع اور تاویل علیل
میں داخل ہے یعنے شاہد کو صفت یا کمال میں مشہود علیہ سے مساوی
یا افضل ہونا لازم ہو تو پس جز سوم سورہ آل عمران میں خود خداوند عالم
ارشاد فرماتا ہے شهد اللہ انه لا اله الا هو والملائکة
واولوا العلم قائما بالقسط وهو العزیز الحکیم یعنے گواہی دی
اللہ نے بہ تحقیق کہ کوئی معبود نہیں ہے مگر وہی اللہ اور ملائکہ
نے گواہی دی اور صاحبان علم یعنے جناب ائمہ اطہار نے گواہی دی
دران حالیکہ وہ قائم ساتھ عدل کے ہے اور وہ اللہ غالب و حکیم
ہے اس آیۂ کریمہ میں مشہود بہ توحید خداوند عالم ہے اور مشہود علیہ
خداوند عالم ہے اور شاہد خود خداوند عالم و ملائکہ و ائمہ اطہار ہیں

نظر برآن لازم آتا ہے کہ ملائکہ اور ایمہ ہدیٰ جو شاہد ہین صفت یا کمال مین مشہود علیہ یعنے خداوند عالم سے = معاذ اللہ مساوی یا افضل ہون یعنے شاہد جو ملائکہ اور ایمہ ہین سب خدا ہوجائین جیسے کل ایمہ ساوی نبوت مین آنحضرت سے مساوی المرتبہ ہوکر رسول و نبی ہوگئے تہے یہہ تو مرتبہ مساوات خداوند عالم کا ہے اب رہا یہہ امر کہ شاہد کو مشہود علیہ سے افضل ہونا چاہئے پس بنا بر استدلال خیالی مذکور خدا سے بہی بڑہکر کوئی درجہ ہونا ضرور ہے کہ جس درجہ مین ملائکہ اور جناب ایمہ ہدیٰ نقل کفر کفر نباشد خداوند عالم سے افضل قرار پائین نعوذ باللہ من ذلک الاعتقاد وھذا فساد القتاد =

(آیہ نمبر ۹ سورہ یونس)

لکل امۃ رسول فاذا جاء رسولھم قضی بینھم بالقسط وھم لا یظلمون اس آیہ مجیدہ کے نسبت جناب ملا فتح اللہ علیہ الرحمۃ اپنی تفسیر مین تحریر فرماتے ہین جسکا ترجمہ یہہ ہے یعنے ہر گروہ کیواسطے امم ماضیہ سے رسول تہا کہ اونکو دعوت بحق فرماتا تہا پس جب آنکے طرف وہ رسول کہ مبعوث تہا اون پر تکذیب کی اوسکی حکم کیا گیا درمیان رسل اور مکذبین ستم دیدہ نہین ہوئے یعنے رسول کے تکذیب کرتے ہین اور عذاب مکذبین مین جسکے وہ مستحق ہین حکم زیادتی نہین فرماتے تہے = آیہ مذکورہ کی یہہ تفسیر با الظاہر تہی تفسیر بالباطن جلد سابع بحار باب جوامع تاویل ہذہ الآیۃ مین اسطرح مذکور ہے عن جابر وعن ابی جعفر قال سئلۃ تفسیر ھذہ الایۃ قال تفسیرھا بالباطن ان لکل قرن من ہذہ الامۃ رسولا من آل محمد

الی القریات التی هو الیہم رسول و هم الاولیاء و هم الرسل و اما قوله فاذا جاء رسولہم قضی بینہم بالقسط قال معناه ان الرسل یقضون بالقسط و هم لا یظلمون کما قال الله تعالے =

بیان لعله تاویل الباطن المراد بالرسول معناه اللغوی یشمل الامام و المعنی انهم بمنزلة الانبیاء فی الامم السالفة فی کل قرن بهم تتم الحجة کما ورد ان علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل و فسرهم علیهم السلام یعنے جابر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے آیہ کریمہ مذکورہ سے سوال کیا حضرت نے فرمایا تفسیر باطنی اوسکی یہہ ہے یہ تحقیق کہ واسطے ہر قرن کے اس امت سے رسول ہے آل محمد سے باہر آتا ہے طرف قرن کے کہ وہ اون کی طرف رسول ہے اور یہہ لوگ ہین اولیاء اور یہہ لوگ ہین رسول علامہ مجلسی جو قدوۃ المحققین اور خاتم المحدثین کہلاتے ہین وہ فرماتے ہین المراد بالرسول معناه اللغوی لیشمل الامام یعنے یہان مراد رسول سے معنی لغوی ہے جو شامل ہے امام کو معنی لغوی رسول کے ارسال کنندہ ہے = آیہ کریمہ مذکورہ کی تفسیر مین جو امام علیہ السلام نے فرمایا هم الرسل وہی لوگ رسول ہین یا رسول ہین اس معنی سے کہ یہ تحقیق ائمہ ہدی بمنزل انبیاء ہین جیسا کہ آنحضرت سے وارد ہوا کہ یہ تحقیق علماء میری امت کے مانند انبیاء بنی اسرائیل کے ہین علماء سے ائمہ ہدی علیہم السلام تفسیر کئے گئے ہین پس آیہ مذکورہ لکل امة رسول الخ سے یہہ خیال نہ کیا جاوے کہ مراد رسول سے امام دوازدہم

ہین کیونکہ وہ جناب جب ظہور فرمائینگے تو زمین کو عدل سے بھر دینگے
اور امام دوازدہم رسول حقیقی اور رسول معلی اصطلاحی ہین بیہ تاویلات
باردہ اور اختراعات فاسدہ خیالیہ کو جب کتب تفاسیر و احادیث کے طرف
رجوع کرتے ہین تو ہمارے خیالات ذہنیہ المعلم ھباءً منثوراً ہوجاتے
ہین جیساکہ علامہ مجلسی کی تحریر سے ہمارا خیال فاسد ہوگیا

(آیت نمبر ۹ سورۂ آل عمران)

فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا
ندع ابناءنا و ابناءکم و نساءنا و نساءکم و انفسنا
و انفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین =

یعنے جو کوئی اس بارہ (عیسیٰ کے باب مین) مین تجہسے جہگڑا کرے
بعد اس کے کہ اوسکا علم حاصل ہوگیا ہے تو کہدے اون نصاریٰ سی
کہ آؤ ہم اپنے بیٹونکو بلائین تم اپنے بیٹون کو بلاؤ ہین ہم اپنی عور
تونکو بلائین تم اپنی عورتونکو طلب کرو ہم اپنے نفسونکو بلائین تم اپنے
نفسونکو بلالو پہر ہم مباہلہ کرین اور جہوٹون پر خدا کی لعنت کرین اس
آیہ وافی ہدایہ کا قصہ نہایت معروف و مشہور ہے جب کہ مباہلہ
مقرر ہوگیا اور وقت حاضری اور بارگاہ مقدس جناب اقدس الہیٰ
قریب ہوا تو آپ نے کسی کو اس معرکہ عظیم کے قابل نہ پایا۔
اور اون لوگونکو منتخب کرلیا جو بارگاہ ایزدی سے برگزیدگی کا
تمغہ لائے تہے یعنے علی و فاطمہ و حسنین علیہم السلام
کو ہمراہ لے گئے = اس آیہ مجیدہ سے انوار خمسہ نجبا یعنے

الملائکۃ و الانبیاء ص ۳۴ ۱۴ سے مین عبداللہ بن احمد سے منقول ہے
قل کفی با اللہ الخ قال نزلت فی علی بعد رسول اللہ و فی
الائمۃ بعدہ اس آیہ مجیدہ سے یہ خیال ہو کہ گواہ کو چاہیے کہ عالم شہود
ہوئے پس جو گواہ کے عالم بہ تمام مشہود بہ نہو گواہی تصدیق کے
نہین سکتا پس شاہد صفت یا کمال مین مساوی یا افضل مشہود علیہ سے
ہوئے پس آیہ کریمہ مذکورہ مین مشہود بہ رسالت ہے کہ صفت آنحضرت
ہے اور مشہود علیہ آنحضرت ہین اور شاہد اللہ عز اسمہ اور حضرت علی ہین
پس نظر بران حضرت علی کا حضرت رسول سے مساوی یا افضل ہونا
لازم آتا ہے اور نیز حضرت علی کا رسول و نبی ہونا ثابت ہوتا ہے
اور اسی طرح ہر امام تا امام دوازدہم شاہد و مشہود علیہ ہین پس ہر امام
رسول و نبی ہے اور رسالت و نبوت مین حضرت رسول سے کل ائمہ
مساوی المرتبہ ہین یہ خیالی استدلال ہمارا قطعاً غلط اور تاویل علیل
مین داخل ہے یعنے شاہد کو صفت یا کمال مین مشہود علیہ سے مساوی
یا افضل ہونا لازم ہو تو پس جزو سوم سورہ آل عمران مین جو خداوند عالم
ارشاد فرماتا ہے شہد اللہ انہ لا الہ الا ھو و الملائکۃ
و اولوا العلم قائما بالقسط و ھو العزیز الحکیم یعنے گواہی دی
اللہ نے بہ تحقیق کے کوئی معبود نہیں ہے مگر وہی اللہ اور ملائکہ
نے گواہی دی اور صاحبان علم یعنے جناب ائمہ اطہار نے گواہی دی
دران حالیکہ وہ قایم ساتھ عدل کے ہے اور وہ اللہ غالب و حکیم
ہے اس آیہ کریمہ مین مشہود بہ توحید خداوند عالم ہے اور مشہود علیہ
خداوند عالم ہے اور شاہد خود خداوند عالم اور ملائکہ اور ائمہ اطہار ہین

نظر بران لازم آتا ہے کہ ملائکہ اور ایمہ ہدی جو شاہد ہیں صفت یا کمال میں مشہود علیہ یعنے خداوند عالم سے = معاذ اللہ مساوی یا رفیع ہوں لیئے شاہد جو ملائکہ اور ایمہ ہیں سب خدا ہو جائیں جیسے کل انبیا و نبوت میں آنحضرت سے مساوی المرتبہ ہو کر رسول و نبی ہو گئے یہہ تو مرتبہ مساوات خداوند عالم کا ہے اب رہا یہہ امر کہ شاہد کو مشہود علیہ سے افضل ہونا چاہیے پس بنا بر استدلال خیالی مذکور خدا سے بہہ بلکہ کوئی درجہ ہونا ضرور ہے کہ جس درجہ میں ملائکہ اور جناب ایمہ ... خداوند عالم سے افضل قرار پائیں نعوذ باللہ من ذلک ... اعتقاد وھذا قرطا القتاد =

(آیہ نمبر ۹ سورہ یونس)

لکل امۃ رسول فاذا جاء رسولھم قضی بینھم بالقسط وھم لا یظلمون اس آیہ مجید کے نسبت جناب ملا فتح اللہ علیہ الرحمہ اپنی تفسیر میں تحریر فرماتے ہین جسکا ترجمہ یہہ ہے یعنے ہر گروہ کیواسطے امم ماضیہ سے رسول تہا کہ اونکو دعوت بحق فرماتا تہا پس جب آیا اون کی طرف وہ رسول کہ مبعوث تہا اون پر تکذیب کی اوسکی حکم کیا گیا درمیان رسل اور مکذبین ستم دیدہ نہیں ہوئے یعنے رسول کے ثواب سے کم نہیں کرتے ہین اور عذاب مکذبین مین جسکے وہ مستحق ہین حکم زیادتی نہیں فرماتے = آیہ مذکورہ کی یہہ تفسیر تا الظاہر تہی تفسیر بالباطن جلد سابع بحار باب جوامع تاویل صفحہ ۱۵۵ سطر ... مین اسطرح مذکور ہے عن جابر وعن ابی جعفر قال سئلۃ تفسیر ھذہ الآیۃ قال تفسیرھا بالباطن ان لکل قرن من ہذہ الامۃ رسولا من آل محمد یخرج

الی القرآن الذی ھو الیھم رسول وھم الاولیاء وھم الرسل
واما قولہ فاذا جاء رسولھم قضی بینھم بالقسط قال معناہ
ان الرسل یقضون بالقسط وھم لا یظلمون کما قال
اللہ تعالے ۔

بیان لعلہ تاویل الباطن المراد بالرسول معناہ اللغوی
یشمل الامام والمعنی انھم بمنزلۃ الانبیاء فی الامم
السالفۃ فی کل قرن بھم تتم الحجۃ کما ورد ان
علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل وفسرھم علیھم
السلام یعنے جابر نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام آیہ کریمہ مذکورہ سے
سوال کیا حضرت نے فرمایا تفسیر باطنی اوسکی یہ ہے بہ تحقیق کہ واسطے
ہر زمانہ کے اس امت سے رسول ہے آل محمدؐ سے باہر آتا ہے طرف
قرآن کے کہ وہ اون کی طرف رسول ہے اور یہہ لوگ ہیں اولیا اور
یہہ لوگ ہیں رسول علامہ مجلسی جو قدوۃ المحققین اور خاتم المحد
ثین کہلاتے ہیں وہ فرماتے ہیں المراد بالرسول معناہ اللغوی لیشمل
الامام یعنے یہاں مراد رسول سے معنی لغوی ہے جو شامل ہے امام کو
معنی لغوی رسول کے ارسال کنندہ ہے ۔ آیہ کریمہ مذکورہ کی تفسیر میں جو
امام علیہ السلام نے فرمایا ھم الرسل وہی لوگ رسول ہیں یا رسول ہیں اس
معنی سے کہ بہ تحقیق ائمہ ہدیٰ بمنزل انبیاء ہیں جیسا کہ آنحضرت سے وارد
ہوا کہ بہ تحقیق علماء میری امت کے مانند انبیاء بنی اسرائیل کے ہیں علماء
سے ائمہ ہدیٰ علیہم السلام تفسیر کیے گئے ہیں پس آیہ مذکورہ لکل امۃ
رسول الخ سے یہ خیال نہ کیا جاوے کہ مراد رسول سے امام دوازدہم

ہین کیونکہ وہ جناب جب ظہور فرمائینگے تو زمین کو عدل سے بھر دین گے
اور امام دوازدہم رسول حقیقی اور رسول بمعنی اصطلاحی ہین یہ تاویلات
بارده اور اختراعات فاسدہ خیالیہ کو جب کتب تفاسیر و احادیث کے طرف
رجوع کرتے ہین تو ہمارے خیالات ذہنیہ المتعلم ہباءً منثورا ہو جاتے
ہین جیساکہ علامہ مجلسی کی تحریر سے ہمارا خیال فاسد ہوگیا

(آیت نمبر ۹ سورۃ آل عمران)

فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا
ندع ابناءنا و ابناءکم و نساءنا و نساءکم و انفسنا
و انفسکم ثم نبتھل فنجعل لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین =

یعنے جو کوئی اس بارہ (عیسیٰ کے باب میں) میں تجھسے جھگڑا کرے
بعد اس کے کہ اوسکا علم حاصل ہوگیا ہے تو کہدے اون نصاریٰ کو
کہ آؤ ہم اپنے بیٹونکو بلائین تم اپنے بیٹون کو بلاؤ ہم اپنی عورتونکو بلائین تم اپنی عورتونکو طلب کرو ہم اپنے نفسونکو بلائین تم اپنے
نفسونکو بلالو پھر ہم مباہلہ کرین اور جھوٹون پر خدا کی لعنت کرین اس
آیۂ وافی ہدایہ کا قصہ نہایت معروف و مشہور ہے جب کہ مباہلہ
مقرر ہوگیا اور وقت حاضری اور بارگاہ مقدس جناب اقدس الہیٰ
قریب ہوا تو آپ نے کسی کو اس معرکہ عظیم کے قابل نہ پایا۔
اور اون لوگونکو منتخب کرلیا جو بارگاہ ایزدی سے برگزیدہ گی کا
تمغہ لائے تھے یعنے علی و فاطمہ و حسنین علیہم السلام
کو ہمراہ لے گئے = اس اہل حمیدہ نے انوار خمسہ کو اپنے

جناب امیر و حضرت صدیقہ طاہرہ و جناب حسنین علیہم السلام بدرجہ کمال ظاہر ہوتی ہے کیونکہ بحکم خدا موافق آیہ مذکورہ کے جناب امیر علیہ السلام نفس رسول ہوئے اور یہہ ظاہر ہے کہ جناب رسول خدا سب اہل عالم سے افضل ہیں نفس رسول بھی سب اہل عالم سے افضل ہوا پس یہہ فضیلت از روئے قرآن آپکی ایسی ثابت ہے کہ اور کیلئے نہیں ہے = حضرت علیؑ کے نفس رسول ہونے سے ہم یہہ خیال نہ کریں کہ جناب امیر علیہ السلام آنحضرت سے بیں جمیع الوجوہ مساوی ہیں بدون تفاوت حتی نبوت ورسالت میں کیونکہ خداوند عالم نے آیہ مذکورہ میں نبوت و رسالت کو استثنا نہین فرمائی اگر استثنا مقصود ہوتا تو مطابق و موافق اپنی مراد کے لفظ ارشاد فرماتا یہان یہہ بات سمجھنی چاہیئے کہ یہہ مقام مقام مباہلہ ہے باہم دیگر بددعا کرنے کا مقام ہے = اور استثنا مقام التباس و اشتباہ میں کیا جاتا ہے جو کلام سابق سے ناشی ہوتا ہے جیسا کہ حدیث منزلت یا علی انت منی بمنزلۃ ھارون الخ میں آنحضرت نے جناب امیر کو نبوت سے استثنا فرمایا کیونکہ حضرت ہارون علاوہ جمیع مراتب کے مرتبہ نبوت بھی رکھتے تھے اگر آنحضرت نبوت کو مستثنی نہ فرماتے تو یقیناً یہہ بات ثابت ہو جاتی کہ مثل جناب ہارون حضرت امیر بھی علاوہ دیگر مراتب کے نبوت بھی رکھتے ہیں از بسکہ نبوت جناب ختمی مرتبت پر ختم ہو چکی ہے اور کوئی نبی قیامت تک ہونیوالا نہ تہا لہذا آنحضرت نے نبوت کو جناب امیر سے استثنا فرمائی ہے پس یہہ مقام مقام استثنا ہے نہ مقام مباہلہ = جاننا چاہیے کہ جناب امیر المومنین معصومیت اور دیگر شرائط امامت میں او رخلقت اور حقیقت اور نورانیت میں آنحضرت

سے مساوی ہیں اور عدم نبوت و رسالت قادح اس مساوات کے نہیں ۔ وفہموا وحفظوا ۔

(آیہ نمبر ۱ سورہ بقر)

مانتسخ من آیۃ او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا الم تعلم ان اللہ علی کل شئ قدیر ۔ یعنے ہم کسی آیت کو منسوخ نہیں کرتے نہ بھلاتے ہیں جبتک کہ اوس سے بہتر یا ویسی ہی نازل نہ کردیں کیا تمکو علم نہیں کہ خدا ہر شئے پر قادر ہے ۔ اس آیہ کریمہ کی تفسیر میں مرقوم ہے کہ عمر ابن زید نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے اس قول کا مطلب دریافت کیا ما ننسخ من آیۃ ۔ یعنی ہم کسی آیت کو منسوخ نہیں کرتے اور نہ بھلاتے ہیں جبتک کہ اوس سے بہتر یا ویسی ہی نازل نہ کردیں حضرت نے فرمایا یوں نہیں ہے اگر خدا کسی آیت کو منسوخ کرتا اور ویسی ہی بدلے میں لاتا تو پھر منسوخ ہی کیوں فرماتا ۔ بخیر منہا او مثلہا میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں الف دوام ہرگز نہیں ہے ۔ بلکہ بخیر منہا ومثلہا ہے ۔ اس آیہ کریمہ میں لفظ آیت سے مراد امام ہے ۔ مطلب یہ کہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ ہم کسی امام کو اس دنیا سے اس لئے نہیں اوٹھاتے کہ ذکر اوس کا فراموش ہوجائے بلکہ اوٹھانے سے پہلے اوس کے صلب سے ایک جیسا پیدا کردیتے ہیں جو اوس کے مثل امام ہوتا ہے ۔ اور نیز آیہ والذین هم آیتنا غافلون میں جناب امیر علیہ السلام مراد ہیں جیسا جلد سابع بحار صفحہ ۴۲ سطر ۱۹ میں آیہ ماننسخ میں لفظ

اور آیہ مذکورہ آتینا جو سورہ یونس مین ہے مراد جناب امیر المومنین اور دیگر ائمہ ہدیٰ ہین چنانچہ علامہ مجلسی فرماتے ہین والدلیل علی ذلک قول امیر المومنین ما للہ آیۃ اکبر منی یعنے دلیل اس پر قول جناب امیر المومنین علیہ السلام ہے کہ نہین ہے کوئی آیت واسطے اللہ کے بزرگتر مجھسے۔ آیہ ما ننسخ الخ مین جو لفظ آیت ہے اوس سے یہ خیال نہ کرین کہ حضرت رسالتمآب بھی ایک آیت ہین آیات خدا سے اور حضرت علی بھی آیت ہین پس جب خداوند عالم نے آنحضرت کو اس دنیا سے اوٹھا لیا تو بموجب آیہ ما ننسخ تا آخر حضرت علی کو پیدا فرمایا اور بنابر معنی آیت مذکورہ حضرت امیر المومنین معاذ اللہ حضرت رسول سے افضل اور مساوی ہین اسطرح کا معنی کرنا تفسیر بالراے مین داخل ہے اور جو اوس کا نتیجہ ہے وہ ظاہر ہے کیونکہ حضرت رسول سے افضل اور نکوئی بہتر ہے۔ اور نہ کوئی من جمیع الوجوہ مساوی ہوسکتا ہی ان بعد آنحضرت جو کچہ مرتبہ اور فضیلت وہ جناب ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کیلئے ہے جیسا کہ تفسیر صافی سورہ بقر صفحہ ۱۹ مین مرقوم ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے فضلنی علی جمیع الانبیاء والمرسلین والفضل بعدی لک یا علی وللائمۃ من بعدک یعنے آنحضرت فرماتے ہین کہ فضیلت دی مجھکو خداتعالے نے جمیع انبیاء و مرسلین پر اور فضیلت میرے بعد واسطے تیرے ہے یا علی اور بعد تیرے واسطے ائمہ کے ہے پس اس سے آنحضرت کی فضیلت جمیع انبیاء و مرسلین پر ثابت اور نیز اسی ارشاد سے ثابت ہوا کہ آنحضرت اپنی اہلبیت سے بھی افضل ہین۔ اور ہونا ہی چاہیے۔ بلکہ اہلبیت علیہم السلام کو شرف وکرامت

حاصل ہے وہ آنحضرت ہی کے سبب سے ہے جیسا کہ جلد سابع بحار باب جوامع مناقبهم وفضائلهم کے صفحہ ۲۲ میں یہ عبارت ہے کہ عن أبي جعفر أمير محمد ابن علي عليهم السلام أنه قال أيها الناس إن أهلبيت نبيكم شرفهم الله بكرامته یعنی جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اے گروہ مردم بتحقیق کہ خداوند عالم نے شرف دیا تمہارے نبیؐ کے اہلبیت کو بسبب نبی کی بزرگی کے اس حدیث معصوم سے فضیلت آنحضرت کی اہلبیت علیہم السلام پر اوضح واصحات وابدہ بدیہیات ہے تاملوا وتدبروا ؛

(آیت نمبر ۱۱ سورہ احزاب)

إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا ترجمہ اس کے یہ ہیں کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ یہ کہ دور کرے تم سے رجس کو اے اہلبیت نبوت اور پاک کرے تمکو جو حق پاک کرنیکا ہے یہ آیہ تطہیر شان پنجتن پاک یعنی حضرت محمد مصطفیٰؐ و علی مرتضیٰؑ و فاطمہ زہراؑ و حسن مجتبیٰؑ و حسین سید الشہدا علیہم الآف التحیۃ والثنا کی نازل ہوئی ہے اسی پر جملہ مفسرین و علمائے دین متین کا اتفاق ہے جاننا چاہئے کہ آیہ تطہیر میں عصمت اہلبیت کو بشرف حضرت رسالت پناہ خداوند عالم نے بتاکید متعدد موکد گردانا ہے اول لفظ انما کہ لفظ حصر ہے دوم لام تاکیدیہ ہے یرسوم مفاد اوس کا کہ اذہاب ہے دلالت مطابقی ازالہ رجس پر بالمرہ رکھتی ہے چہارم اتیان بہ ہیات صیغہ کہ دلالت نفی جمیع جزئیات پر رکھتی ہے پنجم لفظ عنکم دلالت شدت

اہتمام پر کرتا ہے وگرنہ بجائے اس کے عن اہل البیت کافی تھا ششم تعبیران کے
بخطاب اہلبیت وعدم ذکر اسامی مقدسہ خمسہ نجبا تعظیما ہفتم ندا بروجہ اختصاص
ہشتم تاکید بلفظ یطہر جو جمیع ارجاس وادناس کی تنزیہ پر کرتی ہے
نہم تاکید بر تاکید تطہیر مصدر سے جو تطہیرا مفعول مطلق واقع ہے
اس آیت عالی رایت سے ثابت ہے کہ خمسہ نجبا جمیع ارجاس وادناس
سے معصوم اور پاک وپاکیزہ ہیں پس یہ بزرگوار جنکی عصمت کیلئے
نص فرمائیں وہ بھی معصوم ہیں قیاساً علی ہذا جناب امام زین العابدین
علیہ السلام سے تا جناب صاحب الامر علیہ السلام آئمہ معصوم ہیں
آنحضرت اور جناب فاطمۃ الزہرا اور ائمہ اثنا عشر علیہم السلام سب کی
سب معصومیت میں مساوی ہیں کیونکہ جیسی عصمت نبی کیلئے امام کیلئے
شرط ہے ایسی ہی تحقیق تر یہ ہے کہ آیہ تطہیر میں جو لفظ رجس ہے معنی اوس کا
لغت میں پلیدی وعفونت وخشم ہے اور تفاسیر میں مراد اوس سے
ناپاکی باطنی ہے کہ وہ معاصی صغیرہ وکبیرہ ہیں جیسا کہ تفسیر عمدۃ
البیان میں لکھا ہے اور تفسیر کبیر میں مرقوم ہے کہ لیجاوے تمسے ناپاکی
کو یعنے دور کرے تمسے گناہوں کو اور تفسیر نیشاپوری میں لکھا
ہے کہ بیان استعارہ کیا ہے واسطے گناہوں کے ناپاکی کو اور
واسطے تقویٰ کے تطہیر کو اور مجمل جو کتاب لغت ہے اوس میں لکھا
ہے کہ تطہیر کے معنی پاک کرنا ہے ہر گناہ سے اور بدی سے
اور راغب اصفہانی نے لکھا ہے کہ تطہیر جسمانی میں اور اخلاق اور
افعال سب میں کہی جاتی ہے یہ معنی رجس وطہارت کی جو مذکور

ہوئی از روئے لغت کوئی و اصطلاح و تفاسیر مفسرین کی نفی نہ فرضی
مثل اوس کے کہ جہل و عجز اقسام رجس سے ہیں حق تعالے نے
ان سے دور کیا اور علم و قدرت اقسام طہارت سے ہے اون کو
عطا فرمایا حالانکہ رجس کا معنی نہ جہل و عجز ہے اور نہ طہارت کا معنی
علم و قدرت ہے پس رجس و طہارت کے اس فرضی معنی سے
یہ خیال نہ کیا جائے کہ ذوات مقدسہ پنجتن پاک علیہم السلام مین
ناداستنگی کسی چیز کی ہر چند وہ چیز نبوت و رسالت ہو فطرۃً و تخلیقاً
و تکوینیاً نہین ہے پس یہ دلیل مساوات مستلزم مراتب اربعہ ولایت
و امامت و نبوت و رسالت ہے ورنہ مساوات ساتھ آنحضرت کے
بے معنی ہے ایسا خیال کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ معصوم وہی ہے
جسمین ناداستنگی کسی چیز کی فطرۃً و تخلیقاً و تکوینیاً نہو نظر بہین لازم
آتا ہے کہ جمیع ملائکہ و انبیا و اوصیا علیہم السلام کیلئے بھی مراتب اربعہ
نبوت و رسالت و نبوت و امامت حاصل ہوں کیونکہ وہ معصوم ہین
اور آنحضرت سے اس صفت عصمت مین مساوی ہین اگر ملائکہ اور دیگر انبیا
و اوصیا مین مراتب اربعہ مذکور نہوں تو اونمین عصمت متحقق نہوگی
حالانکہ ان مین از روئے احادیث وغیرہ عصمت متحقق ہے اور نیز جہل
و عجز کو اقسام رجس سے اور علم و قدرت کو اقسام طہارت سے خیال
کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ ملائکہ اور انبیا اور اوصیا معصوم نہیں ہین
کیونکہ تبا بر معنی مذکور کے معصوم تو وہی ہے کہ جسمین ناداستنگی
کسی چیز کی تکوینیاً و تخلیقاً و فطرۃً نہو اور یہ امر کتب احادیث سے
ثابت ہے کہ ملائکہ نے نور مقدس محمدی سے تعلیم تسبیح جناب اقدس

الہی پائی ہے اس سے معلوم ہوا کہ ملائکہ فطرۃً و تخلیقاً و تکویناً عالم نہ تھے
جب تکویناً عالم نہ تھے پس جہل لازم آیا اور جہل و عجز اقسام رجس سے
خیال کیا گیا ہے فلہذا ملائکہ معصوم نہ ہوئے فضلاً علیہ قرآن مجید
مین خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے وعلم آدم الاسماء کلہا ثم عرضہم
علی الملائکۃ فقال انبئونی باسماء ہؤلاء ان کنتم صادقین
قالو سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم
یعنے اللہ نے آدم کو سب اسماء سکہائے پہر اون کو فرشتون کے روبرو
پیش کر کے کہا کہ ان اشیاء کے نام بتلاؤ اگر تم سچے ہو وہ بولے
تیری ذات پاک ہے ہمین کچہہ علم نہین ہے مگر جتنا کہ تو نے ہمین سکہایا
اس سے صاف ملائکہ کا جہل و عجز ظاہر ہوتا ہے اور جہل و عجز بنابر
تہارے دین اقسام رجس سے ہے پہر کہان ملائکہ رجس سے پاک ہوئے اور
کیونکر معصوم ہوئے ۔ حالانکہ ملائکہ معصوم ہین قطعاً انبیاء و اوصیاء کی عصمت
مین بہی کلام پیدا ہوتا ہے کیونکہ تخیلاً معصوم وہی سمجہا گیا ہی کہ جسمین کسی
چیز کی نادانستگی تخلیقاً وغیرہ نہو پس بامر کفلق الصبح روشن ہے
کہ جو علم جناب محمد و آل محمد کو عطا ہوا وہ اور انبیاء و اوصیاء کو نہین
عطا ہوا چنانچہ کتاب عین الحیات مطبوعہ نولکشور صفحہ ۹۲ سطر ۱ مین علامہ
مجلسی تحریر فرماتے ہین جسکی یہ عبارت ہے السیف تمار مرویست
کہ حضرت صادق فرمود اگر من درمیان موسیٰ و خضر میبودم ایشان
را خبر میدادم کہ از ہر دو داناترم و علمے چند بایشان میگفتم کہ ایشان
نمیدانستند زیرا کہ ایشان علم گذشتہ را میدانستند و علم آیندہ را
نمیدانستند و ما میدانیم علم گذشتہ و آیندہ را تا روز قیامت و انہ

تمامی باب رسیده است یعنے سیف تمار سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت صادقؑ
نے کہ اگر میں درمیان موسیٰ و خضر کے ہوتا تو ان کو خبر دیتا اس لیے
کہ دونوں سے میں داناتر ہوں اور چند علم انکو کہتا کہ وہ خبر نہیں رکھتے
ہیں وہ علم گذشتہ کو جانتے تھے اور علم آئندہ کو نہیں جانتے تھے
اور ہم علم گذشتہ و آئندہ کو جانتے ہیں تا روز قیامت اور پیغمبر سے
ہم کو میراث پہنچی ہے اس حدیث سے حضرت موسیٰ و خضر کی
نادانستگی علم آئندہ سے مثل آفتاب روشن ہوتی ہے جب
نادانستگی ثابت ہوئی تو پھر موسیٰ وغیرہ کا معصوم ہونا کیا کیونکہ معصوم
تو وہی ہے جسمیں کسی چیز کی نادانستگی فطرتاً و تکویناً و تخلیقاً ہو
الدر ثمین کتاب مذکور صفحہ مذکور کی سطر ۱۳ میں علامہ مجلسی تحریر کرتے ہیں
کہ حضرت صادق سے کلینی نے بسند روایت کی ہے ترجمہ جسکا یہ ہے
کہ خدا نے حضرت عیسیٰ کو دو اسم اعظم تعلیم فرمائے ہیں اور حضرت
موسیٰ کو چار اور حضرت ابراہیم کو آٹھ اور حضرت نوح کو پندرہ اور حضرت
آدم کو پچیس اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سبکی
تعلیم فرمائی ہے بدرستیکہ اسمار اعظم الٰہی تہتر ہیں بہتر آنحضرت کو
تعلیم فرمائے ہے اور ایک اسم اعظم کسی کو نہیں تعلیم فرمایا اس ایک
اسم اعظم کے عالم خود پیغمبر خدا اور ائمہ ہدیٰ علیہم السلام بھی نہیں
ہیں اس حدیث صادق سے بمقابل حضرت محمد مصطفیٰ کے اور انبیا
کا غیر عالم ہونا اور نادانستگی انکی صاف طور سے ثابت ہوئی پھر
کیسے معاذ اللہ انبیا رجس سے پاک ہو کیونکہ معنی رجس کے وہی ہے کہ

جسمین نادانستگی کسی چیز کی تکوینیاً و تخلیقاً و فطرۃً ہو قیاس علی ہذا انبیاء کے مذکور
غیر معصوم ہوے اور بیشتر اسماء اعظم سے اکثر اسماء اعظم خداوند عالم جناب محمد و آل
محمد علیہ السلام کو تعلیم فرمائے اور ایک اسم اعظم کسی کو تعلیم نہیں ہوا پس اس یک
اسم اعظم سے جناب محمد و آل محمد بھی غیر عالم ہوے جب غیر عالم ہوے تو نادانستگی
اوس سے ضرورتہً ثابت ہوی پس نظر کرتے اوس معنی رجس کے جسکو ہمارے ذہن
ناقص نے اختراع کیا تہا عصمت جناب محمد و آل محمد علیہم السلام میں معاذ اللہ
کیسا رخنہ عظیم پڑ گیا حالانکہ ملائکہ اور جمیع انبیاء معصوم ہیں اور جناب محمد
و آل محمد علیہم السلام کو خداوند عالم نے ایسا پاک و پاکیزہ فرمایا جو حق تہا جسپر معقول
مطلق تطہیراً دال ہے مگر افسوس ہمارے عقل سلیم و فہم مستقیم نے رجس و طہارت
میں خلاف تفاسیر و احادیث معنی پیدا کر کے ملائکہ اور جمیع انبیاء و اوصیاء و جناب
محمد و آل محمد علیہم السلام کو غیر معصوم ثابت کر دیا نعوذ باللہ من ذلک المعنی
و من ذلک الاعتقاد ؛

اور نیز اس مقام میں یہ خیال کیا جاتا ہے علامہ حلی نے کتاب باب حادی
عشر میں انہ مساوٍ للنبی لکہا ہے اس سے مقصود علامہ کا مساوات
مراتب اربعہ میں ہے یہ خیال بھی درست نہیں کیونکہ عدم نبوت و رسالت
مستلزم عدم مساوات بعضے صفات کی نہیں ہے مثل عصمت و دیگر شرائط
امام جو مثل شرائط نبوت ہیں و اسی لحاظ سے علامہ موصوف نے انہ مساوٍ
للنبی جناب امیر کے باب میں فرمایا ہے چنانچہ اسی جملہ کے سطر بالا میں تحریر
فرماتے ہیں انہ افضل الناس بعد رسول اللہ یعنے جناب امیر افضل
ہیں جمیع ناس سے بعد رسول کے اور مساوات کو بدلیل آیہ مباہلہ
انفسنا ثابت ہے اور نفس رسول ہونیکے باب میں فرماتے ہیں لا شک

انّہٗ لیس المراد بہ انّ نفسہ نفسہ لبطلان الاتحاد فیکون المراد انّہ مثلہ و مساویہ یعنے مراد نفس سے عین نفس رسول نہیں واسطے باطل ہونے اتحاد کے نے اتحاد یعنے دو شئے کا ایک ہو جانا بلکہ مراد نفس سے مثل نبی اور مساوی نبی کے ہو جاتا ہے یعنے جیسے نبی معصوم اور پاک ہیں ویسے ہی جناب امیر معصوم ہیں اور دیگر شرائط امامت میں مثل نبی ہیں اور ان شرائط میں مساوی نبی ہیں اگر جناب علامہ حلی کا مقصود مساوِ لنبی لینے سے اجتماع نبوت و رسالت و ولایت و امامت ہوتا تو اپنی کتاب باب حادی عشر مطبوعہ نول کشور میں اسی صفحہ کے پانچ ورق قبل صفحہ ۲۹ سطر ۳ فصل خامس فی النبوۃ میں یہہ کیوں تحریر فرماتے النبی ھو الانسان المخبر عن اللہ تعالی بغیر واسطۃ احد من البشر یعنے نبی وہ انسان ہے جو خبر دینیوالا ہے منجانب خدا تعالی بغیر واسطہ بشر کے اگر مقصود علامہ کا مساوِ لنبیؐ سے مراتب اربعہ مذکورہ ہوتا تو تعریف نبی سے جو مذکور ہوئی خود علامہ کے قول کی تردید لازم آتی ہے۔ اور فاضل مقداد شارح باب حادی عشر نے جو یہہ فرمایا ہے کہ انّ التعریف منطبق علی النبوۃ یعنے تعریف امامت منطبق ہوتی ہے تعریف نبوت پر۔ تعریف امامت تعریف نبوت پر منطبق ہونے سے یہہ خیال نہ کیا جائے کہ ائمہ ہدیٰ علیہم السلام انبیاء و رسل ہیں۔ اگر شارح موصوف کا بھی یہی مقصود ہوتا تو یہہ بزرگوار بھی اپنے قول کی تردید آپ ہی نفرماتے جیسا کہ کتاب باب حادی عشر صفحہ ۳۳ سطر ۱۵ فصل خامس فی الامامت میں ماتن نے جو امامت کی یہہ تعریف کی ہے الامامۃ ریاسۃ عامۃ فی امور الدین والدنیا لشخص من الاشخاص نیابۃ عن النبی اسکی شرح میں فاضل مقداد

رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں اقول ہذا بحث وھو بحث الامامت من توابع
النبوۃ وفروعہا الامامۃ ریاسۃ عامۃ فی امور الدین والدنیا
جناب فاضل موصوف کی اس شرح سے کہ فلق الصبح روشن ہے کہ بحث امامت
توابع نبوت اور فروع نبوت سے ہے اور نبوت اصل ہے اور امامت اوسکی
فرع ہے اور نبوت متبوع اور امامت تابع ہے پس جو فرق اصل و فرع
اور تابع و متبوع میں ہے ارباب بصیرت پر خوب روشن ہے اور نیز شارح
موصوف ماتن ممدوح کے قول اول کی شرح النبی فرماتے جو کتاب باب حادی
عشر صفحہ ۲۹ سطر ۴ تعریف نبوت میں کی ہے وہ یہ ہے۔
النبی بانہ انسان المخبر عن اللہ تعالی بغیر واسطۃ احد من البشر
شارح فرماتے ہیں فبقید الانسان یخرج الملک وبقید المخبر عن
اللہ تعالی یخرج المخبر عن غیرہ وبقید عدم واسطۃ البشر یخر
ج الامام والعالم فانہما مخبران عن اللہ تعالی بواسطۃ النبی
یعنے جناب فاضل مقداد فرماتے ہیں کہ قید انسان سے ملک خارج ہوتا ہے
اور قید مخبر عن اللہ تعالے سے مخبر عن غیرہ خارج ہوتا ہے اور قید بغیر واسطہ
احد من البشر سے امام اور عالم خارج ہوتے ہیں بدرستیکہ وہ دونوں
مخبر عن اللہ تعالے بواسطہ نبی ہیں مخفی نرہے کہ جو بزرگوار ایسی
شرح فرمائے اوسکا مقصود ان التعریف ینطبق علی النبوت کہنے
امام کو نبی جاننے کا کیونکر ہو سکتا ہے ہاں مطلب شارح کا یہ ہے
کہ نبوت بہی ریاست عامہ ہے امور دین اور دنیا میں پس یہ تعریف
امامت بے شبہ تعریف نبوت پر منطبق ہوتی ہے اور اسی تعریف امامت کی
رو سے شارح فاضل نے فرمایا ہے کہ نبوت نیز امامت ہے بقولہ

تعالے انی جاعلک للناس اماماً اور نیز اسیطرح تفسیر ملا فتح اللہ علیہ الرحمہ مین
مرقوم ہے نہ یہ کہ آیہ مذکورہ مین لفظ امام سے نبوت مراد ہے ان تمام بیانات
جناب علامہ حلی وجناب فاضل مقداد رحمہما اللہ سے مثل آفتاب نصف
النہار روشن ہوتا ہے کہ جناب ایمہ ہدیٰ علیہم السلام نہ انبیا ہین نہ
رسل وا فہموا واحفظوا ۔

(آیت نمبر ۱۲ سورہ مائدہ)

انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویؤ
توت الزکوۃ وھم راکعون یعنے بجز اسکے نہین ہے کہ ولی تمہارا اللہ ہے
اور اوسکا رسول ہے اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین ایسے لوگ کہ جو نماز
کو قایم رکھتے ہین اور زکوۃ کو دیتے ہین حالت رکوع مین یہ آیت عالی
رایت اصل عقیدہ دین خدا کی تعلیم دیتی ہے وہ یہ کہ تمہارے ولی یا حاکم
یا امیر جس کے حکم کی تعمیل تم پر واجب ہے اور وہ حاکم یا ولی اور امیر
تین ہین اس آیہ کریمہ مین جو لفظ ولی ہے مفسرین نے اس کے کہی معانی
بیان کئے ہین مثل محب وناصر واولی بالتصرف کے مگر بمقتضائے لفظ انما
یہان معنی ولی کا اولی بالتصرف ہے اور اسی معنی سے باقی گیارہ اماموں
کو بہی ولایت یکے بعد دیگرے حاصل ہے آیہ کریمہ سے بحسب ظاہر معلوم
ہوتا ہے کہ جیسا اللہ جل ذکرہ اولی بالتصرف ہے اسیطرح جناب رسالتمآب
اور جناب امیر علیہ السلام بلا فرق اولی بالتصرف ہین مگر بنظر تحقیق دیکھا
جائے تو ان ہر سہ ولایتوں مین فرق بین ثابت ہوتا ہے اس لئے
کہ خدا تعالے بالذات اولی بالتصرف ہے اور آنحضرت بالتبع اور اسیطرح

اہتمام پر کرتا ہے وگرنہ بجائے اس کے عن اہل البیت کفایت کرتا ششم تغیران کے خطاب اہلبیت وعدم ذکر اسامی مقدسہ خمسہ نجبا تعظیما ہفتم ندا بر وجہ اختصاص ہشتم تاکید بلفظ یطہر جو جمیع ارجاس وادناس کی تنزیہ پر کرتی ہے نہم تاکید بر تاکید تطہیر مصدر سے جو تطہیرا مفعول مطلق واقع ہے اس آیت عالی رایت سے ثابت ہے کہ خمسہ نجبا جمیع ارجاس وادناس سے معصوم اور پاک وپاکیزہ ہیں پس یہ بزرگوار جنکی عصمت کیلئے نص فرمائیں وہ بھی معصوم ہیں فیا ؑعلی ندا جناب امام زین العابدین علیہ السلام سے تا جناب صاحب الامر علیہ السلام ائمہ معصوم ہیں آنحضرت اور جناب فاطمۃ الزہرا اور ائمہ اثنا عشر علیہم السلام سب کی سب معصومیت میں مساوی ہیں کیونکہ جیسی عصمت نبی کیلئے شرط ہے ایسی ہی امام کیلئے بھی محقق نہ ہے کہ آیہ تطہیر میں جو لفظ رجس ہے معنی اوس کا لغت میں پلیدی وعقوبت وخشم ہے اور تفاسیر میں مراد اوس سے ناپاکی باطنی ہے کہ وہ معاصی صغیرہ وکبیرہ ہیں جیسا کہ تفسیر عمدۃ البیان میں لکھا ہے اور تفسیر کبیر میں مرقوم ہے کہ بجائے تمسے ناپاکی کو یعنے دور کرے تم کبیرہ سے گناہوں کو اور تفسیر نیشاپوری میں لکھا ہے کہ بیان استعارہ کیا ہے واسطے گناہوں کے ناپاکی کو اور واسطے تقوی کے تطہیر کو اور مجمل جو کتاب لغت ہے اوس میں لکھا ہے کہ تطہیر کے معنی پاک کرنا ہے ہر گناہ سے اور بدی سے اور راغب اصفہانی نے لکھا ہے کہ تطہیر جسمانی میں اور اخلاق اور افعال سب میں کہی جاتی ہے یہ معنی رجس وطہارت کی جو مذکور

ہوئی از روئے لغت مذکورہ و اصطلاح و تفاسیر مفسرین کی نفی نہ فرضی
مثل اوس کے کہ جہل و عجز اقسام رجس سے ہیں حق تعالے نے
ان سے دور کیا اور علم و قدرت اقسام طہارت سے ہے اون کو
عطا فرمایا حالانکہ رجس کا معنی نہ جہل و عجز ہے اور نہ طہارت کا معنی
علم و قدرت ہے پس رجس و طہارت کے اس فرضی معنی سے
یہہ خیال نہ کیا جائے کہ ذوات مقدسہ پنجتن پاک علیہم السلام مین
ناداستنگی کسی چیز کی ہرچند وہ چیز نبوت و رسالت ہو فطرۃً و تخلیقاً
و تکویناً نہین ہے پس یہہ دلیل مساوات مستلزم مراتب اربعہ ولایت
و امامت و نبوت و رسالت ہے ورنہ مساوات ساتھہ آنحضرت کے
بے معنی ہے ایسا خیال کرنیسے ظاہر ہوتا ہے کہ معصوم وہی ہے
جسمین ناداستنگی کسی چیز کی فطرۃً و تخلیقاً و تکویناً ہو نظر بریں لازم
آتا ہے کہ جمیع ملائکہ و انبیا و اوصیاء علیہم السلام کیلئے بہی مراتب اربعہ
نبوت و رسالت و نبوت و امامت حاصل ہوں کیونکہ وہ معصوم ہیں
اور آنحضرت سے اس صفت عصمت مین مساوی ہین اگر ملائکہ اور دیگر انبیا
و اوصیاء مین مراتب اربعہ مذکورہ نہون تو اونمین عصمت متحقق نہوگی
حالانکہ ان مین از روئے احادیث وغیرہ عصمت متحقق ہے اور نیز جہل
و عجز کو اقسام رجس سے اور علم و قدرت کو اقسام طہارت سے خیال
کرنیسے ثابت ہوتا ہے کہ ملائکہ اور انبیاء اور اوصیاء معصوم نہیں ہین
کیونکہ تمہارے معنی مذکورہ کے معصوم تو وہی ہے کہ جسمین ناداستنگی
کسی چیز کی تکویناً و تخلیقاً و فطرۃً نہو اور یہہ امر کتب احادیث سے
ثابت ہے کہ ملائکہ نے نور مقدس محمدی سے تعلیم تسبیح جناب اقدس

الہی پائی ہے اس سے معلوم ہوا کہ ملائکہ فطرۃً و تخلیقاً و تکویناً عالم نہ تھے جب تکویناً عالم نہ تھے پس جہل لازم آیا اور جہل و عجز اقسام رجس سے خیال کیا گیا ہے فلھذا ملائکہ معصوم نہ ہوئے فضلاً علیہ قرآن مجید میں خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے وعلم آدم الاسماء کلھا ثم عرضھم علی الملائکۃ فقال انبئونی باسماء ھؤلاء ان کنتم صادقین قالوا سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم یعنے اللہ نے آدم کو سب اسماء سکھائے پھر ان کو فرشتوں کے روبرو پیش کر کے کہا کہ ان اشیاء کے نام بتلاؤ اگر تم سچے ہو وہ بولے تیری ذات پاک ہے ہمیں کچھ علم نہیں ہے مگر جتنا کہ تو نے ہمیں سکھایا اس سے صاف ملائکہ کا جہل و عجز ظاہر ہوتا ہے اور جہل و عجز بنا بر تبادر ذہن اقسام رجس سے ہے پھر کہاں ملائکہ رجس سے پاک ہوئے اور کیونکہ معصوم ہوئے۔ حالانکہ ملائکہ معصوم ہیں قطعاً انبیاء و اوصیاء کی عصمت میں بھی کلام پیدا ہوتا ہے کیونکہ تخیلاً معصوم وہی سمجھا گیا ہے کہ جسمیں کسی چیز کی نادانستگی تخلیقاً وغیرہ نہو پس یہ امر کفلق الصبح روشن ہے کہ جو علم جناب محمد و آل محمد کو عطا ہوا وہ اور انبیاء و اوصیاء کو نہیں عطا ہوا چنانچہ کتاب عین الحیات مطبوعہ نولکشور صفحہ ۹۲ سطر ۱ میں علامہ مجلسی تحریر فرماتے ہیں جسکی یہ عبارت ہے السیف تمام مرویست کہ حضرت صادق فرمود اگر من در میان موسی و خضر میبودم ایشان را خبر میدادم کہ از ہر دو دانا ترم و علے میدادم بایشان میگفتم کہ ایشان چیزی ندانستند زیرا کہ ایشان علم گذشتہ را میدانستند و علم آیندہ را نمیدانستند و ما میدانیم علم گذشتہ و آیندہ را تا روز قیامت وانہ

تا میراث رسیدہ است یعنے بصائر الدرجات سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت صادقؑ
نے کہ اگر میں درمیان موسیٰ و خضر کے ہوتا تو اون کو خبر دیتا اس لیے
کہ دونوں سے میں داناتر ہوں اور چند علم اونکو کہتا کہ وہ خبر نہیں رکھتے
ہیں وہ علم گذشتہ کو جانتے تھے اور علم آیندہ کو نہیں جانتے تھے
اور ہم علم گذشتہ و آیندہ کو جانتے ہیں تا روز قیامت اور پیغمبر سے
ہم کو میراث پہنچی ہے اس حدیث سے حضرت موسیٰ و خضر کی
نادانستگی علم آیندہ سے مثل آفتاب روشن ہوتی ہے جب
نادانستگی ثابت ہوئی تو پھر موسیٰ وغیرہ کا معصوم ہونا کیسا کیونکہ معصوم
تو وہی ہے جسمیں کسی چیز کی نادانستگی فطرتاً و تخلیقاً نہو
اور نیز بکتاب مذکور صفحہ مذکور کی سطر ۱۳ میں علامہ مجلسی تحریر کرتے ہیں
کہ حضرت صادق سے مجلسی نے بسند روایت کی ہے کہ تحقیق جسکا یہ ہے
کہ خدا نے حضرت عیسیٰ کو دو اسم اعظم تعلیم فرمائے ہیں اور حضرت
موسیٰ کو چار اور حضرت ابراہیم کو آٹھ اور حضرت نوح کو پندرہ اور حضرت
آدم کو پچیس اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سبکی
تعلیم فرمائی ہے بدرستیکہ اسماء اعظم الٰہی تہتر ہیں الغرض آنحضرت کو
تعلیم فرمائے اور ایک اسم اعظم کسی کو نہیں تعلیم فرمایا اس ایک
علم کے عالم خود پیغمبر خدا اور ائمہ علیہم السلام بھی نہیں
ہیں اس حدیث صادق سے بمقابل حضرت محمد مصطفیٰ کے اور انبیا
کا کم عالم ہونا اور نادانستگی اونکی صاف طور سے ثابت ہوئی پھر
معاذ اللہ انبیاء عیب سے پاک نہ ہوئے کیونکہ معنی عیب تو وہی ہے کہ

جسمیں نادانستگی کسی چیز کی نکونیا و تخلقیاً و فطرتاً سہو قیاس علی ہذا انبیاے مذکور
غیر معصوم ہوے اور بہتر اسمار اعظم سے اکثر اسمار اعظم خداوند عالم جناب محمد وآل
محمد علیہم السلام کو تعلیم فرماے اور ایک اسم اعظم کسی کو تعلیم نہیں ہوا ایس اس ایک
اعظم کے جناب محمد و آل محمد بھی غیر عالم ہوے جب غیر عالم ہوے تو نادانستگی
اوسکے طرح اتفاقات ہوی ہیں نظر کرتے اوس معنی رجس کے جسکو ہمارے دشمن
ناقص نے اختراع کیا تہا عصمت جناب محمد و آل محمد علیہم السلام میں معاذ اللہ
کیا رخنہ عظیم پڑ گیا حالانکہ ملائکہ اور جمیع انبیاء معصوم ہیں اور جناب محمد
و آل محمد علیہم السلام کو خداوند عالم نے ایسا پاک و پاکیزہ فرمایا جو حق تہا جسپر معصوم
مطلق تطہیر آ دال ہے مگر افسوس ہمارے عقل سلیم و فہم مستقیم نے رجس و طہارت
میں خلاف تفاسیر و احادیث معنی پیدا کرکے ملائکہ اور جمیع انبیاء و اوصیا و جناب
محمد و آل محمد علیہم السلام کو غیر معصوم ثابت کر دیا نعوذ باللہ من ذلک المعنی
ومن ذلک الاعتقاد ؛

اور نیز اس مقام میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ علامہ حلی نے کتاب باب حادی
عشر میں انہ مساو للنبی لکہا ہے اس سے مقصود علامہ کا مساوات
مراتب اربعہ میں ہے یہ خیال بہی درست نہیں کیونکہ عدم نبوت و رسالت
مستلزم عدم مساوات بعض صفات کی نہیں ہے مثل عصمت و دیگر شرائط
امام جو مثل شرائط نبوت ہیں و اسی لحاظ سے علامہ موصوف نے انہ مساو
للنبی جناب امیر کے باب میں فرمایا ہے چنانچہ اسی صفحہ کے سطر بالا میں تحریر
فرماتے ہیں انہ افضل الناس بعد رسول اللہ یعنی جناب امیر افضل
ہیں جمیع ناس سے بعد رسول کے اور مساوات کو بدلیل آیہ مباہلہ
انفسنا ثابت ہے اور نفس رسول ہونیکے باب میں فرماتے ہیں لانہ

انہ لیس المراد به ان نفسہ لبطلان الاتحاد فیکون المراد انہ مثلہ ومساویہ یعنے مراد نفس سے عین نفس رسول نہیں واسطے باطل ہونے اتحاد کے اتحاد یعنے دو شئے کا ایک ہو جانا بلکہ مراد نفس سے مثل نبی اور مساوی نبی کے ہو جاتا ہے یعنے جیسے نبی معصوم او رمثالب ہیں ویسے ہی جناب امیر معصوم ہیں اور دیگر شرائط امامت میں مثل نبی ہیں اور اون شرائط میں مساوی نبی ہیں اگر جناب علامہ حلی کا مقصود مساوی النبی لینے سے اجتماع نبوت ورسالت وولایت وامامت ہوتا تو اپنی کتاب باب حادی عشر مطبوعہ نولکشور میں اسی صفحہ کے پانچ ورق قبل صفحہ ۲۹ سے فصل خامس فی النبوۃ میں یہہ کیون تحریر فرماتے النبی هو الانسان المخبر عن اللہ تعالی بغیر واسطۃ احد من البشر یعنے نبی وہ انسان ہے جو خبر دینیوالا ہے متجانب خدا تعالی بغیر واسطہ بشر کے اگر مقصود علامہ کا مساوی للنبی سے مراتب اربعہ مذکورہ ہوتا تو تعریف نبی سے جو مذکور ہوی خود علامہ کے قول کی تردید لازم آتی ہے - اور فاضل مقداد شارح باب حادی عشر نے جو یہہ فرمایا ہے کہ ان التعریف منطبق علی النبوۃ یعنے تعریف امامت منطبق ہوتی ہے تعریف نبوت پر - تعریف امامت تعریف نبوت پر منطبق ہونے سے یہہ خیال نہ کیا جائے کہ ائمہ ہدی علیہم السلام انبیاء ورسل ہیں - اگر شارح موصوف کا بھی یہہ ہی مقصود ہوتا تو یہہ بزرگوار بھی اپنے قول کی تردید آپ ہی نفرماتے جیسا کہ کتاب باب حادی عشر صفحہ ۳۴ سطر ۱۵ فصل خامس فی الامامت میں ماتن نے جو امامت کی یہہ تعریف کی ہے الامامۃ ریاسۃ عامۃ فی امور الدین والدنیا لشخص من الاشخاص نیابۃ عن النبی اسکی شرح میں فاضل مقداد

رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں اقول ہذا مبحث وھو بحث الامامۃ من توابع
النبوۃ وفروعہا الامامۃ ریاسۃ عامۃ فی امور الدین والدنیا
جناب فاضل موصوف کی اس شرح سے کہ تعلق الصحیح روشن ہے کہ بحث امامت
توابع نبوت اور فروع نبوت سے ہے اور نبوت اصل ہے اور امامت اوسکی
فرع ہے اور نبوت متبوع اور امامت تابع ہے پس جو فرق اصل و فرع
اور تابع و متبوع میں ہے ارباب بصیرت پر خوب روشن ہے اور نیز شارح
موصوف ماتن ممدوح کے قول کی شرح ایسی فرماتے جو کتاب باب حادی
عشر صفحہ ۲۹ سے تعریف نبوت میں کی ہے وہ یہ ہے
النبی ہو الانسان المخبر عن اللہ تعالی بغیر واسطۃ احد من البشر
شارح فرماتے ہیں فبقید الانسان یخرج الملک وبقید المخبر عن
اللہ تعالی یخرج المخبر عن غیرہ وبقید عدم واسطۃ البشر یخرج
الامام والعالم فانہما مخبران عن اللہ تعالی بواسطۃ النبی
یعنی جناب فاضل مقداد فرماتے ہیں کہ قید انسان سے ملک خارج ہوتا ہے
اور قید مخبر عن اللہ تعالے سے مخبر عن غیرہ خارج ہوتا ہے اور قید بغیر واسطہ
احد من البشر سے امام اور عالم خارج ہوتے ہیں بدرستیکہ وہ دونوں
مخبر عن اللہ تعالے بواسطہ نبی ہیں مخفی نہ رہے کہ جو بزرگوار ایسی
شرح فرمائے اوسکا مقصود ان التعریف ینطبق علی النبوۃ کیسے
امام کو نبی جاننے کا کیونکر ہو سکتا ہے بان منطبق شارح
کہ نبوت بھی ریاست عامہ ہے امور دین اور دنیا میں نہیں تعریف
امامت بے شبہ تعریف نبوت پر منطبق ہوتی ہے اور اسی تعریف امامت کی
رو سے شارح فاضل نے فرمایا ہے کہ نبوت نیز امامت ہے بقولہ

تعالےٰ انی جاعلک للناس اماماً اور نیز اسیطرح تفسیر فتح اللہ علیہ الرحمہ مین مرقوم ہے کہ آیہ مذکورہ کا لفظ امام سے نبوت مراد ہے ان تمام بیانات جناب علامہ حلی و جناب فاضل مقداد رحمہا اللہ سے مثل آفتاب نصف النہار روشن ہوجاتا ہے کہ جناب ائمہ اثنا عشر علیہم السلام نہ انبیا ہین نہ رسل والحمدللہ ۱۲

(آیت نمبر ۱۵ سورہ مائدہ)

انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ و یؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون — یعنے بجز اسکے نہین ہے کہ ولی تمہارا اللہ ہے اور اوسکا رسول ہے اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین ایسے لوگ کہ جو نماز کو قائم رکھتے ہین اور زکوٰۃ کو دیتے ہین حالت رکوع مین یہ آیت عالی رایت اصل عقیدہ دین خدا کی تعلیم دیتی ہے وہ یہ کہ تمہارے ولی یا حاکم یا امیر جس کے حکم کی تعمیل تم پر واجب ہے اور وہ حاکم یا ولی اور امیر تین ہین اس آیہ کریمہ مین جو لفظ ولی ہے مفسرین نے اس کے کئی معانی بیان کئے ہین مثل محب و ناصر و اولی بالتصرف کے مگر بمقتضائے لفظ انما یہان معنی ولی کا اولی بالتصرف ہے اور اسی معنی سے باقی گیارہ امامون کو بھی ولایت بعد دیگرے حاصل ہے آیہ کریمہ سے بخوبی ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ جیسا اللہ جل ذکرہ اولی بالتصرف ہے اسیطرح جناب رسالتمآب اور جناب امیر علیہما السلام علاوہ اولی بالتصرف ہین مگر بنظر تعمق دیکھا جائے تو الوہیت و النبوت مین فرق بیّن ثابت ہوتا ہے اس لئے کہ خدا تعالےٰ بالذات اولی بالتصرف ہے اور آنحضرت بالتبع اور اسیطرح

آنحضرت اور جناب امیر کے اولی بالتصرف ہونے میں بھی فرق ہے آنحضرت حاکم اور متبوع اور جناب امیر محکوم و تابع ہیں جناب امیر کی تابعیت پر سورہ یوسف کی یہ آیت قرآنی ناطق ہے یہ آیت قل ہذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی یعنی کہہ اے رسول کہ یہ میرا رستہ ہے کہ جس میں خدا کی طرف بلاتا ہوں اور میں اور میری متابعت کرنیوالا بصیرت اور روشنی پر قائم ہے اور ظاہر ہے کہ جناب امیر سے زیادہ کسی نے رسول کی اطاعت اور پیروی نہیں کی۔ چنانچہ جناب امام محمد تقی علیہ السلام فرماتے ہیں قسم خدا کی نہیں متابعت کی رسول کی مگر علیؑ نے مگر اوسوقت سن اوس جناب کا نو سال کا تھا اور نیز یہ آیت سورہ انفال کی جناب امیر کی متابعت پر دلالت کرتی ہے یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین یعنی اے رسول کافی ہے تجھکو خدا اور مومنین میں سے وہ شخص جو تیرا اتباع کرے جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین سے تفسیر میں اسکی فرمایا کہ یہ آیت شان جناب امیر علیہ السلام میں نازل ہوئی ہیں ان آیات کریمہ سے ثابت ہوا کہ جناب امیر محکوم اور تابع آنحضرت ہیں پس جو فرق درمیان حاکم و محکوم و تابع و متبوع ہے وہ ارباب دانش و بینش پر کالشمس فی النہار روشن ہے۔ اور نیز یہ خیال نہ کیا جائے کہ یہ صفت اولی بالتصرفی مخصوص خدا ہے اور اس صفت کو خدا تعالے نے مخصوص نبی فرمایا اور اسی صفت کو واسطے حضرت علیؑ کے ذکر فرمایا ہے پس کوئی فرق نبیؐ و علیؑ میں نہیں ہے بموجب اس خیال کے کہ حضرت علیؑ نبیؐ کی اوس صفت مخصوصیت جو مخصوص خدا ہے متصف ہوئے ہیں نبیؐ ہیں پھر نبیؐ کو بھی معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد خدا کی اس صفت خاص

ہین شریک ہو نیسے ہم کیا خیال کرین آگے مقام شرک ہے ارباب عقول ایسے اس شکل کا نکال سکتے ہین اوراسی قبیل سے سورۂ نسا رمین آیہ من یطیع الرسول فقد اطاع اللہ ہے اور نیز دوسرے مقام مین ارشاد ہوتا ہے من اطاع الرسول فقد اطاع اللہ یعنے جو شخص اطاعت کرے رسول کی بدرستیکہ اوس نے اطاعت کی اللہ کی اس آیہ کریمہ مین اطاعت رسول و واطاعت خدا دونون مساوی ہین پس اس مساوات سے کیا حضرت رسول کو ہم اور کچہہ خیال کر سکتے ہین استغفر اللہ نعوذ باللہ

جسطرح آیہ مجیدہ مذکورہ فضیلت ووصایت وامامت جناب امیر علیہ السلام پر دلالت کرتی ہے اسیطرح یہہ حدیث بہی فضیلت و امامت پر اوس جناب کے دلالت کرتی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا علی خیر البشر من ابی فقد کفر ۔ یعنے علی بہترین بشر ہے جسنے انکار کیا بدرستیکہ وہ کافر ہوا اس سے یہہ خیال نہ کرین کہ حضرت رسول اولی بالتصرف ہین اور بہترین البشر ہین اور علی بہی موافق حدیث مذکور بہترین البشر ہین پس حضرت علی بہی رسول ہین اگر بوجہہ بہترین البشر ہونے حضرت علی کے ہم حضرت علی کو رسول خیال کرین تو یہہ خیال درست نہوگا اس لیے کہ جتنے اوصیا ہین اونکو مثل انبیا رتمام امت سے بہتر ہی ہونا چاہئیے یہہ ضرور نہیں کہ جو امام امت سے بہتر ہو تو وہ رسول ہی ہو کیا وصی رسول اور امام کو بہتر ہونا نہ چاہیے ضرور چاہئے کیونکہ من جملۂ شرائط امامت کے یہہ بہی ہے کہ امام افضل ہو تمام امت سے ورنہ ترجیح بلا مرجح اور تفضیل مفضول لازم آئیگی اور یہہ عند العقل جائز نہین فافہموا واحفظوا ۔

(آیت نمبر ۱۳ سورہ احزاب)

النبی اولی بالمومنین من انفسهم وازواجهم امهاتهم واولوا الارحام بعضهم اولی ببعض فی کتاب اللہ من المومنین والمهاجرین یعنے نبی اولی بالتصرف ہے مومنین کی جانوں سے اور ازواج بمنزل ماؤں کے ہیں انکی ۔

عہد سابق میں یہ محاورہ تھا کہ ـــــ ہیں کہ اپنے ولی نعمت کو کمال عزت اور تعظیم کے لحاظ سے باپ کہتے تھے کیونکہ باپ سے زیادہ کوئی مکرم ہو نہیں سکتا آنحضرت تو اشرف الانبیاء بلکہ اشرف الناس بلکہ اشرف المخلوقات ہیں جسقدر آپ کی تعظیم کیجائے بجا ہے اور تعظیم کا لفظ باپ کے لفظ سے زیادہ کوئی مل نہیں سکتا ساری زبان میں آج تک مشہور ہی کہ میں آپ کو بجائے باپ کے سمجھتا ہوں ۔ تفسیر میں بھی یہی ہے کہ آنحضرت دین و دنیا میں امت کے باپ ہیں اور آنحضرت نے فرمایا کہ میں اور علی دونوں باپ ہیں اس امت کے گو علی نبی نہیں مگر امام اور وصی نبی اور ہادی امت تو ضرور ہیں اور کار نبی کو برابر انجام دینے والے ہیں ۔ آیہ کریمہ مذکورہ میں جو ارشاد ہوا کہ نبی اولی ہے مومنین کی جانوں سے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضرت جناب امیر اور دیگر ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کے نفوس قدسیہ سے بھی اولی ہیں کیونکہ مومنین میں حضرت علی اور ائمہ اطہار بھی داخل ہیں اور خود جناب امیر المومنین اور دیگر ائمہ معصومین آنحضرت کو اپنی جانوں سے اولی جانتے ہیں ۔ اگر جناب امیر المومنین آنحضرت کو اپنی جان پاک سے اولی نہ سمجھتے تو آنحضرت پر سے اپنی جان نثار کر سکتے تھے

شب ہجرت آنحضرت کے فرش خواب پر آرام فرماتے لیں (؟) تو شب ہجرت اس پر حجت ساطع و برہان قاطع ہے ۔

جاننا چاہیے کہ جناب امیر مظہر کامل صفات الٰہیہ ہیں اور مثل حضرت اولی بالتصرف ہیں اس سے ہم یہ نہ سمجھیں کہ ایسے شخص کو رسول کہتے ہیں اور حضرت بھی رسول ہیں کیونکہ اگر ایسا ہی ہو تو لازم آتا ہے کہ جتنے رسل گذرے ہیں سبکو وہی ولایت حاصل ہو اور نیز حدیث من کنت مولاہ سے یہ خیال کرنا بھی صحیح نہیں کہ علت مولائیت حضرت محمد کی نبی ہونا ہے اور معاملیت اوسکی اولی بالتصرف ہونا ہے اس لیے کہ علت مولائیت آنحضرت کی اگر نبی ہونا ہے تو پس تمام انبیاء کو وہی ولایت جو آیۂ انما ولیکم اللہ الخ میں مذکور ہے حاصل ہوگی اور یہ صفت ولایت مختص بذات مقدس جناب اقدس الٰہی و مختص بذات مبارک جناب رسالتمآب و جناب امیر المومنین علیہما السلام نہ ہوگی بلکہ مشترک تمام افراد انبیاء میں ہوگی حالانکہ یہ صفت ولایت مختص بذات مقدس جناب اقدس الٰہی و مختص بذات جناب ختمی مرتبت و شاہ ولایت قبل اس کے ثابت کی گئی ہے و افہموا حفظوا ۔

(آیت نمبر ۱۴ سورہ احزاب)

قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ یعنے کہہ تو اے محمد امت کو کہ نہیں سوال کرتا ہوں میں تمسے اوپر پہنچانے احکام خدا کے مزدوری کو مگر طلب کرتا ہوں میں دوستی کو قریبوں میں اپنے جملہ مفسرین لکھتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ قریب آپ کے کون ہیں جنکی دوستی ہم پر واجب ہے فرمایا وہ علی و فاطمہ و حسن

حسین علیہم السلام ہیں اس مقام میں یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ آل محمد کو
وحدت باطنی مساوات ظاہری یعنے ولایت و امامت کے سوا نبوت و رسالت
نہیں ہو سکتی ہے علاوہ بریں اگر قربیٰ غیر پیغمبر ہوتے تو ان سے بھی سوال
مودت بعوض اجرت تبلیغ رسالت ہوتا اور یہہ کوئی معنی نہیں کہ پیغمبر خدمت
تبلیغ رسالت کریں اور امت سے اجرت لیویں اور قربیٰ سے اجرت نہ لیویں
حالانکہ تبلیغ رسالت قربیٰ اور امت ہر دو کو ہوئی ہے پس مامور ہونا حضرت
محمد کا بسوال اجرت امت سے اور مامور نہ ہونا آنحضرت کا بسوال اجرت قربیٰ
سے دلیل وحدت محمد و آل محمد ہے پس قربیٰ بسبب وحدت باطنیہ اور حقیقت
محمدیہ میں داخل ہونے سے ثابت ہوتا ہے کہ آل محمد رسول ہیں اس خیال کو بنظر
تحقیق دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ وحدت باطنی مستلزم مساوات ظاہری
نہیں اگر مستلزم ہو تو لازم آتا ہے کہ کل اولاد جناب امیر المومنین مثل جناب
عباس وغیرہ اور نیز اولاد جناب امام حسن مثل جناب قاسم وغیرہ اور نیز تمام اولاد امجاد
جناب امام حسین مثل جناب علی اکبر وغیرہ علیہم السلام سب کے سب امام و معصوم
و انبیا و رسل ہو جاویں بلکہ جملہ سادات اس لئے کہ سب کو آنحضرت سے وحدت
باطنی حاصل ہے بلکہ جملہ شیعہ امام و معصوم اور نبی و رسول ہوں کیونکہ جناب
امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ شیعتنا خلقوا من فاضل طینتنا وعجنوا
بنور ولایتنا یعنے شیعہ ہمارے پیدا کئے گئے ہیں بقیہ طینت سے
ہماری اور خمیر کئے گئے ہیں وہ نور ولایت سے ہمارے اور یہہ حدیث تمام
بلاد میں مشہور و معروف اور زبان زد مومنین و ذاکرین ہے پس بنا بر
اس حدیث کے تمام شیعوں کو جناب ائمہ ہدیٰ سے مساوات ہے اور ائمہ
ہدیٰ کو آنحضرت سے مساوات باطنی و ظاہری ہے پس نتیجہ اس کا یہ

کہ تمام محبوں کو آنحضرت سے مساوات حاصل ہے فلہذا اپنا بر خیال مذکور کے
لازم آتا ہے کہ سب محب معاذ اللہ انبیاء و رسل ہوں ۔ اور اس خیال کے ثبت
قربی اگر غیر پیغمبر ہوتے تو آنحضرت اون سے بھی سوال مودت فرماتے
کیا معنی ہے کہ امت سے اجرت لیوے اگر قربی سے اجرت لیوے
حالانکہ تبلیغ رسالت ہر دو کو ہوئی ہے یہاں یہ بات بھی سمجھنی چاہئے کہ جب
قربی کو بھی تبلیغ رسالت ہوئی ہے تو اس بیان سے ظاہر ہے کہ قربی
بھی امت میں داخل ہیں ۔ عقلا اس بات کو خوب جانتے ہیں کہ آنحضرت
قربی سے سوال مودت کیوں فرماتے اس لئے کہ آیۂ کریمہ مذکورہ کے
نازل ہونے سے یہی غرض ظاہر ہوتی ہے کہ شرف و افتخار و اختصاص آل
محمد کا امت پر مثل آفتاب روشن ہو جائے ۔ لاغیر جب ایسا ہو تو پھر آنحضرت
کا آل محمد سے سوال مودت کرنا بےمعنی ہے رہا یہ امر کہ [illegible]
علیہم السلام من جمیع الوجوہ حتی نبوت و رسالت میں بسبب وحدت باطنی
اگر آنحضرت سے مساوات نہیں رکھتے ہیں تو اجرت تبلیغ رسالت چاہئے
کہ خود حضرت محمد کو دیجائے اس واسطے کہ جو شخص خدمت کرتا ہے اجرت
اوس کا مال ہے پس محبت قربی کو مقابل میں خدمت تبلیغ رسالت کے
اجرت قرار دینا یہ ہیچ وجہ من الوجوہ موافق عدل نہیں اس خیال کو اگر ہم
نظر غائر سے دیکھیں تو بداہۃً معلوم ہوتا ہے کہ وحدت باطنی من جمیع
الوجوہ ہرگز لازمہ مساوات ظاہری نہیں چنانچہ جمیع ملائکہ باعتبار خلقت
و حقیقت باہمدیگر وحدت باطنی رکھتے ہیں مگر مراتب و مناصب میں تفاوت
بین رکھتے ہیں جیسے حضرت جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و میکائیل علیہم
السلام جو مراتب و تقرب درگاہ جناب اقدس الٰہی میں رکھتے ہیں وہ
اور ملائکہ نہیں رکھتے ہیں علی ہذا القیاس انبیاء و رسل باعتبار خلقت و حقیقت

وحدت باطنی رکھتے ہین مگر مراتب و مناصب مین متفاوت جناب ابراہیم و نوح و موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام کہ یہ سب پیغمبران الوالعزم ہین اور دیگر انبیا الوالعزم نہین اسی قسم کی بہت سی نظیرین مل سکتی ہین پس جناب ائمۂ ہدیٰ علیہم السلام مین نبوت و رسالت نہونیسے وحدت باطنی جو آنحضرت سے جناب ائمۂ ہدیٰ کو ہے باطل نہین ہوتی جیسا کہ ملائکہ و انبیا کی مثال مین ثابت ہوا الحاصل اجرت تبلیغ رسالت جو محبت قربیٰ ہے وہ حقیقت مین محبت حضرت محمدؐ مصطفےٰ ہی کیونکہ قربیٰ یعنے حضرت علیؑ و فاطمہ و حسنؑ و حسینؑ علیہم السلام حضرت محمدؐ کے جگر کے ٹکڑے ہین اور بمنزل روح و جان ہین جیسا کہ بمفاد انفسنا و ابنائنا و فاطمہ بضعۃ منی سے ظاہر ہے پس اس صورت مین قربیٰ کو اجرت تبلیغ رسالت دینا حقیقت مین حضرت محمدؐ کو اجرت دینا ہے محبت قربیٰ حقیقۃً محبت رسول ہے فبناءً علیہ اجرت تبلیغ رسالت محبت قربیٰ کو قرار دینا موافق عدل ہے نہ مخالف عدل قطع نظر اس کے کیا شخص اجیر کی اجرت کو اوسکی اولاد صرف نہین کر سکتی اور کیا اوسکی اجرت مین اولاد شرعاً و عرفاً تصرف کرنیسے منع کیجاتی ہے ہرگز ایسا نہین بلکہ وہ شخص اجیر اپنی ہی اولاد کی خاطر سے محنت و مزدوری کرتا ہے علاوہ برین غور کرنا چاہئے کہ جیسی محبت خلاق عالم کی واجب ہے اور جیسا حق خلاق عالم کا مخلوق پر ہے ایسا کسی کا نہین ہے اور نہ ایسی محبت کسیکی واجب ہے بلکہ جملہ انبیاء و اوصیاء اور جناب محمدؐ و آل محمدؐ سے بھی اسی سبب سے محبت رکھنی لازم ہے کہ یہ بزرگوار ہمارے معبود حقیقی کی حجتین ہین اور واسطہ ہین درمیان خالق و مخلوق کے پس موافق خیال مذکور کے کہ جو خدمت کرے اجرت اوسکا مال ہے فبناءً علیہ خداوند عالم نے اپنی محبت کو حضرت رسول کی اتباع پر کیون موقوف رکھی جیسا کہ ارشاد

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ - یعنی اے رسول
محمد اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو پس میری پیروی کرو تا اللہ تمکو
دوست رکھے اس سے صاف ظاہر ہے کہ اتباع رسول عین محبت خداوند
عالم ہے حالانکہ درمیان آنحضرت اور خدا تعالے کے معاذ اللہ کوئی قرابت
نہیں محض بنظر اعزاز و اختصاص آنحضرت حق تعالے نے اپنی محبت کو اتباع
حضرت رسول قرار دی ہیں اگر آنحضرت کی اجرت تبلیغ رسالت محبت قربی
یعنی اقربا قرابت داران رسول ہیں قرار دینے کیا تعقل الزام آتا ہے
اور اوسکو کیا ضرور ہے کہ قربی بھی نبوت و رسالت رکہیں علاوہ بریں
خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ
خمسہ وللرسول ولذی القربی والیتامی والمسکین وابن السبیل
یعنے خوب جانو کہ جو کچھ تمہیں مال غنیمت حاصل ہوا ہے تو اوس کا پانچوان
حصہ خدا و رسول و صاحبان قرابت یتیموں مسکینوں اور مسافروں کیلئے
ہے مخفی نہ ہے کہ جن لوگوں کو بحکم آیہ تطہیر سر تا پا دامت پر روشن بزرگی اور
فضیلت عطا کی تھی اور اوس بزرگی کو قائم رکھنے کیلئے صدقات اور
خیرات لینا اون پر حرام فرمایا تھا اونہیں مال خمس میں حصہ دار فرمایا -
رہے یتیم و مسکین و مسافر یہ بھی انہیں بزرگواروں کے متوسلین یعنے
بنی ہاشم ہیں جنکے دوسرے کا اس میں حصہ اور حق نہیں ہے یہ آیہ کریمہ
کمال شرافت و عظمت جناب محمد و آل محمد علیہم السلام پر دلالت کرتی ہے
مگر اس آیہ مجیدہ میں یہ دیکھنا ضرور ہے کہ آنحضرت اپنے اور اپنی اہلبیت
وغیرہ کے حصہ کے مالک تو تھے ہی مگر مالک حقیقی خداوند عالم کے حصہ کا
کون مالک ہے چنانچہ امام رضا علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ خمس میں خدا کے

حصہ کا مالک کون ہے یہ فرمایا پیغمبر اور اون کے بعد امام ہے اس آیہ کریمہ واعلموا
الخ کو نظر تعمق سے دیکھنا چاہیے اس لیے کہ آیہ مودت میں اجرت تبلیغ رسالت محبت
قربیٰ قرار داد ہوئی ہے خیال ہوتا تھا کہ آل محمد کو جو ولایت و امامت کی منزلت رسالت
میں رکھتے ہیں بوجہ وحدت باطنی و مساوات ظاہری من جمیع الوجوہ لینا اجرت آنحضرت
سے اس واسطے کہ خدمت تبلیغ رسالت تو حضرت محمد کریں اور اجرت قربیٰ لیویں
یہ خلاف عقل ہے اس مقام میں یہ ادنیٰ فکر ظاہر ہوتا کہ قربیٰ یعنی علی و فاطمہ و حسن
و حسین اور دیگر ائمہ معصومین علیہم السلام بوجہ قرابت قریبہ و بوجہ اتحاد نورانی و
روحانی و سبب وحدت باطنی جو کہ پہلے سے پیغمبر کے حصے کے حقدار اور مالک
ہو سکتے ہیں جیسے کہ اجرت تبلیغ رسالت لینے میں ہوئی مگر خمس میں خدا کے
حصہ کے مالک پیغمبر اور ائمہ ہدیٰ کس وجہ سے ہوئے آیا معاذ اللہ خدا و رسول و ائمہ
میں کوئی اتحاد یا کوئی قرابت یا مساوات ہے اور نیز اس حصہ خداوند عالم کے مالک
ہونے سے حضرت رسول اور حضرت ائمہ ہدیٰ کیا معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد شریک
خدا ہو سکتے ہیں ہرگز کوئی مسلمان موحد یہ نہیں کہہ سکتا ہاں بلکہ بنظر اعزاز و
اکرام و اختصاص اپنے رسول اور اوصیائے رسول کے خدا تعالےٰ نے خمس
میں اپنے حصہ کا ان بزرگواروں کو مالک اور حقدار مقرر فرمایا پس ایسا ہی
خداوند عالم نے بنظر اعزاز و اکرام و اختصاص و اظہار شرافت و بزرگی اجرت
تبلیغ رسالت حضرت محمد مصطفےٰ کو محبت قربیٰ (آل محمد) مقرر فرمائی ہرچند
خدمت تبلیغ رسالت آنحضرت نے کی ہے مگر امت پر واجب ہے کہ اجرت اوسکی
آل محمد کو دے کیونکہ آل محمد کو اجرت رسالت دینا عین آنحضرت کو دینا ہے
اور لینا آل محمد کا اس اجرت کو عین لینا حضرت محمد کا ہے جیسا کہ خمس میں خدا
کا حصہ پیغمبر یا ائمہ کو دینا عین خداوند عالم کو دینا ہے اجرت تبلیغ رسالت

لیکن ایسے ہی انبیا و رسل نہیں ہوجاتے اور ایسا ہی حصہ خدا کے لینے سے حضرت رسول یا ائمہ بھی معاذ اللہ خدا نہیں ہوجاتے فاتقوا اللہ من شرور النفس ووساوسها ونستغفر من ذنوبها فتدبروا ولا تغفلوا وافهموا واحفظوا ۔

(آیت نمبر ۱۵)

واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما آتیتکم من کتاب وحکمة ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن به ولتنصرنه الخ یعنی جب لیا اللہ نے عہد نبیوں سے البتہ جو کچھ دوں میں تمکو کتاب اور حکمت سے اور پھر آئے تمہارے پاس پیغمبر سچا کرنیوالا اوس چیز کا کہ تمہارے پاس ہے البتہ ایمان لاؤ ساتھ اوس کے اور البتہ مدد کرو اوسکی یہ آیت بھی آنحضرت جناب امیر المومنین علیہما السلام کی شان و حالات پر دلالت کرتی ہے چنانچہ کتاب آیات علی کے صفحہ ۸۹ سطر ۱ میں مرقوم ہے کہ جناب امیر المومنین نے فرمایا کہ خدا کسی پیغمبر کو نہیں بھیجا مگر یہ کہ اوس سے عہد لیا ہے کہ اگر تمہارے پاس محمد صلعم آوے تو اوس پر ایمان لانا اور اپنی امت کو اوس پر ایمان لانیکا حکم دینا ۔ منتخب البصائر میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک روایت مرقوم ہے مختصر یہ ہے کہ فرمایا جناب امیر المومنین نے کہ جب پیغمبروں کی روحوں کو خداوند عالم نے پیدا کیا اور اون سے عہد و پیمان لیا کہ ہم پر ایمان لائیں اور ہماری اور تائید کریں تو ہم سے تا زمان آنحضرت جتنے پیغمبر ہوئے ہیں اون سب کو حق تعالے مبعوث کریگا اور وہ سب زمانہ رجعت میں مہدی کی مدد کرینگے اسی آیہ مجیدہ کی نسبت

علامہ مجلسی جلد سابع بحار میں تحریر کرتے ہیں لتومنن بہ یعنے رسول اللہ ولتنصرنہ یعنے وصیہ امیر المومنین و لم یبعث اللہ نبیاً ولا رسولا الا واخذ علیہ المیثاق لمحمد بالنبوۃ و لعلی بالامامۃ یعنے لتومنن بہ سے حضرت رسول مراد ہیں اور لتنصرنہ سے حضرت علی۔ اور نہیں مبعوث کیا اللہ نے کسی نبی و رسول کو مگر عہد و پیمان لیا واسطے حضرت محمد کے ساتھ نبوت کے اور واسطے حضرت علی کے ساتھ امامت کے پس اس سے ظاہر ہے کہ جناب امیر المومنین امام ہیں نہ رسول و نبی اور مدد کرنا انبیاء کا حضرت امیر کی اور جہاد کرنا انبیاء کا کفار سے بنظر ترویج و تلقین دین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہے نہ اور کسی نبی کے دین کی خاطر فتدبر و تامل = جاننا چاہیے کہ جیسے آیات کثیرہ فضیلت جناب محمد وآل محمد علیہم السلام میں وارد ہیں ایسے ہی احادیث متواترہ و روایات متظافرہ کتب معتبرہ احادیث وغیرہ میں منقول ہیں اس مختصر میں چند حدیثیں تبرکاً و تیمناً لکھی جاتی ہیں =

(حدیث نمبر ۱)

کتاب اصول کافی باب ان الائمۃ محدثون مفہوم صفحہ ۱۶۷ چھاپ ہند اور جلد ہفتم بحار باب الارواح التی فیھم ملخص او سکا یہ ہے کہ آنحضرت پانچ روحیں رکھتے تھے = روح قوۃ روح شہوت روح حیات روح ایمان روح قدس = اور روح قدس کہ آنحضرت کے ساتھ اوس کے متحمل نبوت تھے بعد ارتحال آنحضرت غیر از ارواح اربعہ فقط روح قدس جناب امام علیہ السلام کی طرف منتقل ہوئی اس سے یہ خیال نہ کیا جائے کہ ائمہ ہدی انبیاء و رسل ہیں اس لیے کہ روح قدس

مراد علم نبی اور علم امام ہے جیسا کہ شرح اصول کافی مطبوعہ نولکشور باب [illegible] فیہ ذکر الارواح التی فی الائمۃ علیہم السلام جلد ۲ صفحہ ۲۶ میں بعد ذکر ارواح [illegible] مذکورہ مرقوم ہے کہ مفضل بن عمر نے پوچھا امام جعفر صادق [illegible] کی [illegible] نیست وحینیکہ از دنیا رفت پیغمبر علیہ السلام منتقل شد روح القدس بسوی امام آن اشارت است بعلم امام و عمل او باینکہ پیغمبر دانستہ و عمل کردہ مثل استنباط حوادث از قرآن و [illegible] شبہات قدریہ [illegible] پیغمبر دنیا سے تشریف لیگئے منتقل ہوئی روح قدس بسوی [illegible] اشارت امام سے اور [illegible] روح قدس اشارہ ہے علم و عمل امام سے کہ جو کچھ پیغمبر جانا اور عمل کیا ساتھ [illegible] مثل استنباط حوادث قرآن سے شبہات کے قدریہ =

(حدیث نمبر ۲)

جلد سابع بحار باب انہ جری لہم من الفضل و الطاعۃ ما جری لرسول اللہ و انہم فی الفضل سواء = معنی اس باب کا یہ ہے کہ جاری ہوئی واسطے ائمہ کے فضل و طاعت سے وہ چیز جو جاری ہوئی واسطے رسول اللہ کے اور یہ تحقیق کہ ائمہ فضل میں برابر ہیں - باب مذکور میں شیخ حسن بن سلیمان سے بسند معتبر جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے مرقوم ہے کہ قال قال رسول اللہ اختار من الایام یوم الجمعۃ و من الشہور شہر رمضان و من اللیالی لیلۃ القدر و اختار من الناس الانبیاء و الرسل و اختار نی من الرسل و اختار منی علیاً و اختار من علی الحسن و الحسین و اختار من الحسین الاوصیاء ینفون عن التنزیل تحریف الضالین و انتحال المبطلین و تاویل الجاہلین تاسعہم باطنہم ظاہرہم قائمہم و ہو افضلہم

یعنے فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ بیشک اختیار کیا اللہ نے دنوں میں سے روز جمعہ کو اور مہینوں سے ماہ رمضان کو اور شبوں سے شب قدر کو اور آدمیوں میں سے انبیا و رسل کو اور رسل سے اختیار کیا مجھکو اور مجھ سے اختیار کیا علیؑ کو یعنے تا یہ کہ علیؑ وصی اور خلیفہ ہوں حضرت رسول کے اور اختیار کیا علیؑ سے حسنؑ و حسینؑ کو یعنے تا یہ کہ امام حسنؑ و امام حسینؑ وصی ہوں حضرت علیؑ کے اور اختیار کیا حسین سے اوصیا کو کہ منع کرتے ہیں تنزیل کی تحریف سے ضالین کو اور انتحال مبطلین کو اور تاویل جاہلین کو نہم اون کا باطن اون کا ظاہر اونکا قائم اونکا ہے اور وہ یعنے امام دوازدہم افضل انکا ہے وھو افضلہم سے بحسب ظاہر دیگر افضل ائمہ سے ہوتا ہے وہ باعتبار ذات و مرتبہ و منصب کی نہیں کیونکہ ائمہ اثنا عشر علیہم السلام ذاتاً رتبۃً و منصباً باہمدیگر مساوی ہیں جیسے خود یہ باب انہم فی الفضل سواء دال ہے اور کل ائمہ ہدیٰ بدون تفاوت منصب ولایت و امامت سے سرفراز و ممتاز ہیں تو واضح ہو کہ ہر معصوم بحسب ظاہر ایک ایک صفت خاص سے متصف ہے اور باطناً جمیع صفات سے اور وہ صفت خاص مثل صولت کے کہ جناب حیدر کرار اس سے خاصۃً متصف ہیں علی ہذا عصمت سے جناب صدیقہ طاہرہ فاطمہ زہرا اور حلم سے جناب امام حسن مجتبیٰ اور شجاعت سے جناب امام حسین علیہم السلام اسی طرح سے ہر معصوم ہر ایک صفت سے متصف ہے اور جناب صاحب الامر علیہ السلام ظاہراً و باطناً جامع جمیع صفات سیزدہ معصومین علیہم السلام ہیں جیسا کہ ورود دوازدہ امام محقق طوسی علیہ الرحمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ پس افضلیت جناب امام دوازدہم من حیث مجموع الصفات المذکورہ ہے چنانچہ لفظ ظاہرہم و باطنہم سے ظاہر ہوتا ہے اس حدیث سے ہم یہ خیال

تکذیب کریں کہ جناب ائمہ اثنا عشر علیہم السلام دارائے نبوت و رسالت ہیں
اس حدیث سے اس کا وہم بھی کسی عاقل کو نہیں ہوتا ہے وافہموا حق فہمہ

(حدیث نمبر ۳)

کتاب حیات القلوب جلد دوم ... سوم اور تفسیر کتاب ... و شیخ
مفید میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے اور یہ حدیث طولانی
ہے اوس میں اسمائے جناب ائمہ اثنا عشر علیہم السلام مذکور ہیں اور ذکر امام
ہشتم ہے (بقول خداوند عالم یہ عبارت الٰہی ہوئی ہے) ہر کہ تکذیب امام ہشتم
کند ہمہ اولیائے مرا تکذیب کردہ و علی ولی و ناصر دین منست و بارہائے گران
نبوت را بر دوش او بار کنم و قوت کشیدن آنرا باو عطا کنم الخ یعنے جو کہ
تکذیب کرے امام ہشتم کی تمام میرے اولیا کی اوس نے تکذیب کی اور علی
ولی اور ناصر میرے دین کا ہے اور بارگران نبوت کو اون کے دوش پر
رکھدونگا میں اور قوت اوس کے اوٹھانے کی اوسکو یعنے علی کو عطا کرونگا
یہاں بارگران نبوت سے مراد علم نبوت اور لوازم نبوت ہیں مثل ہدایات
خلق وغیرہ کے اس سے ہم یہ خیال نہ کریں کہ حضرت علی نبی ہیں علی ہذا یہ حدیث
جو آنحضرت نے ارشاد فرمائی ہے کہ یا علی میں صاحب تنزیل ہوں اور تو
صاحب تاویل ہے اس سے یہ نہ سمجھیں کہ تنزیل مفضول ہے تاویل سے
کیونکہ تاویل مخصوص خدا اور راسخان فی العلم ہیں کہ خداوند عالم فرماتا ہے
وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم یعنے نہیں

نہیں جانتا کوئی تاویل کو قرآن مجید کی مگر اللہ اور راسخان فی العلم یعنے جناب
محمدؐ و آل محمد علیہم السلام ۔ اور تنزیل کو تاویل سے مفضول خیال کرنا فضول
بات ہے اس لئے کہ تاویل بعد تنزیل ہے اور تنزیل قرآن پیغمبر کیلئے ہی نازل ہوا
سکے لئے اور مخفی نہ رہے کہ افضل الراسخین حضرت محمد مصطفےٰ ہیں جیسا کہ تفسیر
صافی سورۂ آل عمران فی بیان وما یعلم تاویلہ الخ ص۹۸ سطر۳ میں ہے
فرسول اللہ افضل الراسخین فی العلم قد علمہ اللہ عزوجل جمیع ما انزل
علیہ من التنزیل والتاویل الخ اور کتاب آیات جلی ص۳ میں مرقوم ہے
کہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم جانتے ہیں تاویل قرآن کو اور حضرت
محمدؐ ہم سب سے افضل ہیں حضرات ائمہ ہدی خود جب اپنے سے جناب رسالتمآب
کو افضل مانتے ہیں تو پھر ہم جناب ائمہ ہدی کو آنحضرتؐ کے مساوی من
جمیع الوجوہ ماننا قطعاً خلاف مرضی جناب ائمہ ہدی ہے اور ہمارے اس خیال سے
حضرات ائمہ اطہار ہرگز خوش نہیں ہیں ۔ اور جلد سابع بحار باب نفی الغلو ص۲۰۸
سطر۱۸ میں ہے عن ابی الصباح قال واللہ لقد قال لی جعفر بن محمد
ان اللہ علم نبیہ التنزیل والتاویل قال فعلم رسول اللہ علیاً یعنے
امام جعفر صادق نے فرمایا تحقیق اللہ نے تعلیم دی اپنے نبی کو تنزیل اور
تاویل کی پس رسول اللہ نے تعلیم دی علیؑ کو اس سے بالبداہت ثابت ہے کہ
آنحضرت افضل الراسخین ہیں کیونکہ حضرت علی جو اول آل محمدؐ اور اول اہلبیت
راس و رئیس اہلبیت نے جب آنحضرت سے تعلیم پائی ہے تو دیگر ائمہ
ہدی کا بدرجہ اولی آنحضرت کے فیوضات علوم سے مستفیض ہونا ظاہر ہے

(حدیث چہارم نمبر ۴)

جلد سابع بحار باب جوامع مناقبہم وفضائلہم ص۱۸۴ مین مرقوم ہے دروی عن ابی سعید الخدری قال خطب امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام فقال ایہا الناس نحن ابواب الحکمۃ ومفاتیح الرحمۃ وسادۃ الامۃ وامنا الکتاب وفصل الخطاب وبنا یثیب اللہ وبنا یعاقب من احبنا اعل البیت عظیم احسانہ وما ثم میزانہ وقبل عملہ وغفر زلتہ ومن ابغضنا لا ینفعہ اسلامہ ان اهل بیت خصنا اللہ بالرحمۃ والحکمۃ والنبوۃ والعصمۃ منا خاتم الانبیاء الاو انتا راية الحق التی من تقدمها سبق ومن تاخر عنها زہق الاوانا خیرۃ اللہ اصطفانا علی خلقہ وایتمنا علی وحیہ الخ ۔ یعنے ابو سعید خدری سے روایت کیگئی ہے کہ کہا اوس نے خطبہ پڑھا جناب امیر علیہ السلام نے کہ اے گروہ مردم ہم دروازے حکمت ومفاتیح رحمت وسرداران امۃ وامناء کتاب وفصل خطاب ہین ہماری وجہ سے دیتا ہے خدا ثواب اور ہماری وجہ سے عقاب کرتا ہے جو شخص کہ دوست رکھتا ہے ہم اہلبیت کو بزرگ ہوتا ہے احسان اوسکا اور ترجیح دیجاتی ہے میزان کو اوسکی قبول ہوتا ہے عمل اوسکا اور بخشی جاتی ہین لغزشین اوسکی اور جو شخص کے دشمن رکھتا ہے ہمکو نفع نہین دیتا ہے اسلام اوسکا اوسکو بہ تحقیق کے ہم وہ اہلبیت ہین کہ خاص کیا ہے خدانے ہمکو ساتھہ رحمت ونبوت وعصمت کے ہم مین سے ہین خاتم الانبیا اور آگاہ ہو تم کہ ہم رایت حق ہین جو اوسکا تابع ہوا سبقت لے گیا جو متاخر ہوا اوس سے نیست ونابود ہوا آگاہ ہو کہ بدرستیکہ ہم برگزیدہ کان خدا ہین برگزیدہ کیا خدانے ہمکو اپنی مخلوق پر اور امین کیا خدانے ہمکو اپنے وحی پر ۔ حدیث مذکور مین جو ارشاد ہوا خصنا بالرحمۃ والحکمۃ والنبوۃ ومنا خاتم الانبیاء الخ اس سے اذہان

عوام متبادر ہوتے ہیں کہ ایمہ ہدی انبیا ہیں۔ اور آنحضرت کے خاتم الانبیا
ہونے سے خیال کیا جاتا ہے لفظ خاتم مانع وجود دیگر نبوت اور استعمال
لفظ خاتم کا شخص کامل پر ہوتا ہے کیونکہ لغت قاموس میں خاتم بمعنی
بلغ آخرہ ہے یعنے کمال تک پہنچا جس لفظ کی طرف لفظ خاتم مضاف
ہو کامل اوس مضاف الیہم کا ہوگا۔ مثل لفظ خاتم الذاکرین کے جو شخص
کہ ذاکری اور روضہ خوانی میں کامل ہوتا ہے اوس پر خاتم الذاکرین کا اطلاق کیا جاتا ہے
موافق ہمارے خیال کے حدیث مذکور الصدر سے فقط جب بلفظ نبوت
ایمہ ہدی کا انبیا ہونا اور خاتم الانبیا سے آنحضرت کا کامل انبیا سے کامل ہونا
ظاہر ہوتا ہے تو آنحضرت کا افضل اشرف اور اعلیٰ ہونا تمام جمیع انبیا سے
ثابت ہوتا ہے کیونکہ جو کامل ہے وہ افضل و اشرف غیر کامل سے ہے اور
یہہ اوضح واضحات و ابدہ بدیہیات سے ہے پس بنظر اس آنحضرت
کا جناب ایمہ ہدی خصّنا بالنبوۃ سے اگر انبیا فرض کئے جاویں اور خاتم
الانبیا سے تو آنحضرت یقیناً کامل الانبیا ہیں۔ فیاء علی ہذا ایمہ ہدی
مفضول اور غیر کامل ہوے اور آنحضرت کامل اور افضل ہوے
اس صورت میں ایمہ ہدی کو آنحضرت سے من جمیع الوجوہ مساوی خیال کرنا
خود ہمارا خیال سابق باطل کرتا ہے۔ الحاصل حدیث مذکور الصدر میں
جو لفظ خصّنا ہے اس میں آنحضرت اور جناب سیدہ علیہا السلام
بھی داخل ہیں نہ فقط ایمہ اثنا عشر علیہم السلام۔ اگر آنحضرت

اور جناب فاطمہ زہرہ داخل نہیں ہیں تو کیا پیغمبر خدا اور جناب صدیقہ
طاہرہ مخصوص رحمت اور حکمت اور عصمت سے نہیں ہیں۔
بلکہ داخل ہیں جب آنحضرت مخصوصا بالرحمۃ والحکمۃ والنبوۃ ہیں بوجہ
نبی مستقل الغیر خصوصا ہیں جو لفظ نا ہی داخل ہیں تو لفظ نبوت حدیث
مذکور میں اشارہ آنحضرت کیطرف ہے نہ ائمہ ہی کیطرف مطلب
حدیث مذکور کا ظاہر ہوتا ہے کہ آل محمد علیہم السلام مخصوص بالرحمۃ
والحکمۃ والعصمۃ ہیں۔ اور حضرت محمد علاوہ رحمت وحکمت وغیرہ کے
مخصوص ہونے کے مخصوص بالنبوۃ بھی ہیں اور اسی طرح حدیث منزلۃ
علی منی بمنزلۃ ہے یعنے جیسی منزلت آنحضرت کی نزدیک خداوندعالم کے ہے
ویسی ہی منزلت جناب امیرالمومنین اور دیگر ائمہ معصومین علیہم السلام کی ہے
یعنے آنحضرت جیسے اشرف واعلی اور افضل الناس نزدیک خداوندعالم ہیں
اور بحکم خداوندعالم حاکم ہیں خلق پر اسی طرح جناب امیر اور دیگر ائمہ اطہار ہیں
وافہموا واحفظوا

حدیث نمبر (۵)

جلد سابع بحار باب جوامع مناقبہم وفضائلہم میں مرقوم ہے عن الباقر علیہ السلام الی
ان قال نحن اہل البیت الرحمۃ وشجرۃ النبوۃ ومعدن الحکمۃ وموضع
الملائکۃ ومہبط الوحی یعنے فرمایا جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ہم اہل
رحمت اور شجر نبوت اور معدن حکمت اور موضع ملائکہ اور محل نزول وحی ہیں اور یہ
دلیل علیحدہ قائم کی جائے کہ درخت نبوت سے نبوت نہیں ہیں ورنہ ذکر کرنا درخت
کا جو بے نبوت ہو بے ثمر ہے حدیث مذکور کی شرح میں شرح اصول کافی مطبوعہ لکھنؤ

باب سی و یکم اصل باب ان الائمۃ علیہم السلام معدن العلم و شجرۃ النبوۃ و المختلف الملائکۃ صـ ۱۴۱ سنہ ۳ مین مرقوم ہے کہ ایمہ معصومین معدن العلم یعنے مکان علم دین ہین و شجرۃ النبوۃ یعنے ایمہ ہدی مناط احکام شرع ہین و مختلف الملائکۃ یعنے محل آمد و رفت ملایکہ ہین شب قدر مین اوس باب مین تین حدیثین لکھی ہوی ہین اور ہر حدیث مین لفظ شجر النبوۃ واسد ہے اوس کی شرح کتاب مذکور مین زبان فارسی ہی لکھی ہوی ہے کہ ما حافظ وحی الہی - ایم یعنے ہم حافظ وحی الہی ہین اور موضع الرسالۃ یہہ شرح ہے کہ جاے مجموع آنچنین یم کہ وحی بر رسول شدہ یعنے ہم جاے مجموع اوس چیز کی ہین کہ وحی رسول پر ہوی - فمن شاء فلیرجع الیہ

حدیث نمبر (۶)

جلد سابع بحار باب جوامع مناقبہم و فضایلہم صـ ۲۶۶ مین ابی جعفر بن محمد علیہما السلام علامہ مجلسی تحریر فرماتے ہین انی قال ایہا الناس ان اہل بیت نبیکم شرفہم اللہ واتاہم ما لم یوت احدا من العالمین فہم الفروع الطیبۃ والشجرۃ الطیبۃ و معدن العلم و موضع الرسالۃ و مختلف الملائکۃ الخ یعنے فرمایا جناب امام محمد باقر نے کہ اے گروہ مردم بدرستیکہ تمہارے نبی کی اہل بیت کو شرف عطا فرمایا اللہ نے بسبب بزرگی اوس نبی کے تا اینکہ فرمایا اوس جناب نے کہ امین نازل ہوی رسالت اور اپر ملایکہ نازل ہوتے ہین اور یہہ لوگ

اونکی طرف روح الامین نے دی خدا نے وہ چیز کہ کسی کو عالمین سے نہین دی پس یہہ فروع طیبہ ہین اور درخت مبارک ہین اور معدن علم ہین اور موضع رسالت ہین اور محل پے در پے آنے ملایکہ کے ہین یہہ حدیث کمال فضیلت اہلبیت علیہم السلام پر دلالت کرتی ہے اس حدیث کے بعض جملون سے ہمارا ادہین نبوت و رسالت ایمہ ہدی پر استدلال کرتا ہے وہ یہہ ہے کہ ہبوط ملایکہ اور پے در پے انا ملایکہ کا انکی خدمت مین بلا وحی نہین البتہ کوئی حکم خالق کیطرف سے لاتے ہین اور پہنچاتے ہین اور جناب ایمہ ہدی محل وضع رسالت ہین اور موضع التقی فی محل عدل ہو اور خدا عادل ہے الہٰذا ان ہین رکہی ہے پس ایمہ ہدی رسول ہین یہہ خیال ہمارا صحیح نہین اسلیے کہ ملایکہ کا پے در پے خدمت آیمہ مین حاضر ہونا دلیل نبوت و رسالت نہین اور یہہ بہی لازم نہین کہ جب ملایکہ حاضر ہون تو وحی خدا لاوین اس لیے کہ بعد حضرت رسول وحی کا آنا منقطع ہوگیا اور یہہ بات کتب سیر و احادیث سے بخوبی ثابت ہے اور ملایکہ تو خدمت گزار اہلبیت ہین چنانچہ بخدمت جناب فاطمہ الزہرا مین حاضر ہوکر کسبنی چکی پیسنی جناب امام حسین کے گہوارہ کی جنبانی کی ایسی بہت سی خدمتین آل محمد کی ملایکہ نے کی ہی اور یہہ تمام امور درج روایات و احادیث ہین اہلبیت علیہم السلام کی شان تو ارفع و اعلی ہے بلکہ مومنین کے گہر شب قدر حضرت جبرئیل ع باگروہ ملایکہ ہر سال آتے ہین اور مومنین سے مصافحہ کرتے ہین چنانچہ سورہ قدر کی تفسیر عمدۃ البیان اردو مطبوعہ نولکشور اور تفسیر ملا فتح اللہ علیہ الرحمہ مین بہی لکہا ہے اور موضع الرسالۃ سے ایمہ ہدی کو محل وضع رسالت سمجہنا اور ایمہ ہدی کو رسول جاننا قطعاً خلاف کتب معتبرہ و احادیث ہے چنانچہ موضع الرسالۃ کی تفسیر جلد سابع بحار باب جوامع مناقبہم و فضائلہم صفحہ ۲۷۴ سطر مین اس طرح مرقوم ہے موضع الرسالۃ ای علوم الرسالات او الرسالات نزلت کف بیتہم او علیہم فی لیلۃ القدر وغیرہا علی مجلس فرماتے ہین موضع الرسالات

یعنے علوم رسالت اور رسالات نازل ہوئی ہیں گھریں ائمہ ہدیٰ کی یا ان پر نازل ہوئی شب قدر یا غیر شب قدر میں بیشک اس میں انکار ہی نہیں کیونکہ جب قرآن مجید حضرت رسول پر گھر میں اہلبیت کے نازل ہوا تو علوم رسالت اور رسالات بدرجہ اولی گھریں ان کے نازل ہوئے ہیں اور وہ علوم آنحضرت نے اپنی اہلبیت کو تعلیم فرمائے جیسا کہ کتاب اصول کافی وغیرہ سے ظاہر ہوتا ہے فتدبروا و تاملوا ۔

(حدیث نمبر)

انہ وجد بخط مولانا ابی محمد العسکری اعوذ باللہ من قوم حذفوا محکمات الکتاب ونسوا اللہ رب الارباب والنبی وساقی الکوثر فی مواقف الحساب ولظی والطامات الکبری ونعیم دار الثواب فنحن السنام الاعظم فینا النبوۃ والولایۃ والکرم ونحن منار الھدی والعروۃ الوثقی والانبیاء کانو یقتبسون من انوارنا الخ

یعنے شان یہہ ہے بخط جناب امام حسن عسکری علیہ السلام پایا گیا کہ وہ جناب فرماتے ہیں پناہ لیتا ہوں میں ساتھ خدا کے اوس قوم سے کہ جس نے محکمات کتاب خدا کو حذف کی ہے اور فراموش کیا خدا کو جو رب الارباب ہے اور فراموش کیا نبی اور ساقی کوثر کو موقف حساب میں اور فراموش کیا شعلہ آتش اور طامۃ کبری کو اور بہشت گھر ہے ثواب کا پس ہم ہیں سنام اعظم اور ہم میں ہے نبوت اور ولایت اور کرم اور ہم منار ہدایت اور عروۃ الوثقی ہیں اور انبیاء ہمارے نور سے اقتباس کرتے تھے اس حدیث میں لفظ فینا النبوۃ سے یہہ خیال نکیا جائے کہ جناب ائمہ ہدی انبیاء

ہین اس لیئے کہ جب آیت قرآنی وما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین بصراحت تمام آنحضرت کے خاتم الانبیاء ہونے اور آنحضرت پر نبوت ختم ہونے پر دلالت کرتی ہے اور کل اہل اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ آنحضرت خاتم الانبیاء بمعنی ختم کنندہ نبوت ہیں نہ بمعنی انگشتر و مہر وغیرہ کے اگر یہ خیال کیا جائے کہ یہ مذکورہ میں خاتم بفتح تا ہے مکسور نہیں تو ختم کنندہ کا معنی ہونا اس خیال کے نسبت باد نا تامل تفسیر ملا فتح اللہ رحمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ خاتم کو ابوحفص نے فتحہ سے پڑھا ہے اور نیز تفسیر صافی سورہ احزاب صفحہ ۲۲۴ سطر ۱ مین مرقوم ہے خاتم النبیین و آخرہم الذی ختمہم او ختموا بہ علی اختلاف القرائتین ثم یعلم من یلیق ان یختم بہ النبوۃ وکیف ینبغی شانہ یعنے آنحضرت آخر پیغمبران ہین ایسے کہ تمام انبیا کی نبوت کو ختم حضرت نے ختم فرمادی یا کل انبیا نے ختم کردی ہے نبوت کو بوجہ آنحضرت کے یعنے تمام انبیا کی نبوت ختم ہوگی بسبب خاتم الانبیا ہونے آنحضرت کے پس جو شخص کہ ایسا لائق ہو کہ جس کے سبب نبوت ختم ہوتی ہے تو اوس شخص کی شان کیسی ہوگی غرض لفظ فینا النبوۃ مین نا متکلم مع الغیر کیلئے ہے جسمین آنحضرت داخل ہین اور فینا النبوۃ سے یہ ہے کہ ہم خاندان نبوت سے ہین اور یہ اشارہ آنحضرت کیطرف ہے کیونکہ آیت قرآنی اور احادیث کثیرہ ائمہ ہدیٰ کے نبی نہونے پر خود جناب ائمہ ہدیٰ سے وارد ہوئی جیسے کہ کتاب حدیث اصول کافی اور جلد سابع بحار باب نفی الغلو مین مرقوم ہین یا این ہمہ جناب ائمہ اطہار کو نبی جاننا قطعاً خلاف حکم خدا و رسول و ائمہ علیہم السلام ہے اور حدیث مذکورہ مین مقتبس ہونا انبیاء کا انوار جناب محمد و آل محمد علیہم السلام

سے جو ظاہر ہوتا ہے اوس سے نبوت و رسالت کا اقتباس کرنا مراد ہے
کیونکہ نبوت و رسالت کو حاصل کرنا بغیر خداوند عالم کے دیے ممکن نہیں
یعنی اقتباس جیسا کہ صراحۃً مذکور ہے دادن ہے قال قدس اللہ
نفسہ فی العلم صفحہ اس سے ظاہر ہے کہ انبیا نے انوار جناب محمد و آل محمد
علیہم السلام سے زیادہ علم و حلم و فضل و کمال و معجزہ حاصل کیا ہے بلکہ نبوت
و توحید بھی انہیں سے انبیا کو ملی ہے اور نور پاک محمدی علت وجود
انبیا بلکہ علت جمیع ممکنات ہے جیسا کہ ریاض القلوب جلد دوم میں تفسیر
جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے اور نیز کتاب مذکور صفحہ ۱۸
میں یہ عبارت ہے کہ معتبر از حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام منقول است
کہ محمد و علی صلوات اللہ علیہما دو نور بودند نزد خداوند عالمیان دو ہزار سال
پیش از انکہ حق تعالی خلایق را ایجاد کند پس چون ملائکہ آن دو نور
را دیدند یکے را اصل یافتند و ازان شعاعی لامع گردیدہ بود کہ فرع
آن بود پس گفتند خداوندا عالم این چہ نور است حق تعالے وحی نمود بسوے
ایشان کہ این نوریست از نور ہائے من کہ اصل پیغمبری ست و فرعش
امامت است یعنی جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جناب محمد
و علی صلوات اللہ علیہما دو نور تھے نزدیک خداوند عالم کے دو ہزار
سال پیشتر جب ملائکہ نے ان دونوں کو دیکھا ایک کو اصل پایا
اور اوس سے شعاع لامع ہوئی تھی کہ وہ فرع اوسکی تھی پس ملائکہ نے
عرض کی خداوندا یہ کیا نور ہے وحی ہوئی کہ یہ وہ نور ہے میرے انوار
کہ اصل اوسکی پیغمبری ہے اور فرع اوسکی امامت ہے الخ پس اس
حدیث سے صاف روشن ہے کہ پیغمبری آنحضرت کی اصل ہے اور امامت

حضرت علی کی فرع ہے اور اصل و فرع مین جو فرق ہے وہ اظہر من الشمس ہے پہرا اسکو مساوی خیال کرنا گویا روز روشن کا انکار ہے = اور نیز جلد سابع بحار باب نادر فی معرفتہم بالنورانیۃ صفحہ ۲۷۴ سطر ۳۵ مین ہے کہ فرمایا جناب امیر المومنین علیہم السلام نے یا سلمان و یا جندب قال لبیک یا امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیک قال کنت انا و محمد نوراً واحداً من نور اللہ عز وجل فامر اللہ تعالیٰ ذلک النور ان یشق فقال للنصف کن محمداً و قال للنصف کن علیاً اسی حدیث کا ترجمہ بیت الاحزان کتاب مصایب کے صفحہ ۶ سطر ۱ مین لکہا ہے کہ فرمایا جناب امیر نے سلمان اور ابوذر رضی اللہ عنہما سے کہ مین اور محمد ایک نور تہے لیس فرمایا خدائے تبارک تعالےٰ نے اوس نور کو کہ دو نصف ہو لیس ایک نصف کو فرمایا محمد ہو اور دوسرے نصف کو فرمایا علی ہو لیس ایسا ہی ہوا = اور کتاب حیات القلوب مطبوعہ نولکشور صفحہ [illegible] مین ہے جسکا ترجمہ دو یہ ہے کہ حدیث معتبر مین حضرت صادق سے منقول ہے کہ حق تعالےٰ نے چودہ نور خلق فرمائے چودہ ہزار سال قبل ... ابتدائے خلقت لیس وہ روحین ہمارے تہین اور نیز کتاب حدیقہ سلطانیہ مین اسطرح حدیث وارد ہے یعنے جناب چہاردہ معصوم علیہم السلام بطور اشباح یعنے ابدانی نورانیہ اور ارواح لطیفہ کیساتہہ حضور جناب اقدس الٰہی مین تسبیح و تقدیس مین مصروف تہے لیس بنا بران احادیث مذکورہ کے حدیث کنت نبیاً الخ جو آنحضرت نے بہ صیغہ واحد ارشاد فرمائی ہے اوس سے اغلق الصبح روشن ہوتا ہے کہ جناب ائمہ اثنا عشر علیہم السلام جیسے عالم ارواح مین شریک نبوت آنحضرت تہین ہین عالم انوار مین بہی شریک نبوت

(حدیث نمبر ۹)

جلد سابع بحار باب جوامع مناقبھم وفضائلھم انہ وجد بخطہ علیہ السلام
ما صورتہ قد صعدنا ذری الحقایق باقدام النبوۃ والولایۃ
الی ان قال فالکلم البس حلۃ الاصطفا لما عھدنا منہ الوفا
وروح القدس فی جنانہ الصاغورۃ ذاق من حدائقنا
الباکورۃ الخ — یعنی شان یہہ ہے کہ پایا گیا بخط معصوم علیہ السلام صورت
اوسکی یہہ تحقیق کہ صعود کیا ہمنے زنہائے حقایق پر بقدمہائے نبوت و ولایت
تا اینکہ فرمایا پس کلیم خدا کو پہنایا گیا اون کو لباس اصطفا سوقت کہ
عہد لیا ہم نے اون سے وفا کا اور روح القدس نے جنان صاغورہ میں آن
کے ذائقہ کیا ہے حدایق باکورہ سے ہماری یہہ حدیث بہی کرامت کبری
و مراتب عظمی پر جناب محمد و آل محمد علیہم السلام کے دلالت کرتی ہے باقدام
النبوۃ سے یہہ خیال نہ کیا جائے کہ جناب ائمہ ہدی نبوت و رسالت رکہتے ہیں
اس لیے کہ حدیث مذکور جو معصوم نے ارشاد فرمائی ہے اس سے اشارہ
بطرف علو مرتبت و سمو منزلت و رفعت کے اور ظاہر ہے کہ نبوت سے نبوت
آنحضرت کی مراد ہے اور ولایت سے ولایت ائمہ ہدی جو بنیابتہ عن النبی
ائمہ کو پہنچی ہے فلہذا معصوم نے فرمایا صعدنا ذری الحقایق باقدام
النبوۃ الخ اور حدیث نمبرے میں مذکور ہو چکا ہے کہ خلاق عالم نے ضرایب چاردہ
معصومین علیہم السلام کو بطور اشباح اپنے نور عظمت سے پیدا فرمایا اور آنحضرت
کے نور مقدس سے ایک لاکہہ چوبیس ہزار پیغمبر خلق فرمائے بنا برعلیہ آنحضرت
معدن نبوت و رسالت و منبع جمیع فیوضات اور بسبب وراثت علوم جمیع انبیا

ومرسلین ہونیکے جناب آل محمد علیہم السلام کو بھی معدن نبوت و رسالت
کہتے ہیں فضلاء علیہ بہ برکت انوار جناب محمد و آل محمد علیہم السلام تمام انبیاء
و مرسلین خلعت وجود سے مخلع ہو کر بعالم شہود و ظہور میں جلوہ پذیر ہوئے
ہیں اس سے لازم نہیں آتا کہ آل محمد بھی نبی و رسول ہوں کیونکہ نبوت و رسالت
تنابر اپنی مصلحت کے خداوند عالم نے جسکو چاہا عطا فرمایا اس میں وحدت طینت
و مساوات ظاہریہ کو کچھ دخل نہیں اگر دخل ہوتا تو سوائے امام علیہ السلام کی
جد اولاد و اجداد منصب ولایت و امامت سے سرفراز ہوتی بلکہ مراتب اربعہ نبوت
و رسالت و ولایت و امامت سے ممتاز ہوتی نظر بر آن مخصوص بارہ امام اور وجود
معصومین میں امامت و معصومیت کا حصر قطعاً یقینی ہے فافہموا و احفظوا =

(حدیث نمبر ۹)

جلد سابع بحار باب جوامع مناقبہم و فضائلہم صفحہ ۱۲ میں مرقوم ہے کہ ہم شجرۃ النبوۃ
و بیت الرسالت ہیں اور مختلف الملائکۃ الخ یعنی معصوم فرماتے ہیں کہ ہم درخت
نبوت ہیں اور مکان وضع رسالت ہیں اور محل ہیں جو ملائکہ کے آنے والے ہیں
جناب امیر علیہ السلام کو درخت نبوت ہونے سے خیال نہ کیا جائے کہ امیر بھی نبوت
رکھتے ہیں شجرۃ النبوۃ وغیرہ کا معنی حدیث نمبر ۵ میں کتاب شرح
اصول کافی کے ساتھ مذکور ہو چکا ہے فمن شاء فلیراجع الیہ =

(حدیث نمبر ۱۰)

جلد سابع بحار باب جوامع مناقبہم صفحہ ۲۶۳ کتاب خصال باسناد عبد اللہ ابن عباس سے
روایت کیگئی ہے قال قام رسول اللہ فینا خطیبا فقال فی آخر خطبۃ

جمع اللہ عز وجل لنا عشر خصال لم یجمعہا لاحد قبلنا ولا تکون
فی احد غیرنا الحکم والحلم والعلم والنبوۃ والسماحۃ والشجاعۃ
والقصد والصدق والطہور والعفاف یعنے جمع کئے ہین خداوند
عالم نے واسطے ہمارے دس خصال کہ نہین جمع کئے ہین واسطے کسی کے
قبل ہمارے اور نہون گے یہ خصال کسی مین سوائے ہمارے یہ حدیث
مدرجہ افضلی فضیلت جناب محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر دلالت کرتی ہے
جاننا چاہیے کہ لنا متکلم مع الغیر ہے ان صفات مذکورہ مین سوائے نبوت کے
باقی سب مین جناب امیر بھی آنحضرت کے شریک ہین ۔ اور کتاب شرح
المبین فی تاریخ امیر المومنین باب ... صفحہ ۱۵۳ بیان خم غدیر مین جو آنحضرت
سے یہ خطبہ مرقوم ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے جمعت فیہم الخصال العشرۃ
لا یجمع الا فی عترتی و اہل بیتی العلم والحلم والنبوۃ تا آخر لیکن
احادیث معتبرہ مثل جلد ہفتم بحار و اصول کافی مین نہین ہے اور نیز یہ بھی کتاب مذکورہ
سے ثابت نہین ہوتا ہے کہ خطبہ مذکور کس معتبر کتاب حدیث سے لیا گیا
ہے کیونکہ تفسیر صافی جو نہایت معتبر اور ایک علامہ متبحر کی تصنیف ہے
تفسیر مذکور کے سورہ مائدہ صفحہ ۱۵۹ مین فقرات خطبہ یوم الغدیر جناب رسولخدا
سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ جناب رسولخدا پر نبوت ختم ہوگئی بعد
آنحضرت کے کوئی نبی نہین ہے چنانچہ تفسیر مذکور مین حسب صفحہ مذکورہ
مرقوم ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ان علی ابن ابی طالب اخی و وصی
و خلیفتی والامام بعدی الذی محلہ منی محل ہارون
من موسی الا انہ لا نبی بعدی یعنے بدرستیکہ علی ابن ابی
طالب میرا بھائی اور میرا وصی اور میرا خلیفہ اور امام ہے بعد میرے محل و مرتبہ
مثل ہارون کے موسی سے مگر یہ شان ہے کہ کوئی نبی بعد میرے نہین ہے

اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضرت کے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو حضرت علی علیہ السلام ہی ہوتے مگر خاتمیت آنحضرت مانع ہوگئی = اور نیز یہ حدیث تفسیر عمدۃ البیان اور حق الیقین اور تفسیر ملا فتح اللہ رحمہ اللہ میں صراحۃً مذکور ہے جسکی یہ عبارت ہے

آنحضرت امیر المومنین را خطاب کرد کہ اے علی تو من بمنزلۂ ہارونی از موسیٰ الا آنست کہ بعد از من پیغمبر نخواہد بود اگر جائز بود کہ بعد از من پیغمبری میباشد آن تو میبود نہ غیر تو بجہت جا فضل وعصمت و مزیت علم و انواع محاسن و اخلاق تو ۔ یعنی

آنحضرت نے امیر المومنین کو خطاب کیا کہ یا علیؑ ۔ تو مجھسے بمنزل ہارون کے ہی موسیٰ سے مگر یہ کہ بعد میرے پیغمبر نہوگا اگر جائز ہوتا کہ بعد میرے پیغمبر ہوئے تو وہ تو ہوتا نہ غیر تیرا بسبب جامعیت فضل وعصمت و مزیت علم وغیرہ الخ ۔ اس عبارت تفسیر مذکور سے نیز ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت پر نبوت ختم ہوگئی ہے اگر ختم نہوتی تو بجز حضرت علی کے کوئی غیر شخص پیغمبر نہوتا اور جلد نہم بحار صفحہ ۴۰۲ سطر ۱ میں یہ عبارت علامہ مجلسی تحریر فرماتے ہیں ابو سعید از رسول خدا روایت نمودہ کہ فرمودند یا علی حب تو ایمان ست وبغض تو نفاق اول کسیکہ داخل بہشت میگردد دوست تو است واول کسیکہ داخل دوزخ میشود مبغض تو ست خداوند ترا شائستہ این مقام نمودہ تو از من هستی و من از تو الا آنکہ بعد از من پیغمبری نیست اگر پیغمبر ممکن بود کہ باشد ہر آئینہ تو میبود اس حدیث سے بھی بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضرت پر نبوت ختم ہوگی اگر بعد آنحضرت کسی

پیغمبر کا ہونا ممکن ہوتا تو وہ حضرت علی ؑ ہی ہوتے پس حدیث مذکور سے
حضرت رسول کا خاتم الانبیا ہونا اور حضرت علی کا نبی نہونا ظاہر ہے
تحقیق نہ ہے کہ اکثر اوقات آنحضرت نے ارشاد فرمایا ہے کہ یا علی انت
منی بمنزلة ھارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی یعنے
یا علی تجھکو مجھسے وہ نسبت ہے کہ جو موسیٰ سے ہارون کو تھی مگر شان
یہ ہے کہ بہ تحقیق کوئی نبی بعد میرے نہیں ہے اس حدیث منزلت
مین جو لفظ بعدی ہے اس سے یہ خیال نکیا جائے لفظ بعد ظرف
ہے اور انحصار ظرف زمان اور مکان مین ہے یہان اگر ظرف
زمان لین تو لانبی بعدی کا یہ معنی ہوگا بعد میرے زمانہ کے نبی
نہین ہے اور میرے زمانہ تو نبی ؐ ہے پس اس سے لازم آتا ہے کہ
بعد آنحضرت جناب امیر سے سلب نبوت ہو اور بعد عطا کرنے نعمت
نبوت و رسالت کے کسی نبی کو زمان حضرت آدم سے تا زمان حضرت
خاتم سلب نبوت و رسالت نہین فرمایا اور خدا تعالے نے اپنے طریق کی
خلاف نہین کرتا جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے ولن تجد لسنة اللہ
تبدیلا" یعنے ہرگز نہین پائیگا تو واسطے طریقہ خدا کے تبدیلی بنا بریں
معنی ظرف زمان لفظ بعدی مین لینا جبکہ متعذر ہوا تو ضرور ہے
کہ معنی ظرف مکان لیجائے اس وقت لانبی بعدی کا یہ معنی
کہ نبی نہین ہے بعد میرے مکان کے اور مکان
مراد [illegible] مرتبہ سے اور بعدیت مکان اور مرتبہ کا معنی [illegible] مرتبہ
[illegible] اس وقت یہ ہوتا ہے کہ کوئی نبی
[illegible] جو نبی بعد میرے ہوگا اوسکا مرتبہ نہیں ہے

برابر مرتبہ نبوت کے ہوگا اور مقصود آنحضرت کا یہ تہا کہ کوئی نبی میرے
زمانہ میں اور بعد میرے زمانہ کے قیامت تک نہوگا تو پس آنحضرت اسطرح
فرماتے ہیں الا انہ لا نبی فی حیاتی و بعد مماتی الی یوم القیا
مۃ جاننا چاہیے کہ بنابر اس معنی خیالی کے کہ جو نبی ہوگا وہ میرے
مرتبہ سے پست ہوگا تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ آنحضرت کے مرتبہ
کے برابر ہوگا یا بڑھکر ہوگا پس ہم آنحضرت کے مرتبہ کے برابر ہوگا فقط
کہکر کیوں خاموش رہیں بلکہ یوں کہیں کہ وہ آنحضرت کے مرتبہ سے
بہی بڑہکے مرتبہ والا نبی ہوگا نعوذ باللہ من ذالک الاعتقاد =
غرض موافق ہمارے معنی اختراعی کے مقصود نبی ہمارا مفقود ہوگیا وہ یہ کہ
آنحضرت کے بعد جو نبی ہو وہ آنحضرت کے مرتبہ نبوت کے برابر کا
نبی ہو حالانکہ ایسا کوئی نبی نہ قبل آنحضرت ہوا اور نہ بعد آنحضرت
اور نہ قیامت تک ایسا کوئی نبی ہوگا اگر حسب خیال مذکور آنحضرت کی
برابر کے نبی حضرت علیؑ اور دیگر ائمہ کو ہم خیال کریں تو یہ حضرات
بہی نہیں ہو سکتے اس لئے کہ حضرت محمد مصطفیٰ بالاصالت یعنی
بلا واسطہ بشر نبی ہیں اور آنحضرت پر قرآن مجید نازل ہوا اور آنحضرت
پر وحی نازل ہوتی تہی اور آنحضرت نبی تارہیں اور شریعت تازہ
رکہتے ہیں اور جس پیغمبر الوالعزم کو خداوند عالم نے مبعوث برسالت
فرمایا اور نیز کتاب آسمانی نازل ہوئی اور نیز وحی نازل ہوتی تہی اور
وہ پیغمبر اولوالعزم شریعت تازہ رکہتے تہے حضرت آدم سے تا حضرت
عیسیٰ یہی طریق خدا جاری رہا اس میں کسی قسم تبدیلی نہیں ہوئی اور
کیونکر ہو سکتی چنانچہ خداوند عالم کا خود ارشاد ہے ولن تجد

لسنۃ ۲ التقیۃ بلا مگر بنا بر خیال مذکور جناب امیرؑ اور دیگر ائمہ ہدیٰ کو
نبیؐ اور رسول خیال کرنیسے بدیہی تبدیلی طریقہ خداوند عالم کیلئے ثابت
ہوتی ہے اس لئے کہ جب ائمہ ہدیٰ آنحضرتؐ کے مرتبہ نبوت کے
برابر ہیں تو ائمہ ہدیٰ پر بھی وحی نازل ہوتی اور کتاب آسمانی کا
بھی نزول لازمی تھا اور شریعت تازہ بھی ائمہ اظہار کیلئے ضرور
ہوتی اور ائمہ ہدیٰ بھی بالاصالت بغیر واسطہ بشر نبی تازہ ہوتے
ان مذکورہ باتوں سے ایک بات بھی جناب ائمہ طاہرین کیلئے
متحقق نہیں باوجود اس کے پھر ہم خیال کریں کہ حضرت علی اور
دیگر ائمہ ہدیٰ علیہم السلام آنحضرتؐ کے مرتبہ کے برابر نبوت رکھتے
اس طرح کا خیال یقیناً شرعاً وعرفاً وعقلاً ہرگز ہرگز درست نہیں
بلکہ ایسا خیال بمقابل دیگر پیغمبران اولوالعزم کے حضرت علی اور دیگر
ائمہ ہدیٰ کی شان کو گھٹاتا ہے کیونکہ حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ
وغیرہ پر تو کتاب خدا نازل ہوا اور نیز نزول وحی ہوا اور وہ سب
بالاصالت نبی ہوں اور شریعت تازہ رکھتے ہوں اور حضرت علی اور
دیگر معصومین ہمارے مثل آنحضرتؐ نبوت و رسالت رکھکر نبی تازہ نہوں
اور شریعت تازہ رکھتے نہوں اور کتاب آسمانی بھی قرآن مجید کے
سوا نازل نہو اور ان پر نزول وحی نہوں اور بالاصالت نبی نہوں
پس اس سے بڑھکر اب ائمہ ہدیٰ کی کیا شان گھٹ سکتی ہے کیونکہ حضرت
موسیٰ وغیرہ مفضول ہوکر تو صاحب شریعت تازہ وغیرہ وغیرہ ہوں
اور حضرت علیؑ اون سے افضل ہوکر آنحضرتؐ کی شریعت سے تابع
ہوں پس تمام امور مناقص مراتب و منازل جناب ائمہ اثنا عشر

علیہم السلام محض لفظ بعدی میں معنی ظرف مکانی لیتے ہیں جیسا کہ

حدیث منزلت کے لفظ بعدی میں

معنی ظرف زمانی کو متعذر جانتا اور ظرف مکانی کا معنی لینا اور اوس میں مفہوم مخالف پیدا کرنا یعنے لا نبی بعدی کا یہہ معنی لینا کہ کوئی نبی بعد میرے زمانہ میں نہیں ہے یا علی تو میرے زمانہ میں نبی ہے اسطرح کا مفہوم مخالف پیدا کر کے ہمارے خیال نے معنی حدیث منزلت کو مختل کر دیا اگر ایسا ہی مفہوم مخالف لیا جاوے تو قرآن مجید اور احادیث کا معنی تمام مختل ہو جاوے مثلاً یہہ آیت قرآنی قال رب اغفر لی وہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی یعنے جناب سلیمان پیغمبر نے کہا کہ اے پروردگار میرے بخش تو مجھکو اور عطا فرما تو مجھکو ایسا ملک جو نہ سزاوار ہووے واسطے کسیکے بعد میرے اس آیہ کریمہ میں جو لفظ بعدی ہے بنا بر خیال سائق کے اس میں بھی معنی ظرف زمانی لینا متعذر ہے کیونکہ معنی ظرف زمانی سے آیہ مذکورہ کا یہہ معنی ہوگا کہ بعد میرے زمانہ کے کسیکو بھی ایسا ملک نہ سزاوار ہولیں یہہ دلالت کرتا ہے میرے زمانہ میں سزاوار ہووے حالانکہ یہہ خلاف مقصود متکلم ہے کیونکہ غرض حضرت سلیمان کی یہہ ہے کہ بعد میرے کسیکو ایسا ملک عطا ہی نہو اور یہہ ظاہر ہے کہ جو شخص بعد اپنے زندگی کے جس چیز کو گوارا نکرے تو اپنے زمانہ میں اوسکو کیونکر گوارا کر سکتا ہے اسیطرح حدیث منزلت بھی ہے کہ بعد آنحضرت کے کوئی نبی قیامت تک نہوگا تو حضرت کے زمانہ میں کیونکر کوئی نبی ہو سکتا ہے اس لیئے کہ آنحضرت خود اپنے زمانہ کے اپنا نبی مرسل موجود ہیں غرض جب آیہ مجیدہ مذکورہ میں معنی ظرف زمانی

متعذر ہوئی تو ضرور ہوا کہ معنی ظرف مکانی لیکئے جاویں حدیث منزلت میں لیگئی تھی اسوقت میں یہ معنی آیہ مذکورہ کے ہونگے کہ مجھے ایسا ملک عطا فرما کہ بعد میرے کسیکو ملک عطا ہو دیگر ملک سے نسبت مرتبہ نہو بلکہ میرے ملک کے برابر ہو۔ کیونکہ حدیث منزلت میں مکان سے عبارت مرتبہ کی تھی اور اگر مقصود سلیمان کا یہ ہوتا کہ میری زندگی میں کسیکو ایسا ملک نہ ملے تو یہ عبارت ہونی چاہئے تھی لا ینبغی لاحد فی حیاتی ... بعد مماتی الی یوم القیامۃ جیسا کہ حدیث مذکور میں بیان کیا گیا کہ لا ینبغی فی حیاتی و بعد مماتی الی یوم القیامۃ ہونا تھا پس خیال مذکور جو معنی اصلی و مقصود قلبی جناب سلیمان کا مفقود ہو گیا اور انحصار ظرف زمان و مکان میں تھا وہ بھی فاسد ہو گیا اب بجز معنی سومی کے چارہ ہی نہیں کہ جو معنی آیہ مذکورہ درست ہو جاتے۔ اور نیز موافق مفہوم مخالف مذکور کے اکثر معانی آیات قرآن مجید کی اور احکام شریعت غرا کے معاذ اللہ لغو ہو جائینگے چنانچہ قرآن مجید میں خداوند عالم فرماتا ہے ورا کعوا مع الراکعین یعنی رکوع کرو تم رکوع کرنے والوں کے ساتھ بنابر مفہوم مخالف کے لازم آتا ہے کہ اگر ہم تنہا نماز پڑھیں تو رکوع نہ کریں اور نیز ارشاد ہوتا ہے یا ایھا الذین آمنوا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق الخ اس آیہ کریمہ سے نماز کیواسطے وضو کا واجب ہونا ظاہر ہوتا ہے پس بنابر مفہوم مخالف اگر نماز نہ پڑھیں تو وضو واجب نہیں حالانکہ طواف واجب کے لئے

اور مس کتابت قرآن تعمیم کیلئے بھی وضو واجب ہے ؛ تمت فوائد
و نا ہملو ۲ ؛

مخفی نہ ہے کہ حدیث منزلت میں کئی امور غور طلب ہیں وجہ کیہ
حدیث آنحضرت نے کب ارشاد فرمائی اور کیوں ارشاد فرمائی اور جناب
امیر علیہ السلام کو نبوت کیوجہ سے مستثنیٰ فرمایا اور فائدہ استثنا کا کیا ہے
اور اس میں جو [illegible] وہ کونسا ہے اور معنی کے [illegible] کیا [illegible]
سے واضح ہو جاتا ہے [illegible] کہ آنحضرت کو غزوہ تبوک [illegible]
[illegible] میں اپنی اہلبیت کی حفاظت کیلئے آنحضرت نے [illegible]
[illegible] کیا آنحضرت جناب امیر سے آزردہ ہو گئی وجہ
یہ ہے کہ حضرت علی کو چھوڑ گئے ہیں یہ سماعت فرماکر جناب امیر
اپنے مقام سے نکلے اور راہ میں آنحضرت سے ملاقات کرکے کیفیت
عرض کی اوسوقت آنحضرت نے فرمایا کہ کیا تم راضی نہیں ہو اسپر
کہ تمکو مجھ سے وہ نسبت ہے کہ جو موسیٰ کو ہارون سے تھی مگر یہ کہ
میرے بعد پیغمبری نہیں ہے یہ سنکر جناب امیر المومنین نے عرض کی
کہ میں راضی ہوں ؛ آنحضرت نے جناب امیر علیہ السلام کو پیغمبری سے
اس لئے مستثنیٰ فرمایا کہ ہارون پیغمبر اور وصی جو جناب موسیٰ کے
تھے اون کا انتقال سامنے موسیٰ کے ہو گیا تھا اور آنحضرت نے جناب
امیر المومنین کیسامنے رحلت فرمائی اور جناب امیر المومنین بعد آنحضرت
۳۰ سال تک زندہ اور سلامت رہے اور نیز فائدہ نبوت آنحضرت خاتم
نبوت حضرت علی تھی تنہا جناب امیر کو جناب رسالتمآب کی پیغمبری

سے مستثنیٰ فرمایا اور استثناء وہ ہے کہ کلام سابق سے جو وہم پیدا ہوتا
اوس کے دفع کرنیکی غرض سے کیا جاتا ہے جیسا کہ جاءنی القوم الا زید آئی
ہے یعنے آئی میرے پاس قوم مگر زید یعنے زید نہیں آیا اگر چہ زید
قوم میں داخل تھا مقصود متکلم کا یہہ ہے کہ زید جو نہیں آیا ہے اوسکو
بھی داتا سے خارج کرے لہذا زید کو مستثنیٰ کیا اگر زید مستثنیٰ نہوتا تو زید بھی
بھی میں داخل ہوتا اور یہہ خلاف مقصود متکلم ہے حدیث منزلت میں بھی
ایسا ہی ہے کہ جناب ہارون جناب موسیٰ کے خلیفہ بھی تھے اور نبی
بھی تھے اگر آنحضرت الا انہ لا نبی بعدی نفرماتے تو جناب امیر علیہ
السلام کی نبوت بھی متحقق ہوتی کیونکہ جناب امیر شرائط نبوت مثل علم
علم و فضل و عصمت وغیرہ میں موسیٰ و ہارون کے جو مستثنیٰ منہ میں شریک
ہیں اور آنحضرت پر خداوند عالم نے نبوت کو ختم فرمادی جیسا کہ آیہ
ماکان محمد ابا احد الخ اور نیز احادیث کثیرہ سے ثابت ہے کہ جیسا
کہ قبل ازین مذکور ہوچکا ہے اور نیز مذکور ہوگا لہذا آنحضرت نے نبوت
سے جناب امیر کو مستثنیٰ فرمایا ۃ بلکہ حدیث مذکور سے جنس نبی کی
نفی ثابت ہوتی ہے یعنے عام ازین کہ پست مرتبہ کا یا برابر مرتبہ کا یا آنحضرت
سے بلند مرتبہ کا کسی قسم کا کوئی نبی بعد آنحضرت کے بوجہ خاتمیت قیامت
تک نہوگا اگر کسی قسم کا نبی ہوتا تو الا انہ لا نبی بعدی فرمانا بیجا اور استثنا
لغو اور عبث ہوتا اور معصوم سے صدور عبث نہیں ہوتا ۔ اور بعدی کی
قید کا فائدہ یہہ ہے کہ خلافت جناب امیر المومنین حیات آنحضرت اور
بعد ممات آنحضرت ہر دو زمانہ کو شامل ہے بعدی کا لفظ زبان سے
اگر نہوتا تو مثل ہارون خلافت حضرت امیر المومنین بھی فقط زمان حیات

آنحضرت میں محقق ہوتی وافقہوا واحفظوا ولا تغلوا۔

(حدیث نمبر ۱۱)

کتاب کافی میں یہہ مضمون حدیث ہے کہ معصوم نے فرمایا کہ قولوا فینا ما شئتم الا ان تقولوا انّی ربّنا ولن تبلغوا کنہ فضلنا یعنے کہو ہماری شان میں ہمارے جو کچھ چاہو مگر یہہ کہ کہو تم رب ہمارا ہمکو پرورش کرتا ہے اور ہرگز نہ پہونچو گے تم کنہ فضل کو ہمارے اس حدیث سے یہہ خیال نکیا جاوے کہ نبوت ورسالت ربوبیت تو نہیں ہے پس ایمہ کی نبوت ورسالت بھی واجب الاخراج ہوتی تو البتہ امام علیہ السلام اسکو خارج فرماتے۔ پس خارج نکرنا نبوت ورسالت کو دلیل قطعی ہے واسطے اثبات نبوت ورسالت ایمہ علیہم السلام کے حدیث مذکور میں غور کرنا چاہیے کہ جو لفظ فینا واسطے جمع کے ہے اون میں جناب رسول خدا بھی آیا داخل ہیں یا نہیں ہیں تو آنحضرت کی مفضولیت اور جناب ایمہ ہدی کی افضلیت لازم آتی ہے یعنے جناب ایمہ ہدی کے ایسے فضایل ومراتب ہیں کہ غیر از ربوبیت جو چاہیں کہہ سکتے ہیں اور آنحضرت کو نہیں کہہ سکتے پس اس سے کمی فضیلت ومراتب آنحضرت بمقابل جناب ایمہ ہدی علیہم السلام ظاہر ہوتی ہے۔ پس معاذ اللہ آنحضرت مفضول اور ایمہ ہدی افضل ہوے حالانکہ آنحضرت افضل ہیں اس لیے کہ آنحضرت متبوع اور ایمہ ہدی تابع ہیں اور آنحضرت نبی مرسل اور پیغمبر اولوالعزم اور مؤسس شریعت ہیں۔ اور جناب ایمہ ہدی اوصیاے

آنحضرت اور ہمارا فقط شرف بیشتر ہیں۔ اور نیز اس خیال سے ترجیح بلا مرجح
لازم آتی ہے پس بوجہ لزوم تقایص مذکورہ آنحضرت بھی فیہما میں داخل ہیں
اس صورت میں نبوت و رسالت کیونکر واجب الاخراج ہو سکتی ہے
اور نیز نبوت و رسالت کو خارج نکرنا آنحضرت کے فیہما میں داخل ہو سکنے کی دلیل
ہے پس معنی حدیث کا یہ ہوا کہ غیر از ربوبیت جو چاہو ہمکو کہو عام ازینکہ
نبوت ہو یا رسالت و ولایت و امامت من حیث المجموع رکھتی ہیں جیسے
جناب رسالتمآب اور بعض فرد میں ہماری فقط ولایت و امامت ہی
ہیں جیسے ائمہ اثنا عشر علیہم السلام پس جناب رسالتمآب کو نبی و رسول
وغیرہ وغیرہ کہو اور ہمکو امام و ولی کہو۔ پھر ذکر نبوت و رسالت حدیث مذکور
میں مقصود معصوم کا بید ظاہر ہوتا ہے کہ محمد و آل محمد کو خداوند عالم
نے اپنے صفات کمالیہ کا مظہر گردانا ہے۔ پس ہم میں صفات کمالیہ الہیہ
کو مشاہدہ کرکے ہمکو خدا نہ کہو بلکہ ہمارے واسطے رب کو قرار دیکر جو چاہو
ہماری شان میں کہو۔ اور نبوت و رسالت خدای تعالیٰ کے صفات سے
نہیں جسکو معصوم خارج فرماتے فتدبروا ولا تغلوا۔

(حدیث نمبر ۱۲)

کتاب غایۃ المرام صفحہ ۲۷ باب صد و شصت و ششت میں مرقوم ہے
عبد اللہ ابن مسعود کہتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین کو رکوع و سجود میں
میں نے دیکھا کہ بعد نماز کہتے ہیں اللھم بحرمۃ محمد عبدک
و رسولک اغفر للخاطئین من شیعتی یعنی

خداوند بحق حضرت محمد کہ بندہ اور رسول تیرا ہے میرے گنہگار شیعوں
کو بخشدے عبداللہ ابن مسعود کہتے ہیں کہ پھر جناب رسول خدا کو دیکھا
میں نے رکوع اور سجود میں کہتے ہیں اللھم بحرمة عبدک وولیک
علی اغفر للعاصیین من امتی یعنے خداوندا بحرمت علی جو تیرا عبد
اور ولی ہے میرے گنہگاران امت کو بخشدے ابن مسعود کہتے ہیں کہ
میں ترس وبیم سے بیہوش ہوگیا جناب رسول خدا نے سر بلند کر کے فرمایا
یا ابن مسعود آیا کفر بعد از ایمان - میں نے عرض کی کہ پناہ بخدا کہ میں کافر ہوں
لیکن جب علی کو دیکھا میں نے کہ آپکے حق کے واسطے سے خداوند عالم سے
سوال کرتے ہیں اور آپ کو دیکھا کہ حضرت علی کے حق کے واسطے سے اپنی
امت کیلئے طلب مغفرت فرماتے ہیں اس سے مجھے حیرت ہے کہ کون
ایک تمہارے سے افضل ہے پیغمبر خدا نے فرمایا ابن مسعود حق تعالی
نے مجھکو اور علی کو اور حسن وحسین کو اپنی نور عظمت سے دو ہزار سال
قبل پیدایش مخلوق پیدا فرمایا او سوقت نہ تسبیح تھی نہ تقدیس بعد ازاں
میرے نور کو شگافت فرمایا - اور اوس سے آسمان اور زمین کو پیدا فرمایا
اوس سے عرش اور کرسی کو پیدا کیا اور علی عرش وکرسی سے
جلیل تر ہے تا آخر اس حدیث نورانی سے کالنور علی شاہق
الطور روشن ہے کہ حضرت رسول اور حضرت علی اور جناب حسنین علیہم السلام
باعتبار حقیقت وخلقت نورانیت باہمدیگر مساوی ہیں اس سے
یہہ خیال نہ کیا جائے کہ مساوات خلقیہ مستلزم اسکو ہے کہ جو حضرت محمد مرا تب

اربعہ ولایت و امامت و نبوت و رسالت رکھتے ہیں حضرت علی بھی
نبوت و رسالت رکھتے ہیں کیونکہ مساوات خلقیہ مستلزم اسکو نہیں ہے
اس لئے ظاہر ہے کہ نبی آدم سب کے سب مساوات خلقیہ رکھتے ہیں
اور نیز باعتبار حقیقت مساوی ہیں پھر کس لئے تفاوت و تفارق
بیچ مراتب و مناصب وغیرہ میں رکھتے ہیں علاوہ برایں ایک ذاکر نے بیان
مراتب میں کی خلافت بعض از آنحضرت سے کی جیسا کہ حدیث نمبر ۱۲ میں
مذکور ہوا ہے پھر باہم دیگر مراتب و مناصب و مدارج میں کیوں فرق کرتے ہیں
ہیں کیوں دیگر انبیا مثل جناب موسی و عیسی وغیرہ کے اولوالعزم ہوئے

وانصفوا ولا تغفلوا

(حدیث نمبر ۱۳)

کتاب حق الیقین بیان اثبات رجعت صفحہ ۱۶۱ چھاپ ایران میں نعمانی نے
روایت کی ہے حضرت امام محمد باقر سے کہ جب قائم آل محمد علیہ الصلوۃ والسلام
باہر آئینگے خداوند عالم انکی یاری کریگا ساتھ ملائکہ کے۔ اول جو شخص
کہ انسے بیعت کریگا وہ حضرت محمد ہونگے بعد ازاں حضرت علی
آنحضرت کی بیعت سے یہ خیال نکریں کہ حضرت صاحب الامر بھی
نبوت و رسالت رکھتے ہیں ورنہ بیعت اوس شخص سے کہ جو
دارائے مراتب اربعہ مذکورہ ہو قبیح ہے اور مستلزم بیعت افضل
بمفضول ہوتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ ایام دوازدہم ولایت
و امامت کے سوائے نبوت و رسالت رکھتے ہیں اس امر کو بنظر تعمق

جاننا چاہیے کہ آنحضرت کا صاحب الامر سے بیعت فرماتا دو حال سے خالی نہو گا یا معاذ اللہ ۔ بلحاظ اپنی محکومیت وتابعت کے بیعت فرمائینگے یا اظہار کرنے شرافت وکرامت جناب صاحب الامر کی جو امت پر مخفی ہے بیعت فرمائینگے ۔ ان ہر دو صورت سے صورت اولی عقلاً وشرعاً وعرفاً کسی طرح جایز ہی نہیں ہے اسلئے کہ کوئی پیغمبر اپنے وصی اور جانشین کا محکوم وتابع نہیں ہوسکتا بلکہ وصی محکوم وتابع اپنے پیغمبر کا ہوتا ہے اور یہی طریقہ حضرت آدم سے تا حضرت عیسیٰ ہر پیغمبر اور اسکے وصی کے حق مین جاری رہا اور خداوند عالم اپنے طریقہ کے خلاف نہین فرماتا ۔ چنانچہ ارشاد فرماتا ہے ولن تجد لسنة الله تبدیلا ۔ پس جبوقت صورت اولی متعذر ہوی تو لامحالہ صورت ثانیہ متحقق ہوی ۔ یعنے بیعت کرنا آنحضرت کا محض بنظر اظہار شرافت وکرامت جناب صاحب الامر کے ہے جو عالم پر مخفی ہے بجز اسکے اور کسی جہت سے بیعت آنحضرت کی نہین اور اس بیعت سے لازم نہین آتا کہ جناب صاحب الامر دارائے مراتب اربعہ مذکورہ ہو کر من جمیع الوجوہ آنحضرت کے مساوی ہون ۔ بالفرض اگر جناب صاحب الامر علیہ السلام بدون تفاوت آنحضرت سے مساوات رکھتے ہون ۔ تو اس صورت مین بیعت کرنا آنحضرت کا حضرت امام دوازدہم سے کیا معنی ۔ اور نیز ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہے اور مرجح جناب صاحب الامر مین کیا چیز ہے جسکے سبب سے آنحضرت اپنے پوتے اور اپنے وصی سے بیعت فرمائینگے جب مرجح ثابت ہوگیا تو پھر مساوات قطعاً باطل ہوگی اور اگر کوئی امر مرجح ثابت نہوگا تو ترجیح بلا مرجح لازم آئیگی ۔ اور یہہ بداہتہ

باطل ہے پس ان صورتون کے باطل ہونے سے صاف معلوم ہو گیا کہ
کہ آنحضرت جمیع مخلوقات سے اور اپنے اوصیا سے یقینًا افضل ہین
اور جناب آیمہ ہدی کا مفضول ہونا اور تابع ہونا آیات و احادیث سے
ثابت ہے چنانچہ سورہ انفال رکوع ۱۰ مین خداوند عالم فرماتا ہے یا ایہا
النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین
یعنے اے رسول کافی ہے تجکو خدا اور مومنین سے وہ شخص جو تیرا متبع ہے
اور کتاب آیات جلی مین لکہا ہے کہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام اس آیت
کی تفسیر مین اپنے آبا سے طاہرین سے روایت کی ہے کہ یہ آیت جناب
امیر علیہ السلام کی شان مین نازل ہوی۔ اور یہہ روایت تفسیر عمدۃ البیان
مین بھی موجود ہے اور تفسیر جناب اہلبیت علیہم السلام سے بہی یہی مفہوم ہوتا ہے
کہ اس آیت مین مومنین سے مراد جناب امیر ہین اور یہاں صاف ظاہر ہے کہ
جو اطاعت رسول کی آپنے کی ہے کسی سے وقوع مین نہین آئی۔ اور نیز
سورہ یوسف رکوع ۱۲ مین خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے قل ھذا سبیلی
ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی یعنے کہدے اے رسول
کہ یہہ میرا راستہ ہے جسمین خدا کی طرف بلاتا ہون مین اور میری متابعت
کرنے والا بصیرت اور روشنی پر قایم ہین ان دونون آیتون سے جناب
امیر کا تابع رسول ہونا اور حضرت رسول کا متبوع ہونا ثابت ہے اور نیز جلد سابع
بحار باب نفی الغلو صفحہ ۲۵۰ سطر ۱۷ مین مرقوم ہے باسناد عن ابن یزید
عن ہشام بن سالم عن الثمالی قال قال علی بن الحسین

کان علی واللہ عبداً صالحاً اخو رسول اللہ ما نال الکرامۃ
من اللہ الا بطاعۃ للہ و لرسولہ و ما نال رسول اللہ الکرامۃ
من اللہ الا بطاعۃ للہ یعنے فرمایا جناب امام زین العابدین علیہ السلام
نے کہ علی واللہ شخص صالح اور برادر رسول اللہ ہیں نہیں پہنچے وہ جناب بزرگی
کو مگر بسبب طاعت خدا و رسول کے اور نہیں پہنچے رسول اللہ بزرگی کو مگر
بسبب طاعت خدا کے۔

اور آیت وما یعلم تاویلہ الخ کی تفسیر میں جناب امام جعفر صادق
علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہم راسخون فی العلم ہیں اور حضرت رسول صلعم
سب سے افضل تھے۔ اور یہ بات تفسیر صافی و آیات جلی سے منجلی ہے
پس آیات و احادیث سے آنحضرت کا متبوع و افضل ہونا اور جناب
ائمہ اثنا عشر علیہم السلام کا تابع و مفضول ہونا ثابت ہوا۔ پس باوجود افضل
ہونے آنحضرت کے جناب صاحب الامر سے بیعت کرنا بغیر اظہار شرافت
جناب صاحب الامر کے کوئی اور امر متصور نہیں ہو سکتا جیسا کہ آنحضرت
نے بغرض اظہار جلالت جناب امیر۔ جناب امیر کو خانہ کعبہ سے بتوں کو
گرانے کے وقت اپنے دوش مبارک پر اٹھایا اور اسی طرح جناب حسنین
علیہما السلام کو اپنے کاندھوں پر اور کبھی اپنی پشت اقدس پر آنحضرت سوار کر لیتے
تھے اور بغرض اظہار مراتب جناب سیدہ علیہا السلام کا استقبال فرماتے
تھے اور دست مبارک کو بوسہ دیتے تھے وافہموا واحفظوا

ارباب بصیرت و بصارت اور صاحبان ایمان و ایقان پر مخفی
نہیں ہے کہ جناب ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کے نبی و رسول ہونے میں جناب

جناب رسالت مآب اور خود جناب ایمہ ہدیٰ سے احادیث کثیرہ وارد ہیں منجملہ ان کے اس کتاب میں چند حدیثیں لکھی جاتی ہیں ۔ ۱ جلد سابع بحار ص۲۷ سطر ۱ میں سلمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا جناب امیرالمومنین علیہ السلام صار محمدؐ خاتم النبین وصرت انا خاتم الوصیین وصار محمد نبیا و رسلا وصرت انا صاحب امرالنبی یعنے محمد خاتم النبین ہوے اور میں خاتم الوصیین ہوا اور محمد نبی مرسل ہوے اور میں صاحب امرالنبی ہوا۔

اس حدیث شریف میں جناب امیرالمومنین علیہ السلام کا خاتم الوصیین ہونا جو مذکور ہے اوس سے کسیکو یہہ خیال پیدا نہو کہ جب جناب امیر علیہ السلام خاتم الوصیین ہیں تو امام حسن مجتبی علیہ السلام سے لیکر تا امام دوازدہم علیہم السلام پھر گیارہ وصی کیسے ہوے۔ جاننا چاہئے کہ خاتم الوصیین کا یہہ معنی ہے کہ جیسے حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ خاتم الانبیا ہو کر نبوت انبیا کو ختم فرمادے کہ قیامت تک بعد آنحضرت کے کوئی نبی نہوگا جیساکہ آیت وما کان محمد الخ اور نیز احادیث کثیرہ سے ثابت ہے ایسا ہی جناب امیرالمومنین علیہ السلام خاتم و آخر اوصیا ہو کر وصایت اوصیائے انبیا کو ختم فرمادی چنانچہ جلد نہم بحار ص۱۳۰ سطر ۱ میں مرقوم ہے کہ نبی خاتم و آخر ہم پیغمبر النت و اعلی خاتم و آخر اوصیا۔ یہہ معنی ہے خاتم الوصیین کا اور ظاہر ہے کہ جب کوئی نبی نہوگا تو بالضرور کوئی وصی بھی نہوگا لہذا جناب امیر علیہ السلام خاتم الوصیین ہوے اور گیارہ امام علیہم السلام یہہ سب اوصیائے حضرت رسول ہیں نہ کسی دوسرے کے۔

۲ جلد نہم بحار ص۳۲ سطر ۱۳ ابن عباس از رسول خدا روایت نمودہ

کہ آنحضرت فرمودند سطلع گردید خداوند عالم بر اہل زمین اختیار نمود و برگزید
مرا از برائے نبوت پس مرا پیغمبر خود گردانید ثانیاً سطلع شد بر اہل زمین برگزید
از میان آنہا علی ابن ابی طالب را و او را امام گردانید بعد ازان امر نمود کہ علی را
برادر و وصی و خلیفہ و وزیر خود گردانم یعنے ابن عباس نے حضرت رسول خدا
سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ مطلع ہوا خدا وند عالم اہل زمین
پر پس اختیار کیا اور برگزیدہ کیا مجھکو واسطے نبوت کے پس مجھکو اپنا پیغمبر
کیا اس حدیث مین جو فقط ذکر نبوت ہے اس سے یہ خیال نکیا
جائے کہ اور مراتب مثل ولایت و امامت و رسالت کے نہ تہی اس لئے
جس زمانے مین آن حضرت نبی تھے اوس زمانے مین رسالت و ولایت
و امامت بہی حضرت کو حاصل تہی مثل اور انبیا کے بتدریج مراتب حاصل
نہین ہوے۔ ثانیاً مطلع ہوا اہل زمین پر پسند کیا درمیان سے اون کے
علی ابن ابی طالب کو اور امام کیا بعد ازان حکم فرمایا کہ علی کو بھائی اور وصی
اور خلیفہ اور وزیر اپنا کرون مین۔

۳۔ بحار جلد ۲۳ سا مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے
حدیث طولانی مروی ہے تا اینکہ آنحضرت فرمودند شنیدم از پدرم حضرت
محمد باقر علیہ السلام و او از پدرش حضرت علی ابن الحسین و او از حضرت
امیر المومنین علیہ السلام از حدیث طولانی در بعض روایت خداوند عالم
فرمودند واجب و افضل فرائض از برائے انسان معرفت و شناختن
پروردگار و حق معرفت آنست کہ خدا را یگانہ داند و بے ہمتا بعد از معرفت
خدا واجب است معرفت رسول خدا و اول معرفت پیغمبر اقرار کردن

بر نبوت اوست بعد از معرفت رسول واجب است معرفت امام و افضل
معرفت امام آنست کہ اورا در جمیع صفات مثل پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ
بداند بجز مقام و مرتبہ نبوت یعنے فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے
کہ سنا مین نے اپنے پدر بزرگوار سے اور وہ جناب اپنے پدر بزرگوار جناب
امام زین العابدین علیہ السلام سے اور وہ جناب حضرت امیر المومنین علیہ السلام
سے روایت کی ہے قدسی روایت خداوند عالم مین فرمایا جناب امیر علیہ السلام نے
کہ اوجب و افضل و فرایض واسطے انسان کے معرفت اور پہچاننا پروردگار
کا ہے اور حق معرفت وہ ہے کہ خدا کو یکتا جانین۔ اور سب سے پہلے بعد از معرفت
خدا واجب ہے معرفت رسول خدا اور اقل معرفت اقرار کرنا نبوت پر اونکی ہے
بعد از معرفت رسول معرفت امام اور اقل معرفت امام وہ ہے کہ اونکو پہچانا امام
کو جمیع صفات مین مثل پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ جانین بجز مقام و مرتبہ نبوت
کے۔

حدیث (۴۹) ایضاً نہم بحار صفحہ ۱۳۰ سطر ۱۴ مرقوم ہے کہ نبی خاتم و آخر ہمہ پیغمبر آنست
و علی خاتم و آخر ہمہ اوصیا بلا فصل۔ از رسول خدا مرویست کہ فرمود رسول خدا
من خاتم پیغمبرانم و یا علی خاتم اولیا ہستی یعنے حضرت رسول سے مروی ہے کہ
فرمایا جناب رسول خدا نے کہ مین خاتم پیغمبران ہون اور تو یا علی خاتم الاولیا
ہے۔

حدیث (۵۰) نہم باب بحار طبع جوامع مناقب صفحہ ۱۵ سطر ۱۹
مین سلیم بن قیس سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جناب امیر علیہ السلام
سے عرض کی کہ خبر دہ مرا از بہتر منقبتے کہ از رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ از برائے

شناسست فرمودند کہ در غدیر خم مرا نصب نمود - بامر خداوند ولی گردانید و در حق من فرمود یا علی در نزد من بمنزلہ ہارون ہستی در نزد موسی بجز مقام نبوت - زیرا کہ بعد از من دیگر پیغمبر مبعوث نخواہد شد یعنے اگر غیر از من پیغمبرا مبعوث میگردانید تو بودی آن پیغمبر یعنے جز دو چیزے مجھکو بہتر منقبت سے کہ رسول خدا سے واسطے تمہارے ہے فرمایا جناب امیر علیہ السلام نے غدیر خم میں مجھکو نصب کیا بحکم خدا ولی گردانا آنحضرت نے اور میرے حق میں فرمایا کہ یا علی نزدیک میرے بمنزل ہارون ہے تو نزدیک موسی کے بجز مقام نبوت کے اس واسطے کہ بعد میرے کوئی پیغمبر مبعوث ہوگا یعنے اگر سواے میرے کوئی پیغمبر خداوند عالم مبعوث فرماتا تو وہ پیغمبر تو ہوتا -

حدیث (۶) نہم بحار ص۱۰ س۱ محمد بن حسین و جمع دیگر اصحاب از عن ابی عبد اللہ روایت نمودہ اند کہ آنجناب فرمودند کہ بخدا سوگند کہ شنیدم از امیر المومنین کہ فرمودند بحق خدا قسم کہ عطا فرمودہ است خدای تبارک و تعالی بمن نہ چیز کہ باحدے قبل از من عطا نہ فرمودہ است سوای نبوت - جلد نہم بحار میں مرقوم ہے کہ محمد بن حسین اور ایک جماعت اصحاب نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا اس جناب نے بخدا سوگند کہ سنا میں نے کہ فرمایا امیر المومنین نے قسم بخدا عطا فرمائی ہیں خدای تبارک و تعالی نے مجھکو نو چیزیں کہ قبل میرے کسیکو عطا نہیں فرمائی ہیں سوائے نبوت کے -

حدیث (۷) جلد سابع بحار باب محدثون و مضمون ص۲۹۱ س۳۵

حمران راوی سے وہ کہتا ہے انی اتیت اباجعفر فقلت الیس حدثنی ان علیا کان محدثا قال بلی قلت من یحدثہ قال ملک یحدثہ قال قلت اقول انہ نبی او رسول قال لا بل مثلہ مثل صاحب سلیمان و مثل صاحب موسیٰ مثلہ مثل ذی القرنین یعنے حمران راوی سے کہ میں حاضر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ہوا پس عرض کی میں نے کیا نہیں فرمایا آپ نے کہ بہ تحقیق علی محدث ہیں حضرت نے فرمایا ہاں۔ کہا میں نے کون بات کرتا ہے اون سے فرمایا ملک کہا میں نے کہوں میں بہ تحقیق علی نبی ہیں یا رسول ہیں فرمایا امام باقر علیہ السلام نے لا یعنی حضرت علی نبی یا رسول نہیں بلکہ مثال اون کی۔ مثل صاحب سلیمان اور مثل صاحب موسیٰ کے ہے۔ مثال اون کی مثل ذوالقرنین کے ہے

حدیث نمبر (۸) اس کتاب مذکور میں اور باب مذکور ص ۹۲ میں نیز مرقوم ہے حمران ابن اعین نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا یا ابن رسول اللہ آپنے ارشاد فرمایا ہے کہ حضرت علی محدث ہیں۔ اور نیز دیگر ائمہ بھی۔ حضرت نے ارشاد فرمایا ہاں راوی نے عرض کی انا اقول انہ نبی او رسول یعنے میں کہوں بہ تحقیق کہ علی نبی ہیں یا رسول ہیں معصوم نے فرمایا لا بل مثلہ یعنے حضرت علی نبی یا رسول نہیں ہیں بلکہ مثل نبی اور رسول ہیں اور مثل صاحب موسیٰ۔ اور ذوالقرنین کے ہیں صاحب موسیٰ اور ذوالقرنین سے یوشع یا خضر مراد ہیں جو نبی تھے اور اسی کتاب اور اسی باب میں ہے کہ راوی نے جب کہا کہ حضرت علی نبی یا رسول ہیں تو حدیث میں یہی لکھا ہے کہ حرکت یدہ قال لا یعنے معصوم نے اپنے دست مبارک کو

حرکت دیکر فرمایا۔ لا

حدیث ۹

اور نیز کتاب سابع بحار صفحہ ۲۹۳ کے شروع میں ہے کہ یہی حمران بن اعین سے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کی کہ یا ابن رسول اللہ صاحب موسیٰ اور ذو القرنین سے کیون تشبیہہ فرماتے ہیں تو ارشاد فرمایا کانا عالمین ولم یکونا نبیین یعنے وہ دونون عالم تھے۔ اور نبی نہ تھے اور یہی حدیث شرح اصول کافی باب پنجاہ و سیوم باب فی ان الائمہ صفحہ ۱۲۵ سطر ۱۸ مین بھی مرقوم ہے

حدیث ۱۰

جلد سابع بحار باب ارواح التی فیہم صفحہ ۱۶۲ سطر ۸ عن حمران بن اعین قال قلت لابی عبد اللہ ا انبیاء انتم قال لا یعنے حمران بن اعین نے عرض کی جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے آپ انبیا ہین فرمایا نہین پھر راوی نے عرض کی اناک قلت انا انبیاء یعنے بہ تحقیق کہ کہا آپ نے کہ ہم انبیا ہین امام علیہ السلام نے فرمایا لم اقل ذلک وکذب علی یعنے مین نے نہین کہا ایسا اور اوس نے جھوٹ کہا ہے اور یہ ہمارے سے مراد یہ ہے کہ جسنے ہماری طرف سے ایسا کہا ہے اوس نے ہمپر تہمت کی ہے۔

حدیث ۱۱

جلد سابع بحار باب انهم علیہم السلام نوّن مفہمون والفرق بینہم وبین الانبیاء صفحہ ۲۹۵ سطر ۱۲ علامہ مجلسی تحریر فرماتے ہین -

الفرق بین الائمۃ وغیر اولی العزم من الانبیاء والاوصیاء ان الائمۃ نواب للرسول لا یبلغون الا بالنیابۃ واما الانبیاء وان کانوا تابعین لشریعۃ غیرھم لکنھم مبعوثون بالاصالۃ وان کانت تلک النیابۃ اشرف من تلک الاصالۃ وبالجملۃ لابد لنا من الاذعان بعدم کونھم انبیاء بانھم اشرف وافضل من غیر نبینا من الانبیاء والاوصیاء ولانعرف جھۃ لعدم اتصافھم بالنبوۃ الا رعایۃ جلالۃ خاتم الانبیاء یعنے مجلسی علیہ الرحمہ سابع بحار مین فرماتے ہین کہ فرق درمیان جناب آیمہ ہدیٰ وانبیاء اولوالعزم اور اوصیائے سابق کے تحقیق کہ آیمہ ہدیٰ نائب رسول ہین احکام الٰہی نہین پہنچاتے ہین مگر نیابتہ اور لیکن انبیا اگرچہ دوسرے پیغمبرون کی شریعت کے تابع ہیں لیکن بالاصالۃ نبوت پر مبعوث ہوتے ہین اور نیابت آیمہ ہدیٰ اشرف ہے اوس اصالت سے ضرور ہے واسطے ہمارے اعتقاد رکھین ائمہ ہدیٰ انبیا نہین ہین باوجود اسکے بہ تحقیق کہ ایمہ ہدیٰ تمام سوا آنحضرت کے انبیا اور اوصیا سے افضل واشرف ہیں - اور نہین پہچانتے ہین ہم عدم اتصاف بالنبوت کو اونکے مگر رعایت جلالت خاتم الانبیاء کے -

حدیث ۱۲

جلد سابع بحار باب نفی الغلو فی النبی والائمہ صفحہ ۲۴۶ سطر ۳۳ بعد حدیث بعد الالف جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں فمن ادعی للانبیاء ربوبیۃ وادعی للائمۃ ربوبیۃ او نبوۃ او لغیر الائمۃ امامۃ فنحن براء فی الدنیا والاخرۃ یعنے جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص ادعا کرے واسطے انبیا کے ربوبیت کا اور ادعا کرے واسطے ائمہ کے ربوبیت کا یا نبوت کا پس ہم بیزار ہیں اوس شخص سے دنیا اور آخرت مین۔

حدیث نمبر ۱۳

اسی کتاب اور اسی باب کے صفحہ ۲۵۰ سطر ۸ مرقوم ہے عن مفضل بن خنیس قال قال ابو عبد اللہ یا عبد اللہ ابرا ممن قال انا الانبیاء یعنے فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے یا عبد اللہ بیزاری چاہتا ہون مین اوس شخص سے کہ جس نے کہا ہم انبیاء ہین۔

حدیث نمبر ۱۴

اسی کتاب کے صفحہ ۲۵۲ سطر ۱۳ مین مرقوم ہے محمد بن مسعود عن عبد اللہ بن محمد بن خالد عن الوشا عن بعض اصحابنا عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال بانّنا انبیاء فعلیہ لعنت اللہ ومن شک فی ذالک فعلیہ لعنت اللہ یعنے فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے بہ تحقیق کہ جو ہمکو انبیا کہے پس اوسپر لعنت خدا کی

اور جو شخص کہ ہمارے انبیا ہونیکا شک کرے بس اوس پر لعنت خدا۔

حدیث نمبر ۱۵

اسی کتاب اور اسی باب صفحہ ۱ کے سطر ۳ مین مرقوم ہے عن ابی بصیر قال قال ابو عبد اللہ یا ابا محمد ابرء ممن یزعم انا ارباب قلت بری اللہ منہ فقال ابرء ممن یزعم انا انبیاء قلت بری اللہ منہ یعنے فرمایا امام جعفر صادق نے بیزاری رکھتا ہون مین اوس شخص سے کہ جو گمان کرے کہ ہم رب ہین بیزار ہے اوس سے اللہ پھر فرمایا اوس جناب نے کہ بیزاری رکھتا ہون مین اوس شخص سے کہ جو گمان کرتا ہے کہ ہم انبیا ہین بیزاری سے کہا کہ اللہ بری ہے اوس شخص سے

حدیث نمبر ۱۶

نیز اسی کتاب یعنے جلد سابع بحار کے باب نفی الغلو فی النبی و الائمہ ص۲۵ سطر مین مرقوم ہے محمد بن الحسن وعثمان معاً عن محمد بن زیاد عن محمد بن الحسن عن ابن الجمال عن ابی مالک الحضرمی عن ابی العباس البقباق قال تدارأ ابن ابی یعفور ومعلی بن خنیس فقال ابن ابی یعفور الاوصیاء علماء ابرار اتقیاء وقال ابن خنیس الاوصیاء انبیاء قال فدخلا علی ابی عبد اللہ علیہ السلام فلما استقر مجلسہما قال فبداہما ابو عبد اللہ فقال یا عبد اللہ ابرء ممن قال انا الانبیاء یعنے کہا ابو العباس نے ابن ابی یعفور اور معلی بن خنیس ان دونون مین تذکرہ ہوا۔ ابن ابی یعفور نے کہا اوصیا علما ہین ابرار ہین

اتقیا ہیں اور ابن خنیس نے کہا کہ اوصیا انبیا ہیں حاصل یہ ہے کہ یہہ دونو حاضر خدمت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہوے فرمایا امام علیہ السلام نے یا عبد اللہ بیزار ہون اوس سے کہ جسنے ہمکو کہا انبیا ہیں۔

حدیث نمبر ۱۷

شرح اصول کافی مطبوعہ نولکشور باب پنجاہ وسوم اصل باب فی ان الائمۃ علیہم السلام صفحہ ۲۵۳ سطر ۱۲ مین مرقوم ہے قال ابو عبد اللہ علیہ السلام انما الوقوف علینا فی الحلال والحرام فاما النبوۃ فلا حاصل اسکا یہہ ہے کہ واجب ہے خلایق سے یاد کرے جسکو وہ کر سکتے ہیں اور جسکو نہیں کر سکتے ہین پس لیکن نبوت نہیں ہے یعنے ہمکو وحی نہیں پہونچتی ہے جو ہم لے نقل کرین۔

حدیث نمبر ۱۸

شرح اصول کافی باب مذکور وصفحہ مذکور سطر ۸ مین مرقوم ہے سمعت اباعبد اللہ علیہ السلام یقول ان اللہ عزوجل ذکرہ ختم نبیکم النبیین فلا نبی بعدہ ابدا وختم بکتابکم الکتب فلا کتاب بعدہ ابداً الخ یعنے حضرت امام جعفر صادق فرماتے ہیں تحقیق کہ اللہ جل ذکرہ نے ختم فرمایا تمہارے نبی پر انبیا کو پس کوئی نبی بعد اونکے نہیں ہے ابداً اور ختم فرمایا تمہاری کتاب (قرآن) پر کتب کو پس کوئی کتاب بعد اونکے نہیں ہے ابداً۔ اس حدیث سے

صاف ظاہر ہے کہ قرآن مجید خاتم الکتب ہے اور آنحضرت خاتم الانبیا
ہین قیامت تک کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور نہ کوئی الہی کتاب نازل ہوگی
ختم نبیکم النبین کا معنی ختم کیا تمام کیا ہے اسی طرح ختم بکتابکم الکتب کا
معنی ہے۔ اسی لفظ ختم سے خاتم الانبیا ہونا آنحضرت کا واضح ہے
معنی انگشتری یا مہر وغیرہ نہیں کیونکہ فلا نبی بعدی اس کتاب نصف النہار
کے اوس کو بتلا رہا ہے کہ آن حضرت پر نبوت ختم ہوگی۔ پس جس آیت اور
حدیث مین خاتم النبین کا لفظ ہے معنی اوس کا ختم کنندہ نبوت ہے
نہ معنی مہر ہے نہ معنی انگشتری ہے نہ کامل جیسا خاتم الذاکرین وغیرہ مین
خیال کیا جاتا ہے۔

حدیث نمبر ۱۹

کتاب شرح اصول کافی صفحہ ۳۵۵ سنہ ۲۰ مین مرقوم ہے عن سدیر
قال قلت لابی عبداللہ علیہ السلام ان قوما یزعمون انکم الہۃ
یتلون علینا بذلک قرآنا وهو الذی فی السماء اله وفی الارض
اله فقال یا سدیر سمعی و بصری و بشری و لحمی و دمی و شعری
من هولاء بریء الله منهم ما هولاء علی دینی ولا علی دین آبائی
والله لا یجمعنی الله و ایاهم یوم القیامة الا وهو ساخط
علیهم یعنے سدیر نے جناب امام جعفر علیہ السلام سے عرض کیا کہ تحقیق کہ ایک
قوم گمان کرتی ہے کہ آپ خدا ہین اور اوپر قرآن کی یہ آیت
تلاوت کرتے ہین وهو الذی فی السماء اله و فی الارض اله
امام علیہ السلام نے فرمایا اے سدیر میری سمع و بصر اور پوست مرا

اور خون میرا اور گوشت میرا اور بال میرے اوس قوم سے بیزار ہیں اللہ بیزار
ہے ان لوگون سے نہ ہیں یہ لوگ میرے دین پر اور نہ میرے آبا
کے دین پر قسم ہے اللہ کی نہیں جمع کرے گا اللہ مجھکو ان لوگون کے
ساتھ روز قیامت مگر یہ کہ وہ غضبناک ہوگا ان لوگون پر۔ اسکے بعد
ہی ہیں پیر سے

حدیث نمبر ۳

عرض کیا وعندنا قوم یزعمون انک رسل یقرؤن علینا بذالک
یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا انی بما تعملون
علیم فقال یا سدیر سمعی وبصری وشعری وبشری ولحمی
ودمی من ہولاء براء وبری اللہ ورسوله ما ہولاء علی
دینی ولا علی دین آبائی واللہ لا یجمعنی اللہ وایاہم یوم
القیامۃ الا وہو ساخط علیہم - سدیر نے کہا عرض کی مین نے
نزدیک ہمارے ایک جماعت ہے کہ دعوی کرتی ہے کہ آپ رسول ہیں
اور سورہ مومنون کی قرآن سے اس مضمون کی آیت پڑھتے ہیں -
یا ایہا الرسل کلوا الخ پس فرمایا امام نے اے سدیر گوش و چشم
و پوست و خون و مو میرے اس قوم سے بری ہیں اور برات کی
اللہ نے اور اوسکے رسول نے اس قوم سے اور یہ قوم نہ اوپر
دین پر میرے اور نہ دین پر میرے آبا کے لیکن بخدا قسم کہ جمع نہیں کریگا
مجھکو اللہ ساتھ انکے روز قیامت مگر اس حال پر کہ وہ غضبناک ہوگا اونپر

حدیث نمبر ۲۱

کتاب شرح اصول کافی باب مذکور کے صفحہ ۲۵۱ سطر ۲۵ مین مرقوم ہے سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول الائمۃ علیہم بمنزلۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ الا انہم لیسوا بانبیاء ولا یحل من النساء ما یحل للنبی فاما خلا ذلک فھم بمنزلہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ یعنے راوی کہتا ہے سنا مین نے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے تھے اوصیاء رسول علیہم السلام مرتبہ رسول علیہ السلام مین ہین جمیع خصایص رسول مین۔ مگر یہ کہ اوصیا نہین ہین پیغمبر اور حلال نہین ہے انکو عورتون سے وہ جیسے کہ حلال ہے واسطے پیغمبر کے اور اوسی کتاب کے باب چہل وتہم باب ان اللہ عزوجل لم یعلم نبیہ علماً الا امرہ ان یعلمہ امیر المومنین یعنے نہین تعلیم دیا اللہ عزوجل نے اپنے نبی کو کوئی علم مگر یہ کہ حکم فرمایا اونکو کہ تعلیم دین جناب امیر المومنین کو۔

حدیث ۲۲

کتاب شرح اصول کافی صفحہ ۲۴۰ سطر ۲۴ حدیث اول عن حمران بن اعین عن عبد اللہ علیہ السلام قال ان جبرئیل علیہ السلام اتی رسول اللہ برمانتین فاکل احدہما وکسر الاخری بنصفین فاکل نصفا واطعم علیا علیہ السلام نصفا قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ یا اخی هل تدری ما هاتان الرمانتان قال لا قال اما الاولی فالنبوۃ لیس لک فیہا نصیب واما الاخری

فالعلم وانت شریکی فیہ الحدیث۔ لیتے حمران بن اعین نے جناب
امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا اوس جناب نے کہ
بدرستیکہ جبرئیل علیہ السلام لے کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دو انار
بہشت کے دیے پس اون دو انار سے ایک انار آنحضرت نے نوش فرمایا اور دوسرے
کے دو نصف کر کے نصف آنحضرت نے نوش فرمایا اور نصف علی کو کھلایا
بعد ازان فرمایا رسول اللہ نے انار اول نشان نبوت ہے نہیں ہے تمہارے
لیئے اوس مین کوئی حصہ اور انار دیگر پس نشان علم ہے کہ تم شریک اوس مین
میرے ہو **حدیث ۳ ۲** شرح اصول کافی فارسی مطبوعہ نولکشور باب سوم
از کتاب الحجۃ فرق میان الرسول والنبی والمحدث ص ۲۹ و ۱۲۳۱ سطر ۱۸ و ۲۰ مین جواب مین سایل کے
جناب امام محمد باقر علیہ السلام حق رسول ونبی ومنزلت امام کو ارشاد فرماتے ہیں
قال النبی الذی یریٰ فی منامہ ویسمع الصوت ولا یعاین الملک
یعنی نبی وہ ہے کہ جو خواب مین دیکھتا ہے ملک کو اور آواز اوس کی سنتا ہے
اور بیداری مین فرشتہ کو نہین دیکھتا ہے والرسول الذی یسمع الصوت
ویریٰ فی المنام ویعاین الملک اور رسول وہ ہے جو خواب
بیداری مین دیکھتا ہے فرشتہ کو اور آواز اوس کی سنتا ہے قلت
الامام ما منزلتہ قال یسمع الصوت ولا یریٰ ولا یعاین
الملک راوی نے کہا کہ منزلت امام کی کیا ہے کہ جو نہ نبی ہو اور نہ رسول
ہو۔ فرمایا کہ امام نہ خواب مین فرشتہ کو دیکھتا ہے اور نہ بیداری مین مراد
یہ ہے کہ بصورت فرشتہ نہین دیکھتا ہے آواز فرشتہ کی سنتا ہے
بیداری مین انتہی۔ **حدیث ۴ ۴** کتاب اور اسی باب

سار شتہ کی اور جانتا ہے اس فرشتہ کے آگاہ کرنے سے یعنی اس شخص سے جو آتا ہے اور جانتا ہے اس شخص کے جو دیکھتا ہے لیکن صورت اوس کی معلوم نہیں ہوتی ہے

حدیث ۲۵

جلد خامس بحار صفہ ۱۰ آخر میں مرقوم ہے کہ جناب امام رضا علیہ السلام بعد ذکر پیغمبر اولوالعزم فرماتے ہیں لا تنسخ شریعۃ محمد الی یوم القیامۃ ولا نبی بعدہ الی یوم القیامۃ فمن ادعی بعدہ النبوۃ او علی بعد القرآن الکتاب فدمہ مباح لکل من سمع ذلک منہ یعنی شریعت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قیامت تک منسوخ نہ ہوگی اور نکوئی نبی بعد آنحضرت کے قیامت تک ہوگا پس جو شخص کہ بعد آنحضرت دعوی نبوت کا کرے یا بعد قرآن کے کتاب کا دعوی کرے تا آخر حدیث ۔

حدیث ۲۶

جلد سابع بحار باب الارواح التی فیہم وانہم مویدون بروح القدس صفہ ۱۹۵ عن ابی جعفر الثانی علیہ السلام قال قال ابو جعفر ان الاوصیا محدثون یحدثہم روح القدس ولا یرونہ یعنی فرمایا جناب امام محمد تقی نے فرمایا جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بدرستیکہ اوصیا محدث ہیں روح القدس اون سے کلام کرتا ہے اور اوصیا روح القدس کو نہیں دیکھتے ہیں

حدیث ۲۷

جلد تاسع بحار صفہ ۲۵ میں یہہ عبارت لکھی ہوئی ہے بعد فرمودن انتقال نور با صلاب طاہرہ فرمودہ حضرت رسول از جابر

الحثیم فارسی سے روایت ہے کہ کہا اوس نے جناب امام رضا علیہ السلام
سے بیت کہ اکثر لوگ گمان کرتے ہیں بہ تحقیق کہ زمین پر ابدال ہیں۔ پس
وہ کون لوگ ہیں ابدال حضرت نے فرمایا کہ راست کہا انھون نے ابدال
اوصیا ہیں اللہ عزوجل نے گردانا ہے اوصیا کو زمین پر بدل انبیا اس لیے
کہ انبیا رکو اٹھا لیا اوسنے اور ختم کیا انبیا کو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ ایمہ ہدی علیہم السلام انبیا نہیں ہیں
بلکہ بدل انبیا ہیں۔ اگر ایمہ ہدی انبیا ہوتے تو بدل انبیا کیا معنی اور نیز
اذ ختم الانبیا رختم ہو محمد صلی اللہ علیہ والہ سے کالشمس فی نصف
النہار ہے۔ ختم کیا کہا اللہ عالم نے انبیا کو اٹھا لیا۔ اور نبوت کو تمام
انبیا کی عام ہے سے وہ انبیا آنحضرت کی ذریت طاہرہ کہ ہون یا غیر ذریت طاہرہ سے
بوجہ ختمی مرتبت حضرت محمد قیامت تک کے لیے ختم۔ فرمایا کہ اوصیائے آنحضرت کو
بدل انبیا قرار دیا افصموا احفظوا۔

حدیث ۳۰

سلیل بحار باب نفی الغلو صفحہ ۲۴۶ سطر ۳ الطیالسی عن فضیل بن عثمان قال
سمعت ابا عبد اللہ یقول اتقوا اللہ واعظموا اللہ وعظموا رسول اللہ
ولا تفضلوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ احدا فان اللہ قد فضلہ ولا
تغلوا ولا تفرقوا ولا تقولوا مالا نقول یعنے طیالسی نے فضیل بن عثمان سے
روایت کی ہے کہ قال کہا اوسنے سنا مین نے امام جعفر صادق علیہ السلام
سے کہ وہ جناب فرماتے تھے کہ ڈرو تم اللہ سے اور عظیم جانو اللہ کو اور
عظیم جانو رسول اللہ کو اور نہ فضیلت دو رسول اللہ پر کسی کو۔ بہ تحقیق
کہ فضیلت دی ہے اللہ نے اون کو اور نہ غلو کرو تم اور نہ تفرقہ ڈالو تم

اور نہ کہو تم اور نہ جیز کو جسکو ہم نہاں کہتے ہیں

حدیث ۳۱

جلد سابع بحار الانوار سنہ ۲۲ باب جوامع تاویل ما نزل فیہم و نوادرہا قولہ عز و جل جعل الشمس ضیاءً و القمر نوراً ان المراد ہنا بالضیاء نور محمد بان اللہ تعالیٰ شبہ فی جمیع القرآن الرسول بالشمس و نسب الیہا الضیاء و الوصی بالقمر و نسب الیہ النور فالضوء للرسالۃ و النور للامامۃ ان الضیاء یطلق علی الضوء النیر بالذات و النور علی النور المضی بالغیر و لذا نسب النور الی القمر لانہ یستفید النور من الشمس و لما کان نور الاوصیاء مقتبسا من نور الرسول و علمہم من علمہ عبر عن علمہم و کمالہم بالنور و عن علم الرسول بالضیاء یعنے علامہ مجلسی اپنی کتاب مذکور میں آیتہ مذکورہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ تحقیق کہ یہاں مراد ضوء سے نور محمد ہے بدرستیکہ اللہ تعالیٰ نے تمام قرآن میں حضرت رسول کو شمس سے مثال دی ہے اور نسبت دی ہے طرف شمس کے ضیا کو اور وصی کو مثال دی ہے ساتہ قمر کے اور منسوب فرمایا ہے نور کو طرف قمر کے پس ضوء واسطے رسالت کے ہے اور نور واسطے امامت کے بدرستیکہ ضیا اطلاق کی جاتی ہے ضوء نیر بالذات پر اور اطلاق نور کا اوپر نور مضی بالغیر کے ہوتا ہے اسی واسطے نسبت دیا گیا نور قمر کیطرف اس لئے کہ نور مستفید ہوتا ہے شمس سے۔ اور نور اوصیا مقتبس ہے نور رسول سے اور علم اوصیا۔ علم رسول سے تعبیر کیا گیا ہے علم اور کمال اوصیا کا ساتہ نور کے اور علم رسول ساتہ ضیا کے تعبیر کیا گیا ہے

حدیث نمبر ۳۲

جلد سابع بحار باب انہم محدثون یفہمون والفرق بینہم وبین الانبیاء

صفحہ ۲۶ سطر ۱۵ عبد الرحمن سلیم بن قیس الشامی انہ سمع علیاً علیہ السلام

یقول انی واوصیائی من ولدی مہدیون کلنا محدثون یعنے عبد اللہ نے

روایت کی ہے سلیم بن قیس شامی سے کہ کہا اوسنے تحقیق کہ سنا مین نے

علی علیہ السلام کو کہتے تھے بدرستیکہ مین اور اوصیا میرے میری اولاد سے

مہدیین ہین تمام محدث ہین الخ

حدیث ۳۳

اسی کتاب اور اسی باب و صفحہ سطر ۲۳ مین لکہا ہے کہ زرارہ نے

جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے فرمایا اوس جناب نے

کان رسول اللہ رسولاً و نبیاً یاتیہ جبرئیل قبلاً یعنے صریحاً

بصورت خود یکلمہ ویرہ ویاتیہ فی النوم فاما المحدث فھو

الذی یسمع ولا یعاین ولا یوتی فی المنام یعنے آنحضرت رسول تھے

نبی تھے جبرئیل بصورت خود حضرت کے خدمت مین آتے تھے حضرت

سے باتین کرتے تھے اور آنحضرت اون کو دیکھتے تھے اور خواب مین

بھی جبرئیل آتے تھے پس لیکن محدث وہ ہے سنتا ہے اور نہین دیکھتا ہی

جبرئیل کو اور وہ خواب مین بھی نہین آتے ہین نیز اسی صفحہ کے سطر ۱۸

مین ہے کان علی محدثاً یعنے حضرت علی محدث تھے۔

نیز اسی صفحہ کے سطر ۱۸ مین ہے کان علی محدث یعنے حضرت

علی محدث تھے اور نیز اسی صفحہ کے سطر ۱۹ مین وفاطمۃ کانت

محدثۃ ولم تکن نبیۃ یعنے حضرت صدیقہ طاہرہ علیہا السلام

محدث تھے اور نبی نہ تھے - اور اسی صفحہ مذکورہ کی سطر آخر میں محمد عباس اور ابو بصیر نے حضرت علی ابن الحسین سے روایت کی ہے کہ فرمایا اوس جناب نے کہ کل امام منا اہل البیت محدث یعنی ہر امام ہم اہل بیت میں محدث ہے

علاوہ ان احادیث کے بہت سی حدیثیں کتب معتبرہ عقاید وغیرہ میں مرقوم ہیں کہ جناب ایمہ اطہار علیہم السلام نبی و رسول نہیں ہیں بخوف اطالت ذکر نہیں کیے گئے جو حدیثیں لکھی گئی ہیں وہ بھی اس خیال سے کہ چند آیات و احادیث متبرکاً جو فضایل ایمہ میں ہیں اس مختصر نے کتاب ہذا میں لکھی ہیں اون کی معانی ظاہری سے کہیں کسی کو شبہہ اور خیال نہ پیدا ہو کہ جناب ایمہ طاہرین انبیا و رسل تھے اگرچہ جب بیان معانی واقعیہ شبہات ذہنیہ اور وہ خیالات رفع ہو چکے ہیں مزید بران یہ تیس ۳۳ حدیثیں بھی لکھدی گئیں کہ تا اطفال اور مبتدیون کے اذہان پریشان نہ ہوں اور بلا تاویل و تشکیک اچھی طرح سمجھ میں آجاوے کہ ہمارے ایمہ طاہرین نبی و رسول نہیں ہیں اور ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر نبوت و رسالت ختم ہو چکی ہے - قیامت تک کوئی پیغمبر نہ آنحضرت کی ذریت طاہرہ سے ہوگا نہ غیر ذریت طاہرہ سے —— اور یہی اعتقاد کل اہل اسلام کا ہے اور یہی اعتقاد ہمکو رکھنا چاہیے - اور اسی اعتقاد پر ہمارا خاتمہ بخیر ہو - آمین ثم آمین -

باب پنجم معاد میں

اس میں کئی فصلیں ہیں۔ فصل اول جاننا چاہئے کہ معاد لغت میں یعنی بازگشت ہے اور یہاں مراد بازگشت روح سے ہے طرف بدن کے بعد مفارقت روح کے پس واجب ہے کہ اعتقاد رکھیں اس کا کہ خدا تعالیٰ تمام مردگان مستحقین کو بروز قیامت زندہ فرمائے گا۔ واسطے دینے جزائے عمل کے اون کو جو دار دنیا میں کئے ہیں اور عقل بھی وجوب معاد پر دلالت کرتی ہے۔

بنا بر وقوع کے وعدہ وعید یعنی ثواب وعقاب اور وہ موقوف ہے بازگشت روح پر طرف بدن کے اگر ایسا نہ ہوگا تو امر بطاعت ونہی از محرمات عبث ہوگی اور صدور عبث خداوند عالم سے محال ہے۔

اعادۂ ارواح کے متعلق دیگر کتب معتبرہ میں طولانی بحث مرقوم ہے اس مختصر میں اوس کی گنجایش نہیں۔ جاننا چاہئے کہ حساب وحشر عام واسطے کل حیوانات ناطق وصامت کے ہے اسپر آیت قرآنیہ ناطق ہے اور قول پیغمبر خدا بھی شاہد ہے کہ فرمایا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قصاص لیگا حیوان بے شاخ حیوان شاخدار سے۔ بلکہ محشور ہوں گے بعض جمادات مانند اون پتھروں کے جو عبادت کئے گئے بغیر از خدا اسی طرح محشور ہونگے بعض اشیا روغیرہ اور قصاص کیا جائے گا اون سے اور دلیل قصاص جمادات پر۔ قول خدا تعالیٰ ہے اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَھَنَّمَ اَنْتُمْ لَھَا وَارِدُوْنَ ۝ یعنے بدرستیکہ تم اور جو کچھ پرستش کرتے ہیں اون کی بغیر از خدا کے سنگ و ہیمہائے جہنم ہو تم البتہ تم جہنم میں وارد ہونیوالے ہو۔ فصل جملہ اون چیزوں سے کہ اعتقاد اونکا واجب ہے گویا ہونا اعضا و جوارح کا ہے تا گواہی دیں اون اعمال پر کہ جو مکلفین نے کئے ہیں جیسا کہ خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے یَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُھُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُھُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ یعنے وہ روز ہے کہ گواہی دیں گے اوپر اون کے اون کی زبانیں اون کے ہاتھ اون کے پاؤں اون افعال پر کہ جو کرتے تھے۔ اخبار کثیرہ میں وارد ہے کہ بقعہائے زمین گواہی دیں گے اوس عمل کی کہ جو اونپر مکلفین نے کیا ہے اور محشور ہوں گے دن اور راتیں اور ساعات اور ماہ و سال پس یہہ سب گواہی دیں گے مکلفین کے عمل پر جو اون میں کئے ہیں۔

فصل۔ اور واجب ہے اعتقاد رکھنا میزان اعمال کا۔ کیفیت میں اوسکی خلاف ہے بعض روایت میں ہے کہ میزان ذو کفتین ہے یعنے صاحب دو پلہ اور بعض روایت میں ہے کہ مراد میزان اعمال سے ولایت ایمہ دین علیہم السلام ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ میزان کنایہ ہے عدل حق تعالیٰ سے۔ فصل۔ جملہ اون چیزون سے کہ جن پر اعتقاد لانا واجب ہے صراط ہے اور وہ پل ہے کھنچا ہوا پشت جہنم پر۔ اول اوس کا محشر سے متصل ہے اور صاعد ہے طرف جنت کے اور یہہ جسر تیز تر ہے دم شمشیر سے اور باریک تر ہے بال سے لیکن وسیع ہوتا ہے واسطے مطیع کے مثل وسعت مابین السماء والارض۔ اور تنگ ہوتا ہے واسطے عاصی کے بہ نہایت تنگی اور گذرنا خلق کا اوسپر موافق اون کے اعمال کے ہے۔ بعضے مثل برق خاطف کے اوسپر گذریں گے اور بعضے مثل دوڑانے گھوڑے کے اور بعضے مثل پیادہ چلنے کے اور بعضے ہاتھہ اور پاؤں سے۔ فصل۔ واجب ہے اعتقاد رکھنا رجعت محمد و آل محمد علیہم السلام کا دنیا میں اور نیز واجب ہے اعتقاد حوض کوثر کا جسکے ساقی جناب امیر المومنین علیہ السلام ہوں گے اور واجب ہے اعتقاد شفاعت حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا واسطے اہل کبایر کے جو آنحضرت کی امت سے ہیں۔

اور واجب ہے اعتقاد لانا نار و جنت پر اور سوال منکر و نکیر پر جو قبر میں کیا جاتا ہے

تمت الکتاب بعون الملک الوہاب

قطعۂ تاریخ از [illegible] شاعر شیرین مقال نازک خیال جناب [illegible] ولا[illegible] علی بیگ صاحب رفعت

کتابی از حقایق کرده تالیف — که هست او عالم و مداح انیق
پئے تاریخ فصلی گفت رفعت — صراط مستقیم دین برحق

۱۳۲۴ ف

قطعۂ تاریخ از طبع زاد شرف الاکابر فخر المعاصر شیرین سخن جناب میر دلاور علی صاحب دانش

زہے تالیف پاک مولوی مداح — صراط المستقیم ہمش یا اہل دین
رقم زد بہر سال طبع آں دانش — بشد مطبوعہ تحقیق العقاید این

۱۳۳۳ ھ

قطعۂ تاریخ از قلم جدت رقم شاعر شیرین سخن ماہر فن جناب علی جعفر صاحب جعفر

دے خدا مداح صاحب کو ثواب — جسکو بتلادی ہے کیا راہِ سوا
کہہ دی جعفر مصرعۂ تاریخ طبع — ہے بہشت جیسی ہے یہ کتاب

۱۳۳۳ ھ